

ٹاؤل : ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے
والٹر : حسنِ کنول

#HK ❤️

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا



ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ان کے گھر کی شفٹنگ چل رہی تھی۔۔۔ پورے محلے کو پتا تھا کہ ایک نئی فیملی ابھی ابھی شفٹ ہوئی ہے۔۔۔ {عزہ اعوان} اپنی سائیکل لے کر اسکول کے لیے نیکلا تو راستے میں ہی اس کا جگری دوست اور بچپن کا ساتھی {عتیق اللہ} ملا۔۔۔ ”تمہیں پتا ہے نئی فیملی شفٹ ہوئی ہے؟؟؟“۔۔۔ اور ان کی بڑی بیٹی کا ٹرانسفر بھی ہمارے ہی اسکول میں ہوا ہے۔۔۔“ وہ عزہ کو چٹ پٹی خبر دیتے ہوئے گویا ہوا۔ مگر عزہ کو اس کی گوسیب میں ذرا سی بھی دلچسپی نہ تھی۔۔۔ ”جس لڑکی کا ٹرانسفر ہوا ہے تم نے اس کا نام سنا ہے؟؟؟“ عتیق نے تجسس سے پوچھا۔۔۔ ”نہیں“ عزہ نے اسے دیکھتے ہوئے منع کیا۔۔۔ تو وہ بڑا خوش ہو کر بتانے لگا ”آفرینش اشفاق“۔۔۔ نام سنتے ہی عزہ نے ہونٹ سو کیڑے۔۔۔ ”نام تو کافی مشکل ہے“۔۔۔ وہ سائیکل چلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ پر میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ ضرور بھت خوبصورت ہوگی۔۔۔ تبھی تو اتنا یونیک نام رکھا ہے۔۔۔ میں نے تو اس سے قبل یہ نام کبھی نہیں سنا“ وہ مسکراتے ہوئے آفرینش کا خوبصورت سہ تصویر کا دماغ میں بناتے ہوئے عزہ کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔ ”تمہیں تو ہر لڑکی ویسے بھی خوبصورت ہی لگتی ہے“ عزہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہنے لگا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ عزہ کو چھوٹی آنکھیں کر کے بغور احتیاجاً نظروں سے دیکھنے لگا

*****-----*****

کچھ محلے کی خواتین نئی آنے والی فیملی سے ملنے آئیں۔۔۔ اشفاق صاحب کی بیگم جن کا نام (مبشرہ) ہے۔۔۔ وہ محلے کی خواتین سے بڑے خوش اخلاقی سے ملیں۔۔۔ اسی لمحے وہاں زونا نشہ آگئی۔۔۔ جو مبشرہ بیگم کی چھوٹی صاحب ذاتی تھی

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

۔۔۔ وہ پانچویں جماعت کی طالبہ تھی اور کافی خوبصورت و حسین تھی۔۔۔ جیسے دیکھتے ہی محلے کی عورتوں میں بڑا اشتیاق پیدا ہوا مبشرہ بیگم کی بڑی بیٹی آفرینش کو دیکھنے کا۔۔۔ جونویں جماعت کی طالبہ تھی۔۔۔ مبشرہ بیگم نے آفرینش کو آواز لگائی تو وہ اپنا کام چھوڑ اپنے گول چہرے پر بڑا سہ نظر والا گول عینک ٹھیک کرتی ہوئی آئی۔۔۔۔۔ اس نے آتے ہی گھر میں بیٹھی خواتین کو سلام کیا تھا۔۔۔ آفرینش کا قد زیادہ لمبا نہ تھا۔۔۔ اس کے آگے کے دانت آڑے تیرے تھے۔۔۔ سانولی رنگت۔۔۔ چہرے سے بڑا تو نظر کا عینک لگا نظر آ رہا تھا۔۔۔ بال شولڈر تک وہ بھی فل گھنگرا لو۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے ہی تینوں خواتین بے ساختہ پوچھا اٹھیں: ”یہ آفرینش ہے؟؟؟؟“۔۔۔ آپ کی بڑی بیٹی؟“ ان کے پوچھنے کا انداز کچھ نیا نہ تھا۔۔۔ یہ تو آفرینش بچپن سے سنتی آرہی تھی۔۔۔ ان خواتین کو منہ بسورتا ہوا دیکھ وہ چائے لانے کے بھانے چلی گی۔۔۔۔۔

ان محلے کی خواتین کے جانے کے بعد تو مبشرہ بیگم نے آفرینش پر مزید دانتوں میں بریس لگوانے کا پریشر ڈالنے لگیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ بہت ڈرتی تھی اس لیے سبکھی راضی نہ ہوتی تھی اور نہ آج ہوئی۔۔۔ وہ اشفاق صاحب کے کندھے سے جا کر چپک گی یہ کہتے ہوئے کے بابا آپ ہی ماما کو سمجھائیں۔۔۔۔۔ اشفاق صاحب نے دونوں ماں بیٹی کے درمیان ریفری کا کام ہر بار کی طرح انجام دیتے ہوئے یہ لڑائی بھی بھرپور طریقے سے روکنے کی کوشش کی۔۔۔ ”پیپر والے دن تیار رہنا میں تمہیں ڈاکڑ کے لے کر جاؤں گی“ مبشرہ بیگم کہتے ہوئے آفرینش کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے چلی گئیں۔۔۔

*****_____*****

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش اور زونائشہ دونوں چھت پر کیچھ داہ بول کھیل رہی تھیں۔۔۔ کے اچانک بول زونائشہ نے اتنی زور سے مارا کے وہ بجائے آفرینش کے باہر گلی میں جاتے کسی راہ گیر کو لگا۔۔۔ ”آہ۔۔۔ کس نے مارا ہے یہ بول؟؟؟“ باہر سے کسی کے چیخنے کی آواز آئی تو دونوں بہنیں جلدی سے نیچے چھپ گئیں۔۔۔ تاکہ اس شخص کو نظر نہ آئیں۔۔۔ لیکن زونائشہ کو یہ ٹھیک نہ لگایوں بناء معافی مانگے چھپ جانا۔۔۔ ”اب کیا کریں؟؟؟“ آفرینش بھت ڈر پوک مزاج تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا جاتی۔۔۔ جبکہ زونائشہ کافی خود اعتمادی رکھتی تھی اتنی چھوٹی عمر میں بھی۔۔۔ ”معافی مانگ لیتے ہیں۔۔۔“ اس نے دھیرے سے سرگوشی کی۔۔۔

”پر۔۔۔ اگر وہ شخص غصہ ہو کر امی سے شکایت کرنے گھر میں چلا آیا تو؟؟؟“ وہ گھبرائے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

”او۔۔۔ ہووووو۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ ہم بول دیں گے کے غلطی سے لگا ہے“ زونائشہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑی ہو گئی۔ ”سوری۔۔۔ آپ کو غلطی سے لگ گئی“ اس نے نہایت پیار اور شرمندگی سے کہا تو عزمہ مسکرانے لگا ”نہیں۔۔۔ اٹس او۔۔۔ کے“ جب عزمہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ چھت کی دیوار میں ڈیزائننگ کے سبب کچھ سوراخ تھے ان میں سے آفرینش نے جھانکا تھا اس راہ گیر کو دیکھنے کے لیے۔۔۔ بس اس لمحے عزمہ کو مسکراتے دیکھتے ہی اس کے دل میں ایک عجیب سی خوشی پیدا ہوئی۔۔۔ آفرینش نے عزمہ جیسا خوبصورت و مینڈ سم ڈیشنگ لڑکا زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔ اس کا وجود آنکھوں کے راستے دل میں اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ وہ سفید رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھا۔۔۔ دھوپ کی کرنوں میں چمکتا ہوا عزمہ کا چہرہ قیامت ڈاھ رہا تھا۔۔۔۔۔ مانو کوئی شہزادہ ہو۔۔۔۔۔ آفرینش تو

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

پہلی ہی نظر میں اس حسین نوجوان کو دل دے بیٹھی۔۔۔ عزہ مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے وہ کسی کا ننھا سا دل اپنے ساتھ لیے جا رہا ہے۔۔۔۔۔

*****-----***** 

آفرینش اسکول سے فام جمع کرا کر واپس ہی آرہی تھی کہ اسے پلے گراؤنڈ سے شور کی آواز سنائی دی۔۔۔ شور کی آواز سے متوجہ ہو کر وہ بھی پلے گراؤنڈ پہنچی۔۔۔ وہاں اس کی آنکھیں ایک حُسن سراپا۔۔۔ خوبرونوجوان کودیکھ چکیں۔۔۔ وہ لڑکا باسکٹ بال ٹیم کا کیپٹن تھا۔۔۔ وہ اتنا زبردست کھیل رہا تھا کہ پورے گراؤنڈ میں اسی کے نام کا شور برپا تھا۔۔۔۔۔ آفرینش نے سنا کہ سب اس خوبرونوجوان حسین لڑکے کا نام بلال پکار رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ وہی لڑکا تھا جیسے آفرینش پہلی نظر میں اپنا ننھا مناسہ دل دے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

عزہ کے اصل نام سے بے خبر۔۔۔ وہ بھی بلال بلال کہ کر چیر۔ اپ کرنے لگی۔۔۔ آفرینش اس قدر گلا پھاڑ پھاڑ کر چیک رہی تھی کہ طلحہ بھی اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔
”تم بلال کی فین ہو؟؟؟“ طلحہ نے بڑا خوش ہو کر آفرینش سے استفسار کیا۔۔۔
”ہاں۔۔۔“ آفرینش کے ہاں کرتے ہی طلحہ کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے۔۔۔۔۔

”تو پھر بلال فین کلب جوائن کرو گی؟؟؟“ بڑا مزہ آئے گا۔۔۔“ طلحہ نے پر جوش لہجے میں فین کلب کی آفریدی آفرینش نے ایک بار عزہ کی جانب دیکھا جو وائٹ ٹی شرٹ میں ملبوس نہایت حسین و جمیل لگ رہا تھا کھیلتے ہوئے

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بلکل۔۔۔ ویسے فین کلب میں کتنے لوگ ہیں؟؟؟“ آفرینش کا گمان تھا ضرور فین کلب ایک دو ہزار اسٹوڈنٹس

کا ہو گا۔۔۔ اس لئی وہ بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔

”تمہیں ملا کر۔۔۔ ہم دو کا“ طلحہ نے خوش ہو کر جواب دیا تو آفرینش بڑا حیران ہوئی۔۔۔ کیونکہ جواب اس کے گمان سے بالکل برعکس تھا۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اسے یہ خوشی ہوئی کہ آخر اسے اس خوب روٹ کے کا نام تو پتا چلا۔۔۔

آفرینش کی والدہ کی کال پر اسے میچ نہ چاہتے ہوئے بھی آدھا چھوڑ کر جانا پڑا۔۔۔

جس لمحے آفرینش وہاں سے نکل رہی تھی۔۔۔ اسی لمحے اصل بلال اسے کے برابر سے گزرتے ہوئے پلے گراؤنڈ میں داخل ہوا۔۔۔ دونوں اپنی ہی دھن میں تھے اس لیے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔۔۔

بلال نے آتے ہی ہنگامہ برپا کر دیا۔۔۔

”تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی؟؟؟“ میرے نام کی ٹی شرٹ پہن کر میری جگہ کیپٹن بن کر کھیلنے کی۔۔۔۔۔ اتارو میری ٹی شرٹ اسی وقت“ بلال نے عزہ سے نہایت غصے سے کہا۔۔۔

”بلال تم لیٹ آئے۔۔۔ اس لئی میں نے ہی عزہ سے کہا کہ تمہاری جگہ کھیل لے۔۔۔ اگر اتنا ہی اپنی

کیپٹن۔ سی کا خیال ہے تو وقت پر آنا سیکھو۔۔۔“ کوچ نے آتے ہی بلال کو ڈانٹا تھا۔۔۔ غلطی اپنی ہونے کے باوجود وہ سب کے سامنے عزہ پر چڑائی کر رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بلال مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی۔۔۔ کیوں تم کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے عذہ کو ذلیل کرنے کا

۔۔۔ آخر تمہارا مسئلہ کیا ہے؟؟؟۔۔۔ وہ بیچارہ تو میرے اور کوچ کے اصرار پر تمہاری جگہ کھیلنے آیا ورنہ عذہ تو کھیلنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ تم اچھی طرح واقف ہو عذہ ہی اصل میں کیپٹن بننے کے قابل ہے لیکن صرف تمہاری وجہ سے اس نے اپنی کیپٹن کی پوزیشن تمہارے حوالے کر دی اور کھیلنا چھوڑ دیا۔۔۔“ عتیق اللہ اپنے دوست پر بلال کی چڑائی کرنا برداشت نہ کر سکا۔۔۔ بلال کے روبرو آکر اسے حقیقت کا آئیینہ دیکھانے لگا۔۔۔ جسے دیکھنے کے لئے بلال ہر گز تیار نہ تھا۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ پھر اسے ہی ٹیم میں کھلاؤ۔۔۔ میں نہیں کھیل رہا“ بلال یہ کہہ کر پاؤں پٹکتا ہوا جانے لگا۔۔۔

”روکو۔۔۔ میں ویسے بھی کھیلنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ صرف کوچ اور عتیق اللہ کے کہنے پر میں مان گیا تھا۔۔۔ تم اپنی ٹی شرٹ لے لو۔۔۔ میں جارہا ہوں“ عذہ نے نرمی سے کہتے ہوئے۔۔۔ بلال کے نام کی ٹی شرٹ سب کے سامنے اتار دی اور تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

عتیق اللہ بلال کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتا ہوا عذہ کے ساتھ چلا گیا۔۔۔

*****_*****

آفرینش نے فین کلب کے کمیٹ چیک کیے تو اس میں سب بلال کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔ آفرینش کو اس پر بڑا غصہ آیا۔۔۔ اس نے اپنی آئی۔ی۔ ڈی سے ان کمیٹ کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دینا شروع کر دی ئی۔۔۔ ”جو خود برے ہوتے ہیں انھیں سامنے والا بھی ویسا ہی نظر آتا ہے۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

پھر اس نے ایک لڑکی کے رپلائے میں لکھا ”ایک انگلی اگر سامنے والے کی جانب اٹھاؤ گی تو چار انگلیاں پلٹ کر تمہاری جانب بھی آئیں گیں“۔۔۔۔

ایک کے رپلائے میں آفرینش نے یہاں تک لکھ دیا ”ضرور بلال تمہیں بھاؤ نہیں دیتا ہو گا۔۔۔ اس لڑکی سے اس بیچارے شریف سے لڑکے کے خلاف تم اس طرح کی بکواس باتیں کر رہی ہو“۔۔۔۔ وہ ایک گھنٹے تک بیٹھ کر بلال کے لڑی لڑتی رہی۔۔۔۔

دوسری جانب اس کے کمینٹ دیکھ طلحہ بھی حیران ہوئی۔۔۔ کے یہ کون لڑکی ہے جو بلال کے لڑی سے سب سے اکیلے لڑ رہی ہے۔۔۔۔

بلال نے جب ایک نئی آئی ڈی سے اپنے حق میں ہوتے ہوئے کمینٹ پڑھے تو وہ بری طرح چونکا۔۔۔۔ اسے تجسس ہوا کہ آخر یہ کون ہے جو اس کی خاطر اکیلے پورے کلاس سے لڑ رہا ہے۔۔۔۔ اس نے بغور دیکھا تو اس آئی ڈی۔۔۔۔ ڈی پر ایک لوگو کی پیک تھی۔۔۔۔ ”یہ کیسا لوگو ہے؟؟؟“ بلال نے اس لوگو کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔ آفرینش نے اسکول جانے سے قبل ہی آدھی کلاس کو بلال کی خاطر اپنا دشمن بنالیا تھا۔۔۔۔

آفرینش بیٹھ کر ابھی لڑ رہی تھی کہ زرش کی کال آئی۔۔۔ زرش کی کال دیکھ وہ خوشی سے دو دو فٹ اچھل پڑی۔۔۔۔

زرش اس کی بچپن کی سہیلی تھی۔۔۔۔ جس سے آفرینش اپنے دل کی ہر بات شیئی کر کرتی۔۔۔۔ اس نے زرش کو بلال کے بارے میں بتایا۔۔۔۔ تو وہ خواہش ظاہر کرنے لگی بلال کو دیکھنے کی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میرے پاس ابھی اس کی کوئی ی پیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ پر قسم سے بڑا خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ ہائے اس کی

مسکراہٹ۔۔۔۔۔ 🤔 🤔۔۔۔۔۔“ آفرینش سو سو جان فداہور ہی تھی بلال پر۔۔۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے جیسے وہ پسند کرتی ہے اس خوبرونو جوان کا نام عزه ہے۔۔۔۔۔

آفرینش سائیکل پر مارٹ mart جاتی ہے۔۔۔۔۔ اسکول کی کتابیں خریدنے۔۔۔۔۔ وہاں وہ ابھی ایک کتاب دیکھنے میں مصروف تھی کہ اسے وہ حسین لڑکا ایک روتے ہوئے بچے کو خاموش کرانے کی کوشش کرتا نظر آتا ہے۔۔۔۔۔ عزه نہایت رحم دل و نرم مزاج شخصیت کا مالک تھا۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بچے کو چپ کرانے کے لئی پہلے تو زبان منہ سے نیکال کر عجیب عجیب چہرے بنا کر اس بچے کو ہنسانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔۔۔۔۔ پر کامیاب نہیں ہو پاتا۔۔۔۔۔ اس بات سے لاعلم کے ایک ننھے سے دل والی لڑکی اسے یوں دیکھ دل و جان سے فداہور ہی ہے۔۔۔۔۔ آفرینش کے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر آئی تھی عزه کو عجیب عجیب چہرے بنانا ہوا دیکھ۔۔۔۔۔ جب عزه کو کچھ نہ سوچا تم وہاں پاس رکھے اسٹیکر میں سے ایک آنکھ والا اسٹیکر نکال کر اپنے ماتھے پر لگا کر اس بچے کو دیکھانے لگا۔۔۔۔۔ جس پر وہ بچہ ہنس دیا۔۔۔۔۔ ”گڈ بوائے۔۔۔۔۔ ایسے ہی ہنستے رہو۔۔۔۔۔ یہ لو۔۔۔۔۔ یہ آپ رکھ لو“ عزه نے بچے کو بڑی پیار سے ایک اسٹیکر کا پورا پیکٹ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ بچہ خوشی خوشی اسٹیکر لے کر چلا گیا۔۔۔۔۔ عزه مسکراتے ہوئے جب آفرینش کی جانب مڑا۔۔۔۔۔ تو آفرینش چاہ کر بھی اپنی ہنسی کنٹرول نہ کر سکی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا؟؟؟“ عزہ اپنی روشن پیشانی پر اسٹیکر لگا کر ہٹانا بھول گیا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کی دو کی جگہ تین آنکھیں

نظر آرہی تھیں۔۔۔ عزہ اس کی ہنسی پر نا سمجھی میں ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

آفرینش نے عزہ کے استفسار پر انگلی کے اشارے سے ماتھے پر لگا اسٹیکر یاد دلایا۔۔۔ پھر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ
۔۔۔ نظریں جھکائے مسکراتے لگی۔۔۔

”اووو۔۔۔ میں بھول گیا تھا“ عزہ نے فوراً وہ اسٹیکر اپنی پیشانی پر سے ہٹایا۔۔۔ شکریہ ادا کر۔۔۔ وہ جانے

لگا۔۔۔ آفرینش بھی تیزی سے اس کے پیچھے پیچھے آئی۔۔۔

باہر تیز بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔ آفرینش مارٹ میں کھڑے ہو کر فدا فدا نظروں سے عزہ کو چھتری کھولتے
ہوئے دیکھنے لگی۔۔۔

عزہ کو خود پر آفرینش کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو وہ اس کی جانب متوجہ ہو کر ”کیا؟؟؟“۔۔۔ کچھ اور بھی

لگا ہے میرے چہرے پر؟؟؟“ اس کے سوال پر آفرینش ہڑبڑا کر نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

”تو پھر مجھے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟؟“ عزہ نے کنفیوز لہجے میں پوچھا۔۔۔ وہ آفرینش کی نظروں کو پہچان نہ سکا۔۔۔

اس کے سوال پر وہ گڑبڑا کر بولی ”و۔۔۔ وہ۔۔۔ ب۔۔۔ بارش۔۔۔ ہ۔۔۔ ہو۔۔۔ رہی

۔۔۔ ہے۔۔۔ می۔۔۔ میرے۔۔۔ پ۔۔۔ پاس۔۔۔ ج۔۔۔ چھتری۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں

۔۔۔ ہے۔۔۔“ اس وقت ذہن کو کچھ نہیں سوچ رہا تھا۔۔۔ تو یہ بہانا بنا کر بات بنانے لگی۔۔۔ ”عزہ

ابھی بھی اسے عجیب نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس نے فوراً اپنے کردار کا دفاع کیا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں ایسی لڑکی نہیں ہوں“ اس نے ذرا بھرم سے کہا۔۔۔ تو عذہ اس کی بات سن مسکرا دیا۔۔۔

”میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔“ وہ کندھے اچکاتے ہوئے

”میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ اب آپ اتنے اچھے بھی نہیں ہو سکتے کہ مجھے اپنی چھتری دیں“ آفرینش روتوسہ منہ بنا کر کہنے لگی۔۔۔

”آپ کو چھتری چاہیے۔۔۔ یہ لیں۔۔۔“ عذہ نے اس کی معصومیت پر مسکراتے ہوئے۔۔۔ آفرینش کی جانب اپنی چھتری بڑھادی۔۔۔۔

”پھر آپ کیسے جائیں گے؟؟؟“ آفرینش چھتری لینے میں ہچکچا رہی تھی۔۔۔

”ایک منٹ“ عذہ نے کہہ کر اپنے کندھے پر ٹنگا ہوا بیگ اتار کر اس میں سے رین کوٹ نیکالا اور پہن کر مسکراتا ہوا کہنے لگا۔۔۔ ”ایسے“

”اووو۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ میں یہ چھتری واپس کیسے کروں گی بلال؟؟؟“ آفرینش نے آواز لگا کر استفسار کیا پر شاید اس کی آواز عذہ تک پہنچ نہ سکی۔۔۔

آفرینش اسے تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نہیں ہو گیا

پہلے ہی دن آفرینش دیر سے اسکول پہنچی تو ٹیچر نے خوب ڈانٹ پلائی۔۔۔ ”جاؤ جا کر سیٹ پر بیٹھو“ ٹیچر نے کہا تو وہ شرمندہ شرمندہ سی جہاں جگہ نظر آئی فوراً بیٹھ گئی۔۔۔ اسے بلال کے برابر والی سیٹ پر بیٹھتا ہوا دیکھ سب کافی حیران ہوئے۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بمیں اس بیچاری کو بتانا نہیں چاہئیے کہ یہ غلطی سے بلال کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئی ہے۔۔۔۔“ طلیحہ

کے کان میں برابر میں بیٹھی ہوئی اسٹوڈنٹ نے سرگوشی کی۔۔۔

”روکو کوشش کرتی ہوں اشاروں میں ورن کرنے کی“ طلیحہ نے دھیمے سے جواب دیا۔۔۔

وہ مسلسل آفرینش کو اشاروں میں ورن کرنے لگی کے ”خطرہ ہے۔۔۔ ہٹ جاؤ“۔۔۔۔ پر وہ سمجھ ہی نہ

سکی۔۔۔۔

”بلال تم آج پھر لیٹ آئے ہو۔۔۔۔ مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟؟؟“۔۔۔۔ میں آج ہی تمہارے پیرنٹس سے

شکایت کرتی ہوں۔۔۔۔ مجھے ان کا نمبر۔۔۔۔“ ابھی ٹیچر غصے سے نمبر مانگ ہی رہی تھیں کہ وہ آہستہ سے بولا

”میرے پیرنٹس نہیں ہیں“۔۔۔

”کیا کہا؟؟؟“ ٹیچر کو لگا انہوں نے غلط سنا ہے اسے لئیے وہ دوبارہ تصدیق کرنے کے لیے پوچھنے لگیں۔۔۔

”میرے پیرنٹس نہیں ہیں“ اس بار اس نے ذرا بلند آواز سے کہا۔۔۔ تو ٹیچر ترس بھری نگاہ سے اسے دیکھنے

لگیں۔۔۔۔ جبکہ طلیحہ نے اس کی بات سن حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔۔

”تمہارا نام بلال ہے؟؟؟“ آفرینش کا ریل بلال کو دیکھ حیرت کے مارے منہ کھل گیا تھا۔۔۔۔

بلال نے آفرینش کے برابر میں آکر بیٹھتے ہی منہ اونڈھا کر کے ڈیکس سے لگا لیا۔۔۔۔

”تو کیا تمہارا نام ہے؟؟؟“ بلال نے نہایت ہی کھڑوس انداز میں جواب دیا۔۔۔۔ اور واپس سر جھکا لیا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں پر؟؟؟۔۔۔ کیا تم ایک ہی بلال ہو پورے اسکول میں۔۔۔ یا اور بھی کوئی ی ہے؟؟؟“ آفرینش الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

”سوری۔۔۔ میری کوئی کاپی اسکول میں اویلیبل نہیں ہے۔۔۔ میں پوری دنیا میں ایک ہی ماسٹر پیس پیدا ہوا ہوں۔۔۔ اور اب مجھے تنگ مت کرنا۔۔۔“ آفرینش کے دوسری بار سوال کرنے پر بلال بپھراٹھا تھا۔۔۔ اس نے نہایت غصے سے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔۔۔

”اففف۔۔۔ اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو؟؟۔۔۔ میں نے دو ہی سوال تو کئیے ہیں بس۔۔۔“ آفرینش نے دیکھے لہجے میں بلال سے پوچھا۔۔۔ تو وہ مارے جھنجھلاہٹ کے اپنا سر ڈیکس سے اٹھا کر آفرینش کو بغور دیکھنے لگا۔۔۔

”آفرینش تم مجھے ایریٹیٹ کر رہی ہو۔۔۔ مجھے پسند نہیں کہ کوئی مجھ سے بار بار سوال کرے۔۔۔ میرے برابر میں بیٹھنا ہے تو خاموشی سے بیٹھو۔۔۔“ بلال نے سخت لہجے میں کہ کر اپنا سر واپس ڈیکس پر جھکا لیا۔۔۔

”تمہیں میرا نام کیسے پتا چلا؟؟“ آفرینش فوراً پوچھ اٹھی۔۔۔

”تمہاری بک پر اتنا بڑا بڑا لکھا ہے۔۔۔ مجھے تو کیا کسی اندھے کو بھی نظر آ جائے کہ تمہارا نام آفرینش ہے“ بلال نے غصہ پیتے ہوئے اس کی بک پر لکھا نام دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

”بد تمیز۔۔۔“ آفرینش منہ ہی منہ بڑبڑائی۔۔۔ ”او۔ نووو“ اسے اچانک سے اپنا بلال کی خاطر فین کلب کے دوسرے ممبرز سے لڑنا یاد آیا تھا۔۔۔ جس پر وہ اپنا سر پیٹنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اب۔۔۔ کیا ہو گیا؟؟۔۔۔“ اس کی آواز پر بلال پھر سے سر اٹھانے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔

”کچھ نہیں۔۔۔ میں کتنی بڑی بے وقوف ہوں مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے“ اس نے رو تو چہرہ بنا کر کہا تو بلال زیر لب مسکرا دیا۔۔۔۔

”اچھا۔۔۔ ہو گیا ناں احساس؟؟۔۔۔ اب پلیز چپ ہو کر پڑھو۔۔۔ اور مجھے سونے دو“ اس نے غراتی ہوئی آنکھوں سے کہا۔۔۔

”تو۔۔۔ تم نہیں پڑھو گے؟؟“ آفرینش کے اگلے سوال پر اب بلال کا دل کر رہا تھا کہ اپنا سر دیوار پر زور سے دے مارے۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ اور پلیز اب چپ ہو کر پڑھو“ اس نے غصے سے کہہ کر اپنا سر ایک بار پھر ڈیکس سے لگا دیا تھا۔۔۔ اس امید پر کہ اب سوالوں کا سلسلہ رک جائے گا۔۔۔۔

”تو پھر اسکول کیوں آئے ہو؟؟“ آفرینش معصومانہ سوال کرے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔ جس پر اب بلال تیج و تاب کھا رہا تھا۔۔۔۔

”آفرینش۔۔۔ ناشتے میں کوا کھا کر آئی ہو کیا؟؟“ وہ پھر سے سر اٹھا کر غصے سے۔۔۔۔۔ الفاظوں کو چبا چبا کر بولنے لگا۔۔۔۔ ”پلیز چپ رہو۔۔۔۔“ کہہ کر ایک بار پھر اس نے سکون سے سونے کی نیت سے سر جھکا لیا۔۔۔۔

”بلکل صحیح کہ رہے تھے سب۔۔۔ ایک نمبر کا بد تمیز ہے یہ“ آفرینش دل ہی دل کڑنے لگی۔۔۔۔

عزہ اور عتیق دوران لیکچر کلاس میں بیٹھ کر ڈراف کھیل رہے تھے۔۔۔ ”تم ہار گئی“ عزہ نے خوش ہو کر عتیق کو دیکھ کہا۔۔۔۔

”اچھا بچو۔۔۔۔“ عتیق ہارنے پر فوراً کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

”ٹیچر۔۔ عزہ کلاس میں بیٹھ کر پڑھنے کے بجائے ڈراف کھیل رہے ہیں“ اس نے ٹیچر سے عزہ کی شکایت لگادی تھی۔۔۔ جس پر عزہ حیرت سے اس کا چہرہ تکتا رہ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے عزہ کچھ کہ سکے ٹیچر نے اسے کلاس سے باہر کھڑے ہونے کی سزا سنائی۔۔۔۔

”پر ٹیچر۔۔ میں اکیلا کیسے کھیل سکتا ہوں۔۔۔ عتیق بھی میرے ساتھ ہی کھیل رہا تھا“ عزہ نے عتیق کو بھی سزا میں گھسیٹنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔۔

”نو ٹیچر۔۔۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ میں نے آپ سے شکایت کی ہے نا۔۔۔ اس لئے مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے“ عتیق نے نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر کہا۔۔۔ تو ٹیچر نے عزہ کی سزا کو مزید سخت کر دیا۔۔۔۔

”عزہ ایک پاؤں اوپر اٹھاؤ۔۔۔ اور دونوں ہاتھ سیدھے کرؤ۔۔۔۔“ ٹیچر نے غصے سے کہا۔۔۔۔

”پر ٹیچر۔۔۔“ وہ التجائی یہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔ پر اس کا کوئی ی فائی دہ نہ تھا۔۔۔ اوپر سے ٹیچر نے اس کے سر پر ڈراف کی گوتیں رکھ دیں تھیں۔۔۔۔

”یہ گرنی نہیں چائی یں“ ٹیچر سخت تاکید کر کے چلی گئی یں۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اچھا۔۔۔“ عزہ بن کہے ہی سمجھ گیا تھا۔۔۔ اس نے تھوڑا سا خود کو جھکا لیا۔۔۔ اتنا کہ آفرینش آرام سے اس کے سر پر گوٹیں رکھ لے۔۔۔۔۔

اس کے جھکتے ہی دونوں کی نظریں ٹکرا گئی ہیں۔۔۔ ایک عجیب سا احساس آفرینش کے دل کو گھیرنے لگا۔۔۔ اس نے ہڑبڑا کر تیزی سے اس کے سر پر گوٹیں رکھیں۔۔۔۔

”شکریہ“ عزہ شکریہ ادا کرتا ہوا۔۔۔ واپس سزا میں سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔ آفرینش بغیر کوئی جواب دیے تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

*****-----*****

”تمہیں پتا ہے۔۔۔ بلال کے ساتھ جو لڑکی بیچ شیئر کر رہی ہے اس کا نام کیا ہے؟؟“ عتیق کے سوال پر عزہ نفی میں گردن ہلانے لگا۔۔۔۔

”آفرینش۔۔۔“ عتیق مصالحوں دار خبر دینے والے انداز میں بتانے لگا۔۔۔۔

”آفرینش کون؟؟“ عزہ ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

”نئی ایسٹوڈنٹ ہے۔۔۔ جس کے بارے میں۔۔۔ میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا۔۔۔ یاد کرو“ عتیق نے

ذہن پر زور ڈالنے کو کہا۔۔۔۔

”وہ جس کا ٹرانسفر ہوا ہے ابھی کچھ دن پہلے؟؟“

”ہاں۔۔۔ وہی۔۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اچھا۔۔۔ پھر تو میں اسے ضرور دیکھنا چاہوں گا۔۔۔۔۔۔“ عزہ کو بڑا اشتیاق تھا اس لڑکی کو دیکھنے کا جو بلال کے

ساتھ بیٹھنے کی جرت کر رہی ہے۔۔۔۔۔

”سنیں۔۔۔۔“ عزہ اپنی سائی یکل کالا کھول رہا تھا کے اچانک اس کی سماعت سے میٹھی و دیکھی آواز

ٹکرائی۔۔۔۔۔

نظر اٹھا کر دیکھا تو آفرینش کھڑی تھی۔۔۔۔۔

”جی بولیں۔۔۔“ عزہ جیسے ہی سیدھا کھڑا ہوا بات سننے کے لئی۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں سے نرس ہو کر فوراً

نظریں جھکا کر۔۔۔۔۔

”ایک منٹ۔۔۔۔“ آفرینش اپنے بیگ میں ہاتھ ڈال کر کچھ نیکالنے لگی۔۔۔۔۔

”یہ لیں“ آفرینش عزہ کی اپنے وجود پر جمی ہوئی نظروں سے اس قدر نروس ہو گئی تھی کہ چھتری کے بجائے

اپنے بیگ سے گڑیا نیکال کر عزہ کی جانب بڑھادی۔۔۔۔۔ جیسے دیکھ عزہ کے حسین چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر

آئی۔۔۔۔۔

”میں گڑیوں سے نہیں کھیلتا“ عزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ تو آفرینش حیران ہوئی کہ اس کے بیگ میں چھتری کی

جگہ گڑیا کہاں سے آگئی۔۔۔۔۔

آفرینش نے فوراً نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”نہیں۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔م۔۔۔میں تو۔۔۔“۔۔۔اسے اپنی بے وقوفی پر مسکراتا دیکھ وہ شرمسار

ہوگئی۔۔۔ جس کے سبب اب منہ سے الفاظ بھی صحیح ادا نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

”چلیں عزہ“ عتیق نے کہا تو وہ مسکراتا ہوا سائی یکل پر بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

”آفرینش تمہیں گڑیا کیوں دے رہی تھی؟؟“ عتیق کے سوال پر عذہ حیران ہو کر۔۔۔

”وہ آفرینش ہے؟؟؟“

”ہاں۔۔۔۔۔ تم نہیں جانتے تھے؟؟“

”نہیں تو۔۔۔“ وہ نفی میں گردن ہلانے لگا۔۔۔

”ویسے وہ تمہیں اپنی گڑیا کیوں دے رہی تھی؟؟“ عتیق نے شوخی سے تیمور چڑھائے استفسار کیا۔۔۔

”پتا نہیں۔۔۔“ عزہ نے لاعلمی میں اپنے کندھے اچکا دی ئی۔۔۔۔۔

”ویسے کسی کو رپوز کرتے وقت تو پھول دیے جاتے ہیں ناں؟؟“ عتیق نے مفاہمانہ انداز میں چھیڑتے ہوئے

کہا۔۔۔ 😊

”عقیق۔۔۔“ وہ گھورتے ہوئے چپ کرانے لگا۔۔۔۔

آفرینش پورے راستے خود کو کوستی ہوئی آئی۔۔۔

”وہ ضرور مجھے بے وقوف سمجھے گا۔۔۔“ وہ روہانہ آواز میں کہہ کر پاؤں زمین پر بٹکنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”تم۔۔۔ تم میری فین ہو؟؟؟“ آفرینش اپنی ڈرائنگ میں مگن تھی کہ بلال کی نظر اس کے بنائے ہوئے لوگوں پر

پڑی۔۔۔۔۔ جیسے دیکھ وہ شکوہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

”نہ۔۔۔ نہیں تو“، آفرینش اس کا سوال سن گڑ بڑا کر بولی۔۔۔

”ہاں تم ہی ہو۔۔۔۔۔ تو وہ تم تھیں جو سب سے میرے لئی لڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔“ بلال کے کہتے ہی آفرینش نے

اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ خاموش کرانے کی نیت سے۔۔۔

”میں نے کہا ناں۔۔۔ نہیں۔۔۔“ آفرینش نہیں چاہتی تھی کے کلاس میں کسی کو بھی اس بات کا علم ہو۔۔۔

اس کا گھبرا کر کہنا تھا کہ بلال کے چہرے پر شیطانی مسکان بکھر آئی۔۔۔۔۔

بلال کو ایک سنہرا موقع مل گیا تھا آفرینش کو تنگ کرنے کا۔۔۔

”جھوٹ بولنے میں اپنی ایبرز جی ضائع مت کرو۔۔۔ یہ لوگو۔۔۔ خود دیکھا تھا میں نے اس آئی وی ڈی پر

---“بلال نے بھرم سے کہا تو آفرینش خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

”تم کسی کو بتاؤ گے تو نہیں ناں؟؟؟“ وہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔ پر صرف تب تک۔۔" یہ کہ کروہ آفرینش کے چہرے کے قریب آکر۔۔۔۔۔ "جب تک

تم میرا کہنا مانو گی، اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں آفرینش کی کمزوری آگئی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں مانوں گئی۔۔۔ جو کہو گے۔۔۔ وہ کروں گی۔۔۔ پر پلینز کلاس میں کسی کو اس بارے میں مت بتانا
“آفرینش منی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ لو پھر شروع ہو جاؤ۔۔۔۔۔ میرا سا راکلاس ورک اور ہوم ورک۔۔۔۔۔ دونوں تم ہی کرو گی آج
سے“ بلال نے اپنا بیگ اس کے آگے رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ تو وہ حیرت سے بلال کا چہرہ تکتے لگی۔۔۔۔۔
”میں اتنا سا راکام کیسے کروں گی؟؟“ آفرینش بے چارگی سے بولی۔۔۔۔۔
مگر بلال کو تو مزہ آ رہا تھا اسے تنگ کرنے میں۔۔۔۔۔

”مجھے نہیں پتا۔۔۔۔۔ یہ تمہارا ہیڈک ہے۔۔۔۔۔ میرا نہیں“ بلال لاپرواہی سے کہہ کر اپنا سر ڈیکس پر جھکا کر بیٹھ
گیا۔۔۔۔۔

”تم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہو؟؟؟؟“ میں تو اپنا کام بھی اتنی مشکل سے کرتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارا کام کیسے
کروں گی؟؟؟“ آفرینش روہانہ لہجے میں گویا تھی پر بلال کے کان پر تو جوں تک نہ رینگتی۔۔۔۔۔
”تم نہایت کمینے اور سیلفش انسان ہو۔۔۔۔۔“ آفرینش اس کے سر پر زور سے بک مارتے ہوئے جھنجھلا کر
بولی۔۔۔۔۔

”آہ۔۔۔۔۔“ بلال غصے سے سر اٹھا کر کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتے ہوئے۔۔۔۔۔
”تم نے مجھے مارا کیسے؟؟؟“ ابھی سب کو بتاتا ہوں۔۔۔۔۔“ بلال کی دھمکی سنتے ہی وہ پانی کی بلی بن۔۔۔۔۔ آنکھیں
میچتے ہوئے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”سوری سوری۔۔۔۔۔ تم اتنے کمینے ہونا۔۔۔۔۔ کے میں چاہ کر بھی تمہاری عزت نہیں کر پاتی۔۔۔۔۔ پر قسم لے لو۔۔۔۔۔ اب سے ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ چاہے کتنا بھی دل چاہے تمہاری چٹنی بنانے کا۔۔۔۔۔ پر میں اپنے جذبات پر مکمل قابو رکھوں گی۔۔۔۔۔“ آفرینش نے دانت پیستے ہوئے التجائی یہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔ تو بلال ایک لمحے کے لئی سوچ میں پڑھ گیا کہ وہ منت سماجت کر رہی ہے یا ذلیل۔۔۔۔۔

”کبھی کبھار تو مجھے لگتا ہے تم واقعی کو کہا کر آتی ہونا شتے میں۔۔۔۔۔ جب دیکھو کائے کائے کرتی رہتی ہو۔۔۔۔۔ چپ ہو کر میرا ہوم ورک کرو“ بلال نے بھی دانت پیستے ہوئے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے آرڈر جاری کیا۔۔۔۔۔

آفرینش کڑتی جاتی۔۔۔۔۔ اور دل پر پتھر رکھ اس سنگ دل کا کام کرتی جاتی۔۔۔۔۔

”کمینا۔۔۔۔۔ کتا۔۔۔۔۔ چوسا ہوا آم کہیں کا۔۔۔۔۔ آفرینش یہ سب تمہاری ہی غلطی ہے۔۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی اس بلال کے سامنے اس لوگو کی ڈرائنگ بنانے کی۔۔۔۔۔“ وہ خودی کو کوس رہی تھی۔۔۔۔۔

”۔۔۔۔۔ اللہ مجھے کیا پتا تھا۔۔۔۔۔ جو ہر وقت سوتا رہتا ہے اس کی نگاہ چیل کی نکلے گی۔۔۔۔۔ ہائے ہائے ہائے۔۔۔۔۔ اب کون کرے گا اتنا سارا کام“ آفرینش جب کام کرتے کرتے تھک گئی تو اپنا سر پکڑ کر بولی۔۔۔۔۔

بلال اس کی ساری بک بک سنتا رہا اور زیر لب مسکراتا رہا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔۔۔ آفرینش گھر پہنچی تو اپنی والدہ اور چھوٹی بہن کی باتیں سن اس کا دل اداس

ہو گیا۔۔۔ کیونکہ اس کی چھوٹی بہن میتھ کے ٹیسٹ میں فل مارکس لائی تھی۔۔۔

جبکہ آفرینش بری طرح فیل ہوئی تھی۔۔۔

وہ پڑھائی لکھائی میں کافی کمزور اسٹوڈنٹ تھی۔۔۔

”دعا کرو آفرینش کارزلٹ اچھا آئیے۔۔۔ ورنہ آج میں نے اسے چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔ شکل و صورت سے تو

ویسے بھی مارکھائی ہوئی ہے اس لڑکی نے۔۔۔ اب پڑھے لکھے گی نہیں تو کون کرے گا اس سے

شادی۔۔۔“ آفرینش کے کان کی سماعت سے جب اپنی والدہ کے الفاظ ٹکرائے۔۔۔ تو وہ بیچاری رنجیدہ ہو کر

سائیکل موٹر کرواپس چل دی۔۔۔

وہ لائیٹ ہاوس پہنچ کر بری طرح رونے لگی۔۔۔ وہ پوری بارش میں بھیگ چکی تھی۔۔۔ پر اسے اپنے بھیگے

ہوئے وجود کا ذرا بھی احساس نہ تھا۔۔۔

روتے روتے کافی وقت گزر گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنا بیگ کھولا تو اس کے ٹیسٹ پیپر بھی بھیگ چکے تھے۔۔۔ اس

نے سوکھانے کی نیت سے وہاں رکھی ٹیبل پر بچھا دیے۔۔۔

اچانک سے ایک زوردار ہوا کا جھونکا آیا۔۔۔ اور اس کے ٹیسٹ پیپر کھڑکی سے باہر اڑ گئے۔۔۔ وہ تیزی سے

باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ایک پیپر کسی سائی یکل سوار لڑکے کے چہرے پر جا کر لگا۔۔۔ آفرینش یہ دیکھ سوری سوری کرتے ہوئے پیپر لینے آئی۔۔۔

جب اس سائی یکل سوار لڑکے نے اپنے چہرے سے پیپر ہٹایا تو آفرینش کے ہاتھ پاؤں پھول گئی۔۔۔ دل کی دھڑکنوں نے اسپید پکڑ لی۔۔۔

”تمہارا زلٹ تو کافی خراب آیا ہے“ عزہ نے آفرینش کو دیکھ کہا۔۔۔ تو وہ شرم کی اتھا گہرائی یوں میں اتر گئی۔۔۔

”پتا ہے مجھے۔۔۔“ اس نے منہ بسور کہا۔۔۔ اور بغیر پیپر لائیے واپس جانے لگی۔۔۔

عزہ بھی اس کے پیچھے پیچھے لائیٹ ہاوس میں داخل ہوا۔۔۔

”مممم۔۔۔ میتھ میں اتنے خراب نمبر“ عزہ نے اسے دیکھ کہا تو شرمسار ہو کر نظریں جھکائے رونے لگی۔۔۔

”رو مت۔۔۔ اگلی بار زیادہ محنت کرنا۔۔۔“ عزہ نے حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

”میں کتنی محنت کر لوں۔۔۔ کوئی فائدہ نہیں ہوتا“ وہ آنسو صاف کر۔۔۔ سر جھٹکتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

”ایسا کیوں؟؟؟“ عزہ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”بس نہیں ہوتا۔۔۔ مجھے نہیں پتا کیوں“ وہ معصومانہ چہرہ بنائے بولی۔۔۔ جس پر عزہ مسکرا کر۔۔۔

”اچھا چلو میں تمہیں سیکھاتا ہوں۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی آفرینش حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

”سینر آپ مجھے سکھائیں گے؟؟؟“ وہ خوشی سے بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہاں۔۔۔ یہاں آکر بیٹھو میں تمہیں سمجھاتا ہوں یہ سوال کیسے حل ہوگا۔۔۔۔“ اس کے کہتے ہی آفرینش

ایکسائمنٹ میں اس کے نزدیک آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

”آگیا سمجھ“ عزہ نے استفسار کیا تو وہ بجائے جواب دینے کے۔۔۔۔ اسے مسکرا مسکرا کر دیکھ۔۔۔۔ سو سو جان فدا

ہو رہی تھی۔۔۔ جس پر عزہ نے اسے حواسوں میں واپس لانے کے لئے ہلکا سا پین اس کے سر پر مارا

تھا۔۔۔۔ ”کیا پوچھ رہا ہوں میں؟؟“ اس نے پھر اپنا سوال دہرایا تھا۔۔۔۔

”ہاں سمجھ آگیا۔۔۔۔ سینئر۔۔۔۔“ اس نے بڑی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے جواب دیا۔۔۔۔

”گڈ۔۔۔۔ چلو اب میں چلتا ہوں تم ایک دو بار اس سوال کی اور پریکٹس کرو۔۔۔۔ پھر چھٹی کرنا“ عزہ کہ کر

مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔۔

”ایک منٹ سینئر“ اس نے فوراً اپنے بیگ سے عزہ کی چھتری نیکال کر دی۔۔۔۔ ”یہ لیں آپ کی چھتری۔۔۔۔ میں

اس دن آپ کو یہی لوٹانا چاہتی تھی۔۔۔۔ پر ناجانے کیسے میری چھوٹی بہن کی گڑیا میرے بیگ میں آگئی۔۔۔۔ اور

میں نے غلطی سے۔۔۔۔“ وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ عزہ اپنا بیگ کندھے پر ٹنگاتے ہوئے۔۔۔۔ ”اووووو۔۔۔۔ تو اس

دن تم مجھے چھتری دے رہی تھیں“

”جی سینئر“ آفرینش اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔۔

”چھوڑو۔۔۔۔ تم رکھو۔۔۔۔“ عزہ مسکراتے ہوئے کہ کر چلا گیا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش کے دل میں خوشی کے مارے لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔۔۔۔ آخر اسے عزہ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا موقع ملا تھا۔۔۔ اس نے چھتری فوراً اپنے دل سے لگالی۔۔۔ ”ہائے۔۔۔ کتنے ہینڈ سم ہیں سینئر“ یہ کہ کر منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔

آفرینش گھر سے اسٹوبری کھاتے ہوئے نکلی۔۔۔ تو اس کی نظر عزہ پر پڑی۔۔۔۔۔ جو اس کے گھر کے سامنے سے ہی گزر کر اسکول جا رہا تھا۔۔۔ اس حُسن سراپا کو دیکھتے ہی آفرینش نے اپنی آنکھیں مسلیں۔۔۔ کہیں وہ صبح ہی صبح خواب تو نہیں دیکھ رہی۔۔۔۔۔ یقیناً تو تب آیا جب عزہ اسے دیکھ مسکرایا۔۔۔۔۔ آفرینش بھی سائی یکل پر بیٹھ کر اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔ دیوانگی کا عالم یہ تھا کہ عزہ سائی یکل لہراتا تو خود بھی لہراتی۔۔۔۔۔ وہ راستے میں آنے والے پھولوں سے ہاتھ مس کرتے ہوئے گزارا تو خود بھی پھولوں سے ہاتھ مس کرنے لگی۔۔۔۔۔ عجیب بچپن تھا محبت میں۔۔۔۔۔ محبوب کی ہر ادا کو ادا کرنے میں اس کا ننھا دل بڑی مسرت محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ دل تو تب ٹوٹا جب عزہ کو طلیحہ سے خوب کھل کھلا کر ہنسنے اور باتیں کرتے۔۔۔۔۔ دیکھا۔۔۔۔۔ ننھی سی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔۔۔ چھوٹا سا دل تھا۔۔۔۔۔ فوراً رنجیدہ ہو گئی۔۔۔۔۔ منہ لٹکائے کلاس روم میں آکر بیٹھی۔۔۔۔۔ ”کیا ہوا؟؟؟“ بلال نے اس کے چہرے پر جھلکتا ہوا غم فوراً محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کچھ نہیں“ آفرینش نے روتوسہ چہرہ بنائے جواب دیا۔۔۔۔

بلال فکر مند ہو گیا تھا اسے یوں اداس بیٹھا دیکھ۔۔۔۔ ”کچھ نہیں ہوا تو کام کرؤ میرا۔۔۔ ایسے کیوں بیٹھی ہو“ اگلے ہی لمحے وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔

”تم نہایت پتھر دل ہو“ آفرینش عذہ کا غصہ بلال پر اتارنے لگی۔۔۔ اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تو بلال لا پرواہی سے ”مجھے برا بھلا بعد میں کہ لینا۔۔۔ پہلے میرا کام کرؤ۔۔“

”تم مجھے بتاؤ گے۔۔ تم اسکول آتے ہی کیوں ہو؟؟؟۔۔۔ جب تمہیں پڑھنا پڑھانا ہے ہی نہیں“ آفرینش نے ایک ہاتھ کمر پر ٹیکا کر ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔

”لگتا ہے آفرینش تم بھول گئی ہو کے تم میری فین ہو۔۔۔ لگتا ہے پوری کلاس کو بتانا پڑے گا۔۔۔“ بلال کے دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہی آفرینش کا سارا غصہ چھو منتر ہو گیا اور وہ بھیگی بلی کی طرح میاؤ میاؤ کرنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

”اچھا اچھا۔۔۔ میں کرتی ہوں تمہارا کام۔۔۔۔“ اس کے کہتے ہی بلال زیر لب مسکرا نے لگا۔۔۔۔ بلال کو آفرینش سے باتیں کرتا دیکھ طلحہ کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔۔۔۔

مانو دل جل کر خاکستر ہوا ہو۔۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اب آفرینش کھٹکنے لگی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

دونوں ہی بیٹھ کر کلاس میں سو رہے تھے۔۔۔۔

ایک ہی ڈیکس پر دونوں کے سر تھے

وہ بھی آمنے سامنے۔۔۔۔۔

دونوں کے چہرے نہایت قریب تھے۔۔۔۔

”میم۔۔۔ اُدھر دیکھیں“، طلحہ نے آفرینش اور بلال کی شکایت لگائی تھی۔۔۔۔

”تم دونوں کلاس میں بیٹھ کر سو رہے ہو؟؟“، ٹیچر کے ان کی ڈیکس کے پاس آ کر چیخنے پر پہلے بلال کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی آفرینش کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں۔۔۔۔

وہ سوتے ہوئے معصوم سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔۔

جیسے دیکھ بلال کے چہرے پر خوب صورت سی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

”آفرینش“، ٹیچر نے جب بلند آواز سے اس کا نام پکارا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔

”تم دونوں۔۔۔ میٹھ کا یہ سوال بورڈ پر جا کر حل کرو۔۔۔۔ جو نہیں کر سکا وہ ڈیکس پر آ کر کھڑا ہو گا۔۔۔“، ٹیچر کی

بات سننے ہی آفرینش کے طوطے اڑے تھے۔۔۔ جبکہ بلال نے کول لک دیا۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بلال۔۔۔بل۔۔۔بلال۔۔۔“ آفرینش یہ دیکھ حیران تھی کہ وہ بڑی تیزی سے میتھ کا سوال حل کر رہا ہے۔۔۔ جبکہ اس نے تو ابھی تک ایک لفظ تک نہ لکھا تھا۔۔۔ وہ ہلکے سے مدد کی پکار لگانے لگی۔۔۔ جیسے بلال نے مکمل انکور کیا۔۔۔

”بلال پلیز“ وہ پھر سے التجائی یہ انداز میں مدد کی پکار لگانے لگی۔۔۔ پر بلال نے نو۔۔۔ نوٹس کا بورڈ لگا رکھا تھا۔۔۔

”میم۔۔۔ حل ہو گیا“ بلال نے پر اعتماد ہو کر چاک ٹیچر کی ٹیبل پر واپس رکھی تھی۔۔۔

اس نے میتھ کا سوال بالکل صحیح حل کیا تھا یہ دیکھ ٹیچر ہکا بکا تھیں۔۔۔

”گڈ لک۔۔۔ آفری“ بلال جلے پر نمک چھڑکتے ہوئے گیا تھا۔۔۔

”اگر ایک قتل جائی زہوتا۔۔۔ تو میرے ہاتھوں اسی کمینے کا ہونا تھا“ آفرینش سزا میں کھڑی مسلسل بلال کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتے ہوئے دیکھ۔۔۔۔۔ دل ہی دل کڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

”آفری۔۔۔ مجھے آواز آرہی ہے“ بلال نے دانت پیستے ہوئے اوپر چہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”مجھ سے اپنا سارا ہوم ورک کراتے ہو۔۔۔ بدلے میں اتنی سی مدد نہیں کر سکتے تھے میری۔۔۔۔۔“ وہ غراتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

بلال خوب لطف اندوز ہو رہا تھا اسے کڑتا ہوا دیکھ۔۔۔۔۔

*****_____*****

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بلال میں تمہارے لئی خاص میکرونی بنا کر لائی ہوں۔۔۔ کھا کر دیکھو۔۔۔ مجھے یقین ہے تمہیں پسند آئے گی۔۔۔ بلکل ویسی بنائی ہے جیسی تمہیں پسند ہے“، طلیحہ نے میکرونی سے بھرا لٹچ باکس اس کے سامنے رکھا تھا۔۔۔

”یہ لو آفری۔۔۔ تم کھاؤ“ بلال نے بے زاری سے لے کر آفرینش کے آگے باکس رکھ۔۔۔ حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔ یہ دیکھ طلیحہ غصے سے آفرینش کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

”یہ میں خاص تمہارے لئی لائی ہوں بلال“ وہ کافی جتاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔۔
”تم نے مجھے دے دیا۔۔۔ اور میں نے قبول کر لیا۔۔۔ اب میں کسی کو بھی کھلاؤں۔۔۔۔۔ تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئیے۔۔۔۔۔“ بلال نے دونوں ہاتھ فولٹ کر بے نیازی سے کہا۔۔۔

”آفری۔۔۔ سنائی ہی نہیں دے رہا۔۔۔ کھاؤ اسے“ بلال نے اس بار روب دار آواز میں حکم صادر کیا۔۔۔
تو آفرینش کو طلیحہ غصے سے غرانے لگی۔۔۔۔۔

وہ بیچاری دونوں کے بیچ میں پھنس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔
”بلال۔۔۔ طلیحہ نے تمہیں دیا ہے“ آفرینش ڈرتے ڈرتے بولی۔۔۔۔۔

”تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو“ بلال نے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
اتنے میں طلیحہ کی نظر بلال کی کاپی پر پڑی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم بلال سے میتھ کا ہوم ورک چیٹنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔ میں ابھی ٹیچر سے تمھاری کمپلین کروں،“ طلیحہ نے آفرینش کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔۔۔

”می۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ میں نہیں۔۔۔۔۔ کر۔۔۔۔۔ کر ہی۔۔۔۔۔ بلکہ بلال کا ہوم ورک بھی میں ہی کرتی ہوں،“ آفرینش نے گھبرا کر کہا۔۔۔۔۔

مگر طلیحہ اس کی ایک سننے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔۔

اسے پکڑ کر اسٹاف روم لے جانے لگی۔۔۔۔۔

”بلال۔۔۔۔۔ رو کو پلینز۔۔۔۔۔ بتاؤ اسے۔۔۔۔۔ میں نے کوئی چیٹنگ نہیں کی ہے،“ آفرینش کا رنگ خوف کے مارے زرد پڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مسلسل اپنا ہاتھ طلیحہ سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

سارے اسٹوڈنٹ تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ طلیحہ کھینچتے ہوئی اسے اس بیچاری کو اسٹاف روم لے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

”طلیحہ رک جاؤ۔۔۔۔۔ خواہ مخواہ کیوں تماشہ برپا کر رہی ہو؟؟؟۔۔۔۔۔“ بلال بھی تیزی سے پیچھے چلتا ہوا آیا تھا۔۔۔۔۔

”کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔۔۔ تم آفرینش کو ایسے کیوں لے جا رہی ہو؟؟“ اتفاق سے عزہ وہیں سے گزر رہا تھا۔۔۔۔۔ جب اس نے طلیحہ کو آفرینش کو یوں کھینچتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

طلیحہ نے پوری بات جب عزہ کو بتائی تو وہ آفرینش کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جو مسلسل نفی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلو جی۔۔۔ اب بڑے بھائی فیصلہ سنائیں گے“ بلال دل جلے انداز میں کہہ کر سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔۔۔

”سینئر میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ میں نے کوئی چیٹنگ نہیں کی بلکہ بلال کا کام بھی میں ہی کرتی

ہوں۔۔۔“ اس کے کہتے ہی طلحہ اس کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے

”تم تو خود میتھ میں فیل ہوتی ہو۔۔۔ تم بھلا بلال کا کام کیسے کر سکتی ہو۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر بلال کو کیا

ضرورت ہے تم سے کام کروانے کی۔۔۔ وہ تو کلاس کا ٹوپر رہا ہے۔۔۔“ آفرینیش کو یہ سن کافی زبردست شکاڈ لگا

تھا۔۔۔ وہ حیرت سے بلال کا چہرہ تکتے لگی۔۔۔

ٹوپر“ وہ حیرت سے بلال کو دیکھ کہنے لگی۔۔۔

”آفرینیش جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔ یہ رائی ٹنگ آفرینیش کی ہی ہے۔۔۔“ عذہ کے کہتے ہی طلحہ سٹ پٹا کر کاپی

عذہ سے لے کر اس میں رائی ٹنگ بغور دیکھنے لگی۔۔۔

”پر تم بلال کا ہوم ورک کیوں کرتی ہو؟؟“ عذہ کا سوال سن آفرینیش کو سانپ سونگ گیا تھا۔۔۔ وہ گھبرا کر دونوں

ہاتھ ایک دوسرے سے رگڑنا شروع ہو گئی۔۔۔

”اس سے کیا پوچھ رہے ہو۔۔۔ مجھ سے بات کرو“ بلال آفرینیش اور عذہ کے درمیان میں بڑے بھرم سے کہتا ہوا

حائل ہوا۔۔۔

اگلے لمحے۔۔۔

بلال اور عذہ ایک دوسرے کے روبرو کھڑے تھے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

طلیحہ ان دونوں کو رو برو دیکھ گھبرا گئی۔۔۔۔۔

”تمہیں کیوں شوق ہے دوسروں کے مسی لوں میں ٹانگ اڑانے کا؟؟؟۔۔۔۔۔ اپنے کام سے کام نہیں رکھ سکتے؟؟“ بلال آگ بگولہ ہو کر بولا۔۔۔۔۔۔۔

”آفرینش مجھے بتاؤ۔۔۔ کیا یہ تمہیں تنگ کرتا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔“ عزہ نے بلال کو مکمل انکور کر۔۔۔۔۔ آفرینش کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔۔۔

”مجھ سے بات کرو۔۔۔۔۔ آفری سے کیا پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔“ ان دونوں کے بیچ گرما گرمی کا ماحول ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ آدھے سے زیادہ اسکول کی نگاہوں کا مرکز بنے ہوئے تھے دونوں۔۔۔۔۔

”آفرینش پہلے بتا دیتیں۔۔۔۔۔ سوری یار۔۔۔۔۔ میں نے کچھ زیادہ ہی سین کریٹ کر دیا۔۔۔۔۔ اب تم دونوں بھی اپنی اپنی کلاس میں جاؤ پلیز۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کوئی ی ٹیچر آجائی۔۔۔۔۔“ طلیحہ دونوں کے بیچ آکر انہیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

”چلو آفری، بلال سب کے سامنے آفرینش کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچتا ہوا لے گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے جاتے ہی طلیحہ نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا تھا۔۔۔۔۔“ شکر "

بورڈ کے پیپر دینے ساری لڑکیاں دوسرے اسکول گئی۔۔۔۔۔ بس سے اترتے وقت طلیحہ کے ہاتھ سے جمیٹری بوکس گر گیا۔۔۔۔۔ جس کی خبر اسے کمرہ امتحان میں ہوئی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اووو۔۔۔۔۔نو۔۔۔۔۔میرا جمیٹری بوکس کہاں گیا؟؟؟“ طلیحہ پریشان ہو کر آہستہ سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔آفرینش اس

کے پیچھے ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اسے پریشان ہوتا دیکھ۔۔۔۔۔

”کیا ہوا؟؟؟“ آفرینش کے سوال پر وہ پریشان ہو کر اسے وجہ بتانے لگی۔۔۔۔۔

آفرینش نے فوراً اپنا پین اس کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔۔۔”یہ لو۔۔۔۔۔اچھا ہے میں ہمیشہ ایکسٹرا پین رکھتی

ہوں۔۔۔۔۔تم یہ رکھ لو۔۔۔۔۔“ اس کا مدد کرنا طلیحہ کو شرمسار کر گیا تھا۔۔۔۔۔

بس میں واپسی پر طلیحہ خود سے آفرینش کے برابر میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

”شکریہ۔۔۔۔۔یہ لو تمہارا پین“ طلیحہ نے پین واپس دیتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔۔

”ویلم۔۔۔۔۔“ آفرینش نے بیگ کھولا تو طلیحہ کی نظر سب سے پہلے عزہ کی چھتری پر گئی۔۔۔۔۔

”یہ چھتری؟؟؟“ طلیحہ پہچان گئی تھی۔۔۔۔۔

”یہ میری ہے“ آفرینش بوکھلا کر بولی۔۔۔۔۔

”ایک منٹ دیکھاؤ گی“ اس نے دیکھنے کے لئے مانگی تو آفرینش ناچاہتے ہوئے بھی دینے پر مجبور

ہو گئی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو آفرینش؟؟؟۔۔۔۔۔ یہ عزہ کی چھتری ہے۔۔۔۔۔ دیکھو اس میں عزہ کا نام بھی لکھا ہے۔۔۔۔۔ یہ میں نے ہی عزہ کو تحفے میں دی تھی۔۔۔۔۔“ طلیحہ کے ابرو اچکا کر استفسار کرتے ہی وہ شرمندگی کی اتھا گہرائی یوں میں چلی گئی۔۔۔۔۔

”پر یہ تمہارے پاس کیسے؟؟؟“

اس کے سوال پر آفرینش ہڑبڑا کر بولی۔۔۔۔۔ ”ہاں یہ عزہ کی ہے۔۔۔۔۔ پر۔۔۔۔۔ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ ایک دن اچانک سے بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ میرے پاس چھتری نہیں تھی تو عزہ نے مجھے اپنی دے دی۔۔۔۔۔“ آفرینش کے چہرے پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ گہرا گئی تھی طلیحہ کے سوالوں سے۔۔۔۔۔

”میں کیوں کچھ غلط سمجھنے لگی؟؟؟“ طلیحہ الجھ کر۔۔۔۔۔

”کیونکہ تم دونوں۔۔۔۔۔ مطلب۔۔۔۔۔“ آفرینش بولنے میں ہچکچا رہی تھی۔۔۔۔۔

”چھی۔۔۔۔۔ چھی۔۔۔۔۔ نو۔۔۔۔۔ نووووو۔۔۔۔۔ عزہ میرے مامو کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔ میرے بڑے بھائی جیسا ہے۔۔۔۔۔ اور یہ بات تو پورا اسکول جانتا ہے۔۔۔۔۔“ طلیحہ کی بات سن آفرینش کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔۔۔

”واقعی۔۔۔۔۔ تم دونوں بہن بھائی ہو؟؟؟“ اس کا مسرت بھرے لہجے میں استفسار کرنا۔۔۔۔۔ وہ بھی خوشی سے دو دوٹ اچھل کر۔۔۔۔۔ طلیحہ پر آفرینش کی فیملنگز کو آشکار کر گیا تھا۔۔۔۔۔

”تم میرے بھائی کو پسند کرتی ہو؟؟؟“ طلیحہ بھی بڑے مسرت بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔

اس کے سوال پر آفرینش کے دونوں گال گلابی ہو گئی تھے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا ہوا؟؟؟“ عتیق عزمہ کے اچانک رکنے پر پیچھے پلٹ کر دیکھتے ہوئے۔۔۔

”کچھ نہیں۔۔۔ چل رزلٹ دیکھتے ہیں۔۔۔“ عزمہ نے سر جھٹک کر کہا۔۔۔

”اووو۔۔۔ مبارک ہو عزمہ۔۔۔ تو ہر بار کی طرح فرسٹ ہائیسٹ رینٹنگ ہو لڑ رہے۔۔۔“ عتیق بھی بامشکل

ہجوم میں گھس کر عزمہ کو اعلان کر کے رزلٹ بتانے لگا۔۔۔۔۔

”اپنا بتا؟؟؟“ فرسٹ آنا کوئی ی نئی بات نہ تھی۔۔۔۔۔ اس کی ذہانت کا طوطا بولتا تھا پورے اسکول میں۔۔۔۔۔

”کلیئر ہیں میرے پانچوں“ عتیق خوشی سے چیختا ہوا اس کے گلے آکر لگا تھا۔۔۔

”وہ فرسٹ رینٹنگ ہو لڑ رہے۔۔۔ اور تم فیل۔۔۔۔۔ آفرینش ڈوب مرو“ وہ خود کو کوستی ہوئی ی واپس آرہی تھی

کلاس کی جانب۔۔۔۔۔

”کیا آیا تمہارا رزلٹ؟؟؟“ طلحہ نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔ جس پر آفرینش مزید اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ

سکی

اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

”اچھا بابا رونا تو بند کرؤ۔۔۔۔۔ آج سے میں تمہیں میٹھ کا ٹیوشن دوں گی۔۔۔ تم فکر مت کرؤ“ اس نے دلا سہ دیتے

ہوئے بامشکل اسے چپ کرایا تھا۔۔۔۔۔

”اووو۔۔۔ آفری فیل ہو گئی۔۔۔۔۔“ بلال نے اسے بیٹھتے ہی چڑھایا تھا۔۔۔۔۔

”تمہیں کیسے پتا؟؟؟“ وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تمہارا لٹکا ہوا منہ دیکھ کر“ وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

”بلال اگر تم نے ہنسنا بند نہ کیا تو میں تمہارا خون کردوں گی۔۔۔“ آفرینش دانت پیستے ہوئے گھور کر

بولی۔۔۔۔۔ ”ویسے تمہارا زلٹ کیا آیا؟؟؟۔۔۔ مجھے یقین ہے تم بھی فیل ہی ہوئے ہو گے۔۔۔۔۔“ آفرینش

پُر اعتماد ہو کر گویا ہوئی۔۔۔۔۔ اس یقین کے ساتھ کہ بلال کی بھی سپیلی آئی ہوگی۔۔۔۔۔

”او۔ ہیلو۔۔۔۔۔ نوٹس بورڈ ڈھیک سے نہیں دیکھا کیا۔۔۔ یا نظر نہیں آتا؟؟؟۔۔۔۔۔ میرا زلٹ کلیئر آیا

ہے۔۔۔۔۔“ بلال نے اکڑ کر کہا تو آفرینش منہ بسور کر۔۔۔۔۔

”یہ بورڈ والے بھی ناں۔۔۔۔۔ بہت نا انصافی کرتے ہیں۔۔۔۔۔ مجھ بیچاری معصوم پر اتنا ظلم۔۔۔ مجھے فیل کر دیا

۔۔۔۔۔ اور تم جیسے گدھے کو پاس۔۔۔ جو بیٹھ کر کلاس میں صرف سوتا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ اس کا طنزیہ کہنا تھا

کہ بلال کے مرچیں لگ گئی ہیں تھیں۔۔۔۔۔

”آفری جتنا تمہاری زبان چلتی ہے۔۔۔۔۔ اگر اتنا دماغ چلا لو تو پورے اسکول میں ٹوپ کرؤ۔۔۔۔۔۔۔“ بلال کی مانو

دم پر پاؤں رکھ دیا تھا آفرینش نے۔۔۔ جس پر وہ غصے سے ناچ گیا تھا۔۔۔۔۔

”وہ کیا ہے ناں۔۔۔۔۔ میرا دل کافی بڑا ہے۔۔۔۔۔ میں سوچتی ہوں اگر میں نے اپنا دماغ یوس کرنا اسٹارٹ کر دیا تو تم

جیسے گدھوں کا کیا ہو گا؟؟؟“ اس نے بلال کی تھوڑی پکڑ ترس بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے آنکھوں میں جھانک کر کہا

تو ایک دو لمحوں کے لئیے بلال کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر دیا تھا آفرینش نے اسے۔۔۔ ایک دم گرمی کا احساس بڑھنے لگا۔۔۔ اس کی کانچ سی آنکھیں مانو غضب ڈھ رہی تھیں بلال پر۔۔۔

اگلے ہی لمحے فوراً حواسوں میں لوٹا اور آفرینش کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔
”اسے کیا ہو گیا اچانک؟؟“ بلال اٹھ کر تیزی سے اپنے پسینے صاف کرتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔
آفرینش نا سمجھی سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔

*****-----*****

”مما آپ، آفرینش اسکول سے نکلی تو اپنی والدہ کو اسکول کے دروازے پر ہی کھڑا پایا۔۔۔
وہ سب کے سامنے آفرینش کو کھینچتے ہوئے ”آج تمہارا ایک بہانا نہیں چلے گا۔۔۔ میں نے اپوائمنٹ لے لی ہے۔۔۔ چلو میرے ساتھ جلدی۔۔۔ دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس“۔۔۔
”نہیں مماپلیز۔۔۔“ وہ روتو سہ چہرہ بنائے متی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔ ان کی باتیں عزہ نے بھی سن لیں تھیں۔۔۔

وہ پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔ پر آفرینش اس بات سے لاعلم تھی۔۔۔

”آج ایک نہیں چلنے دوں گی تمہاری“ وہ سخت لہجے میں کہہ کر اسے کھینچتے ہوئے لے جانے لگیں۔۔۔
”مما نہیں۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے“ آفرینش پُر زور احتجاج بلند کرنے لگی۔۔۔ جس پر عزہ کے لبوں کو پیاری سی مسکان نے چھو لیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یہاں رکو۔۔۔ میں معلوم کر کے آتی ہوں کون سا نمبر چل رہا ہے“ وہ کہ کر نمبر معلوم کرنے گئی تو آفرینش نے موقع پاتے ہی تیزی سے باہر کی جانب دوڑ لگادی۔۔۔۔

-----**

”مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا طلیحہ“ آفرینش منہ بسور کر۔۔۔ سر پکڑے گویا ہوئی۔۔۔۔

”اتنا آسان تو ہے۔۔۔ تم فوکس کرو۔۔۔ سمجھ آ جائے گا“ طلیحہ نے اسے دیہان دینے کو کہا۔۔۔۔

”تم بھی بالکل ٹیچر کی طرح ہی سمجھا رہی ہو۔۔۔ پلیز سینئر کی طرح سمجھاؤ ناں۔۔۔“ آفرینش نے التجائیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

”کون سینئر؟؟؟“ طلیحہ نا سمجھی سے پوچھ اٹھی۔۔۔۔

”وہ۔۔۔“ آفرینش کا تو عزمہ کے ذکر سے ہی چہرہ گلابی سہ ہو جاتا۔۔۔۔ مارے جھپکے۔۔۔۔

”اووووو۔۔۔ تو عزمہ نے تمہیں میتھ پڑھائی ہے پہلے؟؟“ وہ بڑے اشتیاق سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ میں تمہیں دیکھاتی ہوں“ آفرینش مسرت بھرے لہجے میں کہ کر ایک پلاسٹک کوٹنگ کیا ہوا پیپر لائی۔۔۔ یہ وہی پیپر تھا جس پر عزمہ نے آفرینش کو میتھ کا سوال حل کرنا سیکھایا تھا۔۔۔۔

اس کی دیوانگی دیکھ طلیحہ حیران تھی۔۔۔۔

”تو پھر ایک کام کرو۔۔۔ عزمہ سے ہی ٹیوشن لے لو۔۔۔“

”وہ دیں گئی؟؟؟“ وہ تو اتنے بیزی ہوتے ہیں“ آفرینش نے منہ بسور کہا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے مان جائے“، طلیحہ نے پُر امید لہجے میں کہا تو آفرینش کے چہرے پر معصومانہ مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔۔۔

*****_*****

”عزہ میری ایک سہیلی ہے۔۔۔ وہ بیچاری اتنی محنت کرتی ہے پھر بھی میتھ میں اچھے نمبر نہیں لاپاتی۔۔۔ پلیز اسے ٹیوشن دے دو۔۔۔“، طلیحہ تو ہاتھ دھو کر عزہ کے پیچھے پڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بیچارہ بار بار منع کر کے خودی شرمندہ ہو رہا تھا۔۔۔ پر طلیحہ نے تو مانو قسم کھا رکھی تھی کہ عزہ سے آفرینش کو ٹیوشن دلوا کر ہی رہے گی۔۔۔۔۔ آخر کار عزہ طلیحہ کے بے حد اصرار پر راضی ہو گیا۔۔۔۔۔

”اپنی سہیلی سے کہنا کہ کل لائٹ ہاؤس آجائے۔۔۔ وہ بھی ٹھیک پانچ بجے۔۔۔ اگر وہ لیٹ آئی تو میں اسے نہیں پڑھاؤں گا“، عزہ وقت کا بہت پابند تھا۔۔۔ اس نے طلیحہ کو پہلے ہی ون کر دیا۔۔۔۔۔ ”بے فکر رہو۔۔۔ میں اسے بتا دیتی ہوں کال کر کے۔۔۔ وہ ٹائی مپر پہنچ جائے گی“، طلیحہ نے اسے اعتماد میں لیا تھا۔۔۔۔۔

”یاد سے بتا دینا۔۔۔ پانچ منٹ بھی لیٹ ہوئی۔۔۔ تو میں۔۔۔۔۔“، وہ ابھی تاکید کر ہی رہا تھا کہ طلیحہ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”پتا ہے پتا ہے۔۔۔۔۔ تم نہیں پڑھاؤ گے۔۔۔ میں بتا دوں گی اسے۔۔۔۔۔ او۔۔۔ کے بائے۔۔۔۔۔“ کہہ کر طلیحہ

نے کال کاٹ کر۔۔۔۔۔ ایک منٹ ضائع کئے بغیر یہ خوشخبری آفرینش کو دی۔۔۔۔۔

”سچ؟؟۔۔۔ سینئر راضی ہو گئے مجھے پڑھانے کے لئے؟؟“ آفرینش کی خوشی اس وقت آسمانوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

”ہاں بابا۔۔۔ بس تم وقت کی پابندی کا خیال رکھنا۔۔۔ عذہ اس معاملے میں بڑا سخت ہے۔۔۔۔۔“

”تم بے فکر رہو۔۔۔ میں وقت سے پہلے ہی پہنچ جاؤں گی“ آفرینش خوشی سے اچھل کر بولی۔۔۔۔۔

آج رات خوشی کے مارے اس دیوانی کونیند ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں عذہ کا حسین سراپا گھوم رہا تھا۔۔۔ جس کے تصور میں آنے سے۔۔۔۔۔ وہ جھپک کر۔۔۔۔۔ اپنا منہ تکیے میں دے کر مسکرا نے لگی۔۔۔۔۔

*****_****

”پانچ بج گئی۔۔۔ کہاں رہ گئی ی طلیحہ کی دوست؟؟؟۔۔۔ اگر اب ایک منٹ اور نہ آئی تو میں چلا جاؤں گا۔۔۔“ عذہ دروازے پر نظریں جمائے بے زاری سے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

”بار بار کہا تھا ٹائی م کا خیال رکھنا۔۔۔ پر پھر بھی میڈم صاحبہ کا کوئی اتا پتا نہیں۔۔۔۔۔“ عذہ ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں نے ایسا نہیں کہا۔۔۔ میں کہ رہا ہوں تم اپنا 100% نہیں دے رہی ہو۔۔“ عذہ اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اگر ایک دو لفظ اور بولے گئیے تو وہ رونا سٹارٹ کر دے گی۔۔۔۔۔ ”چلو چھوڑو۔۔۔ میں تمہیں اس سوال کو حل کرنے کا سب سے آسان طریقہ بتاتا ہوں“

اس بار عذہ نے مزید آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

”سمجھ آیا؟؟؟“ یہ کہتے ہوئے اس نے جیسے ہی آفرینش کی جانب دیکھا۔۔۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔ وہ بیٹھے بیٹھے سو رہی تھی۔۔۔ اس کا بھولا سا چہرہ عذہ کی نظروں کو خود سے ہٹنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

”حد ہے“ عذہ مسکراتے ہوئے اس کے وجود کو تک رہا تھا۔۔۔۔۔

”واو کتنی خوبصورت پینٹنگ ہے“ آفرینش اسکول کے نوٹس بورڈ پر ایک پینٹنگ کو دیکھ تعریف کرے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

اس کا تعریفی جملہ سن عذہ چلتے چلتے رکا تھا۔۔۔۔۔

”تمہیں اچھی لگی؟؟؟“ عذہ مسرت بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

”سینئر آپ؟؟؟“ ہاں مجھے بہت اچھی لگی یہ۔۔۔۔۔ ”پہلے تو لمحہ بھر کے لئیے وہ عذہ کو اچانک دیکھ خوشی سے چونکی تھی۔۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اس میں کیا اچھا لگا تمہیں؟؟“ عتیق تو مانو عزمہ کی دم تھا۔۔۔ جہاں عزمہ ہو۔۔۔ وہاں عتیق آٹومیٹکلی دستیاب

تھا۔۔۔ وہ تیمور چڑھائے تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔

”کیونکہ یہ رنگوں سے بھرپور ہے۔۔۔“ آفرینش نے اس پینٹنگ کو دیکھ کہا۔۔۔

”اچھا۔۔۔ یہ پینٹنگ تمہیں کیسی لگی؟؟؟“ عتیق دوسری پینٹنگ کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھنے

لگا۔۔۔

”یہ بھی اچھی ہے“ آفرینش نے اس دوسری پینٹنگ کی بھی تعریف کی۔۔۔ جیسے سن عتیق خوشی کے مارے دو دو

فٹ زمین سے اچھل پڑا۔۔۔

”اچھی لگی ناں تمہیں۔۔۔ مجھے پتا تھا۔۔۔ سب کو میری پینٹنگ پسند آتی ہے۔۔۔ پرنا جانے کیوں اسکول والوں نے

پینٹنگ کمپٹیشن کافر سٹ پرائس اس لائٹ ہاؤس کی پینٹنگ کو دے دیا۔۔۔“ عتیق منہ بسورے۔۔۔ عزمہ کو دیکھ

آفرینش سے شکوہ کرنے لگا۔۔۔

”آفرینش تمہیں یہ زیادہ اچھی لگ رہی ہے؟؟“ عزمہ نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال کر اسے دیکھتے ہوئے

سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

”کیوں آفرینش سے دوبار پوچھ رہا ہے؟؟“ اس نے کہہ دیا ہے۔۔۔ اسے میری پینٹنگ تیری پینٹنگ کے

مقابلے زیادہ پسند آئی ہے۔۔۔“ عتیق اترا کر عزمہ کو منہ چڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

آفرینش کے یہ سنتے ہی کان کھڑے ہو گئی تھیں۔۔۔ کے وہ لائیٹ ہاؤس کی خوبصورت پینٹنگ عزہ کی ہے۔۔۔

”مجھے آپ کی بھی اچھی لگی۔۔۔ پر سینئر کی زیادہ اچھی و خوبصورت ہے۔۔۔ یہ واقعی مستحق ہے کے اسے فرسٹ پرائز ملے“ آفرینش دیکھے لہجے میں عزہ کی پینٹنگ کی تعریف کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

”مجھے پتا ہے تم عزہ کی پینٹنگ کی تعریف کیوں کر رہی ہو“ عتیق جل گیا تھا آفرینش کی بات سن۔۔۔ اس نے شکی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ یہ اللہ بابا ہیں۔۔۔ انھیں سب پتا ہوتا ہے۔۔۔“ عزہ نے طنزیہ کہ کر سر جھٹکا تھا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ مجھے واقعی سب پتا ہوتا ہے۔۔۔“ عتیق چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے عزہ کو دیکھ بولا۔۔۔

”جیسے مجھے پتا ہے۔۔۔ یہ تمھاری پیئنگ کی اتنی تعریف کیوں کر رہی ہے۔۔۔“ اس نے آفرینش کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

”کی۔۔۔ کیوں کر رہ۔۔۔ رہی ہو۔۔۔ ہوں؟؟“ آفرینش اس کی نگاہوں سے گڑ بڑا کر بولی۔۔۔

”کیونکہ تم عذہ کو پسند کرتی ہو۔۔۔ اور اس کے سامنے اپنے نمبر بڑھا رہی ہو“ عتیق کے کہتے ہی آفرینش کے ڈر کے مارے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔ اسے گمان ہوا۔۔۔۔۔ مانو اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”عتیق فالتوہ بکواس بند کر۔۔۔“ عزہ نے کھا جانے والی نگاہوں سے عتیق کو ون کیا۔۔۔ پھر آفرینش کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ ”تم جاؤ۔۔۔ یہ پاگل ہے۔۔۔ کچھ بھی بولتا ہے۔۔۔ اس کی بات کو سیرس مت لو۔۔۔“ عزہ نے دیکھ لیا تھا آفرینش کی حالت کو غیر ہوتے۔۔۔ فوراً اسے پیار سے سمجھا کر واپس کلاس میں بھیجنے لگا۔۔۔

”ویسے آفرینش نمبر دوں کیا عزہ کا؟؟“ عتیق مزید تنگ کرنے کی نیت سے پوچھنے لگا۔۔۔

جس کے جواب میں عزہ نے اس بار غصے سے غرا کر دیکھا۔۔۔

”عتیق وہ میری چھوٹی بہن جیسی ہے۔۔۔ اس لئیے آئندہ بد تمیزی مت کرنا۔۔۔ سمجھا۔۔۔“ آفرینش کے جاتے ہی عزہ نے عتیق کو اپنے انداز میں ون کیا۔۔۔۔۔

”اففف۔۔۔ عزہ۔۔۔ تمہیں نظریں پڑھنا نہیں آتا۔۔۔“ عتیق مسکرا کر۔۔۔ اس کے کندھے پر تھپ تھپاتے ہوئے کہ کر چل دیا۔۔۔

*****-----***** 

”ماموں جان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔“ طلیحہ نے توصیف سیفی صاحب کو سلام کیا تھا۔۔۔ وہ اپنے ساتھ آفرینش کو لائی تھی۔۔۔۔۔ انکی آرٹ کلاسز میں ایڈمیشن دلانے۔۔۔۔۔

انہوں نے آفرینش کی ڈرائنگ دیکھی۔۔۔ تو بمشکل اپنی ہنسی کو روکا تھا۔۔۔ ”بیٹا۔۔۔ تمہیں بہت محنت کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔“ ان کے کہتے ہی آفرینش شرمساری سے

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”مجھے معلوم ہے سر۔۔۔ تبھی تو آپ کی آرٹ کلاس جوائن کرنا چاہتی ہوں۔۔۔“ اس کے کہتے ہی تو صیف

صاحب مسکرا کر ”ٹھیک ہے۔۔۔ تم جوائن کر سکتی ہو“

انکی بات سن طلیحہ اور آفرینش خوش ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔۔

”میں آج سے ہی جوائن کر سکتی ہوں؟؟“ آفرینش نے پرجوش لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

اس کا پرجوش انداز دیکھ تو صیف صاحب مسکرا کر اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

”ہیلو سر۔۔۔ کیسے ہیں آپ؟؟“ آفرینش نے اور اسٹوڈنٹس کے ساتھ بیٹھ کر اپنی پیٹنگ بنانا سٹارٹ ہی کیا تھا کہ

عزہ تو صیف صاحب کو سلوٹ مارتے ہوئے کلاس میں داخل ہوا۔۔۔

”اووو۔۔۔ تم شرارتی بچے۔۔۔ پھر آگئی۔۔۔“ تو صیف صاحب عزہ اور اس کے پیچھے پیچھے عتیق کو داخل

ہوتا دیکھ مسکرا کر بولے۔۔۔

آفرینش کی آنکھوں میں جگنو جگمگائی تھی عزہ کو دیکھ۔۔۔

”السلام علیکم سینئر“ عزہ جیسے ہی اپنی سیٹ پر بیٹھا۔ آفرینش نے خوش ہو کر سلام کیا تھا۔۔۔

”تم یہاں؟؟“ عزہ کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ آپ بھی یہاں پیٹنگ سیکھنے آتے ہیں؟؟“ آفرینش کے استفسار پر وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر

ہلانے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم نے ٹیسٹ کی تیاری کر لی جو یہاں پینٹنگ کی کلاس لے رہی ہو؟؟؟۔۔۔“ عزہ نے ابرو اچکا کر پوچھا تو آفرینش کا خون خشک ہو گیا۔۔۔ اس نے تھوک نگلا تھا۔۔۔ وہ بھولی بھالی لڑکی عزہ کی ناراضگی سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔

”وہ۔۔۔ وہ س۔۔۔ سی۔۔۔ میں۔۔۔“ آفرینش بے ترتیب الفاظ ادا کر رہی تھی۔۔۔ اسے نروس ہوتا دیکھ۔۔۔

”میں نے تو ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔ تم اتنا گھبرا کیوں گئی؟؟؟۔۔۔ بعد میں کر لینا۔۔۔ کوئی ٹینشن نہیں“ عزہ نے مسکراتے ہوئے اس کا حوصلہ بڑھایا تھا۔۔۔

”ہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں یہاں سے جاتے ہی ٹیسٹ کی تیاری کروں گی۔۔۔“ اس نے دیکھے سے کہا تو عزہ اس کے بھولے پن پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔۔

*****-----***** 

وہ صبح ہی صبح آج اپنی والدہ کے ریسٹورینٹ پہنچ گئی تھی۔۔۔ راستے پر نظریں جمائے عزہ کا انتظار کرنے لگی۔۔۔ آج اس کا پینٹنگ کمپٹیشن تھا۔۔۔

”سینئر“ عزہ اسے ریسٹورینٹ کے باہر کھڑا دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے گزرنے لگا۔۔۔ جس پر اس نے آواز دے کر روکا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آپ کے لئیے۔۔۔ بیسٹ آف لک“ آفرینش نے ایک جوس کا ڈبہ عذہ کی جانب بڑھایا۔۔۔ جس پر ایک چھوٹی سی پرچی لگی تھی۔۔۔

”تم نے یہ میرے لئیے لکھا ہے؟؟“ عذہ تعجب سے استفسار کرنے لگا۔۔۔ اس کا سوال سنتے ہی آفرینش ہڑبڑا کر بولی

”نہیں تو۔۔۔ آج کمپنیشن ہے نا۔۔۔ تو ممانے سارے جوس کے ڈبوں پر بیسٹ آف لک لکھوایا ہے۔۔۔ آپ کے لئیے خاص طور پر نہیں لکھا“ وہ نظریں چورا کر جھوٹ بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ وہ کامیاب بھی ہو جاتی۔۔۔ اگر اسی وقت مبشرہ بیگم نہ آن پہنچتیں۔۔۔

”آفری۔۔۔ تم نے یہ پرچی لگا کر کیوں دیا ہے کسٹر کو؟؟“ مبشرہ بیگم کی آواز سن آفرینش نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔ جس پر عذہ کے چہرے پر پیاری سی تبسم بکھر آئی۔۔۔

”وہ۔۔۔ غ۔۔۔ غلطی سے لگ گئی شاید یہ پرچی۔۔۔ میں ہٹا دیتی ہوں۔۔۔ سرواپس دیں مجھے یہ پرچی ہٹانی ہے“ آفرینش اپنی والدہ کے خوف سے عذہ کو ایک اجنبی کی طرح ٹریٹ کرنے لگی۔۔۔ جس پر وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ہونٹوں میں دبا رہا تھا۔۔۔

”یہ لیس میم“ اس نے آفرینش کا ساتھ دیا تھا۔۔۔

”ہٹاؤ مت۔۔۔ ایسے ہی دے دو۔۔۔“ عذہ نے جب مبشرہ بیگم کو واپس ریسٹورینٹ میں جاتا دیکھا۔۔۔

تو آفرینش سے جوس کا ڈبہ واپس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کتنے کا ہے؟؟“ عزہ کہتے ہوئے جیب سے پیسے نکالنے لگا۔۔۔

”آپ کو پیسے دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سینئر“ وہ اپنے بھولے سے چہرے پر دل چورالینے والی مسکان سجا کر شرنگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

”نہیں آفری۔۔۔ میں بغیر پیسوں کے اسے نہیں لے سکتا۔۔۔“ عزہ نہایت نرمی سے بولا۔۔۔۔

”پلیز۔۔۔ میری طرف سے چھوٹا سا تحفہ سمجھ لیں“ بہت دیر تک دونوں میں پیسوں کو لے کر پیاری سی ضد بحث ہوتی رہی۔۔۔ آخر میں آفرینش نے التجائی یہ انداز میں جب یہ بات کہی تو عزہ مجبور ہو گیا اس کی بات ماننے پر۔۔۔

”آفری۔۔۔ ابھی تک باہر کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔ اور پیسے لیے تم نے ان سے؟؟؟“ مبشرہ بیگم نے آتے ہی اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

”بس ماما۔۔۔۔ لے ہی رہی ہوں۔۔۔“ بچاری بھولی بھالی آفرینش شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔۔

مبشرہ بیگم نے اپنے ہاتھوں سے عزہ سے پیسے وصول کئے۔۔۔۔ جس پر آفرینش اس قدر شرمندہ ہوئی کہ اب نظر اٹھا کر اسے دیکھنے تک کی تاب نہ تھی۔۔۔۔

”تھینکس میم“ عزہ اس کی شرمندگی محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔ زیر لب مسکراتے ہوئے شکر یہ ادا کر کے وہاں سے روانہ ہوا۔۔۔۔

”بیسٹ اف لک“ وہ پڑھ کر ایک بار پھر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ نے وہ پرچی سمجھال کر اپنی پیٹ کی جیب میں رکھ لی۔۔۔۔

”عزہ بیٹا۔۔۔“ عزہ کی والدہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس پہنچی تھیں۔۔۔

”آپ یہاں؟؟“ وہ حیران ہو کر۔۔۔

”وہ۔۔۔۔ تم لنچ لے جانا بھول گئے تھے۔۔۔ اس لئے دینے آئی ہوں۔۔۔“ اقصی بیگم ہانپتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

”اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ میں نے راستے میں سے جو س لے لیا تھا۔۔۔“ عزہ مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ سے لنچ باکس لیتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

”نہیں بیٹا۔۔۔۔ کمپنیشن ناجانے کتنی دیر چلنے والا ہے تمہیں بھوک لگ گئی تو۔۔۔۔“ اقصی بیگم فکر مند ہو کر گویا ہوئی۔۔۔۔

”شکریہ آپ کا“ عزہ تھوڑا عجیب محسوس کر رہا تھا اقصی بیگم کے اس طرح لنچ لانے پر۔۔۔۔

”اللہ۔۔۔۔ کتنے پسینے آرہے ہیں تمہیں۔۔۔ لاؤ میں صاف کردوں“ اقصی بیگم نے اپنے پرس سے ٹیشو نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

”چھوڑ دیں۔۔۔ میں خود کر لوں گا۔۔۔ شکریہ آپ کا بہت بہت“ اقصی بیگم نے جیسے ہی عزہ کے چہرے سے۔۔۔۔

پسینہ صاف کرنے کی نیت سے۔۔۔ ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ عزہ نے فوراً ٹیشو ان کے ہاتھ سے لے لیا۔۔۔۔

اسی لمحے اسکول کے ایک اسٹوڈنٹ نے ان ماں بیٹی کی تصویر بنا کر اسکول گروپ میں شیئر کر دی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”دیکھو سینئر کی والدہ کتنی خوبصورت ہیں۔۔۔۔۔“ آفرینش نے دوسرے دن اسکول آتے ہی سب سے پہلے طلحہ کو تصویر دیکھا کر فدا الفجہ میں کہا۔۔۔۔۔

”ہاں“ طلحہ نے نہایت ٹھنڈا سپانس دیا تھا اس بات پر۔۔۔۔۔

”اللہ۔۔۔۔۔ میری ہونے والی سانس کتنی خوبصورت ہیں ناں؟؟؟“ آفرینش شرماتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر شرارت سے بولی۔۔۔۔۔

اس بات پر بھی طلحہ کا کوئی ری۔ ایکشن نہ تھا۔۔۔۔۔

”ویسے کچھ بھی کہو۔۔۔۔۔ دونوں ماں بیٹے کتنے پیارے ہیں“ آفرینش ابھی سو سو جان فدا ہو کر تصویر دیکھ بول ہی رہی تھی کہ بلال کلاس میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

آفرینش کی بات سن اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔۔۔ وہ غضبناک ہو کر آفرینش کے پاس آیا۔۔۔۔۔ بلال نے موبائل چھین کر تصویر ڈیلیٹ کر دی۔۔۔ آفرینش اس اچانک حملے پر پہلے تو اس کا منہ تکتی سی رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

”یہ کیا بد تمیزی ہے بلال؟؟؟“ آفرینش اس کی حرکت پر غصے سے پھر کر بولی۔۔۔۔۔

”آفری جب کچھ بتانہ ہو تو چپ رہنا چاہیے“ بلال غصے سے کہتا ہوا اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

”کیا مطلب تھا اس بات کا؟؟؟“ آفرینش الجھ کر طلحہ کی جانب دیکھ استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔

جس پر طلحہ کو مانوسانپ سو نگ گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

”تمہیں ڈوریمون پسند ہے؟؟؟“ آفرینش کی ڈرائنگ دیکھتے ہوئے عزہ نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

”بہت۔۔۔“ وہ مسرت بھرے لہجے میں ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

”تمہیں پتا ہے یہاں کوئی اور بھی ہے جیسے کارٹون بہت پسند ہیں“ عزہ نے عتیق کو آپ جان کر چھڑا تھا۔۔۔

”تو کارٹون پسند کرنے میں کوئی برائی ہے؟؟؟“ عتیق فوراً ہی بڑے بھرم سے بولا۔۔۔

”کارٹون پسند کرنے میں تو نہیں۔۔۔ پر گڑیا سے کھیلنے میں ہے۔۔۔ کیوں آفرینش؟؟؟“ عزہ نے آفرینش کو

دیکھ کر ایک آنکھ دباتے ہوئے عتیق کے مرچیں لگائی تھیں۔۔۔

”تم اتنے بڑے ہو کر گڑیا سے کھیلتے ہو؟؟؟“ آفرینش نے یہ کہتے خوب عتیق کا مزاق اڑانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ جس

پر عتیق غصے سے دانت پیستے ہوئے

”میں گڑیاؤں سے کھیلتا نہیں ہوں۔۔۔ ان کے کپڑے سلائی کرتا ہوں۔۔۔ مجھے شوق ہے۔۔۔ اور تم مجھ پر ہنسنا

بند کرو۔۔۔ تمہارے سارے اڑے تیرے دانت نظر آرہے ہیں“ عتیق نے جب یہ جملہ ادا کیا تو عزہ نے گھور کر

دیکھا تھا۔۔۔

”عتیق۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی اسے احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا ہے۔۔۔ اس نے فوراً اپنی آنکھیں میچیں

اور اپنے منہ پر خودی دھپ مارنے لگا۔۔۔۔۔

عتیق کا طعنہ سنتے ہی آفرینش شرمندگی سے پانی پانی ہوگئی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسے محسوس ہوا کہ سب اس پر ہنس رہے ہیں۔۔۔۔۔

آفرینش نے فوراً اثر مندگی کے سبب اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں بھر آئے تھے۔۔۔ عتیق کے یوں ذلیل کرنے کے سبب۔۔۔۔۔

”عتیق کی باتوں کو دل پر مت لو۔۔۔ وہ بیوقوفوں کی طرح کچھ بھی بول دیتا ہے“ عزہ اسے کفر ٹیبل فیل کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ اس بات سے بے خبر کہ وہ سب سے زیادہ اسی سے شرمسار تھی۔۔۔۔ گھر واپس آتے ہی اس نے مبشرہ بیگم سے خود کہا مجھے ڈینٹسٹ کے پاس لے چلیں۔۔۔۔ عتیق کا سب کے سامنے دانتوں کا مزاق اڑانا اس ننھی سی جان کے دل پر بڑا گرا گزرا تھا۔۔۔۔۔

*****-----***** 

”ہوم ورک کیا؟؟؟؟“ عزہ کے سوال پر آفرینش اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

”یہ والا سوال کتنی بار پریکٹس کیا تھا گھر پر؟؟؟“ اس کے ابرو اچکا کر استفسار کرنے پر۔۔۔ آفرینش تین انگلیاں دیکھانے لگی۔۔۔

”تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟؟؟۔۔۔“ عزہ تیمور چڑھائے جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جو بھی سوال کرتا اس

کا جواب آفرینش اشاروں میں دیتی۔۔۔۔۔
”میرے دانتوں میں بریسٹ لگا ہے“ آفرینش نے بمشکل یہ جملہ ادا کیا۔۔۔۔۔ تکلیف کے سبب اس سے بولا نہیں جا

رہا تھا

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

پراس کا کہا جملہ عزه کو سمجھ نہ آیا۔۔۔۔

”کیا کہا؟؟؟۔۔۔۔“ عزہ الجھ کر

”دیکھو“ آفرینش نے ایک لمحے کے لئے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اسے اپنے دانت دکھائے۔۔۔ جس پر اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

”اوووو۔۔۔۔۔ تو یہ وجہ ہے۔۔۔۔۔ میں نے سنا تھا۔۔۔ اس میں بہت درد ہوتا ہے۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

”چلو تو پھر آج جلدی چھٹی کر لو۔۔۔ کل ہم یہیں سے بٹینیو کریں گے“ عزہ نے مسکراتے ہوئے کہ کر میتھ کی بک بند کر دی تھی۔۔۔

وہ ساحل سمندر کے قریب کھڑی تھی۔۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مانو پورے جسم کو تروتازگی بخش رہی تھی۔۔۔۔۔

”ہیلو سینئر۔۔۔ کیا مجھے آپ کا فون نمبر مل سکتا ہے؟؟۔۔۔ نہیں اس طرح مانگوں گی تو انھیں کہیں عجیب نہ لگے۔۔۔“ آفرینش کافی دیر سے پریکٹس کر رہی تھی عذہ سے اس کا نمبر مانگنے کی۔۔۔

[illegible]

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلو آفری۔۔۔ تم کر سکتی ہو۔۔۔“ ابھی وہ اپنی ہمت خوہی بڑھا رہی تھی کے

”کیا کر سکتی ہو ہمیں بھی تو بتاؤ۔۔۔“ عزہ نے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر تجسس سے استفسار کیا۔۔۔ جس پر وہ چونک کر موڑی۔۔۔

”سینئر آپ کب آئے؟؟؟“ وہ بوکھلا کر پوچھنے لگی۔۔۔

”بس ابھی۔۔۔ جب تم خود سے باتیں کر رہی تھیں“ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو آفرینش اپنی بے وقوفی پر دل ہی دل خود کو کوسنے لگی۔۔۔

”ہمم۔۔۔ ویسے سینئر آپ کون سی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے کی سوچ رہے ہیں؟؟؟“ وہ دونوں اب ساحل سمندر کے کنارے پرنگے پاؤں چلتے ہوئے باتیں کرنے لگے۔۔۔

”ویسے تو لندن یونی میں آرکیٹیکٹ بنے کا پورا پلین ہے۔۔۔ میں نے اپلائے بھی کر دیا ہے۔۔۔ مجھے یقین ہے وہاں سے جواب مثبت ہی آئے گا۔۔۔۔۔ پر۔۔۔ کہیں نا کہیں میں چاہتا ہوں اس یونی سے آرکیٹیکٹ کی ڈگری لوں۔۔۔ جہاں سے میری ممانے لی تھی۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی آفرینش حیرت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔

”اووو۔۔۔ ماشاء اللہ۔۔۔ آپ کی ممانے آرکیٹیکٹ ہیں۔۔۔“ آفرینش کے مسرت بھرے لہجے میں بولتے ہی عزہ کا چہرہ رنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میری چھوڑو۔۔۔ اپنی بتاؤ۔۔۔ تم کیا بننا چاہتی ہو؟؟۔۔۔ کیا پلین ہے فیوچر کا؟؟“ عزہ نے یک دم موضوع اس خوبصورتی سے بدلا کے آفرینش محسوس تک نہ کر سکی۔۔۔

”میں فیشن ڈیزائنر بننا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔“ آفرینش کی آنکھوں میں یہ کہتے ہی مانو جگنو جگمگائے تھے۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں پہلی بار عزہ نے اس قدر خوشی دیکھی تھی۔۔۔۔۔

”آپ دیکھیے گا۔۔۔ میں ایک دن بہت بڑی فیشن ڈیزائنر بنو گئی۔۔۔۔۔“ یہ پہلی بار تھا کہ اسکا لہجہ کافی پر اعتماد نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

عزہ کے چہرے پر اس کی خود اعتمادی دیکھ بڑی پیاری سی مسکراہٹ لبوں پر بکھر آئی تھی۔۔۔۔۔

”ویسے آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔ اس بار میں میتھ میں پاس ہو جاؤں گی ناں؟؟“ وہ عزہ کی جانب دیکھ اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

”تم میری اسٹوڈنٹ ہو اور میرے اسٹوڈنٹ کبھی فیل نہیں ہوتے“ اس نے پُر اعتماد ہو کر فخرانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

”یا اللہ۔۔۔ پاس کر ادینا۔۔۔ پلیز۔۔۔ ورنہ سینئر کو بہت دکھ ہو گا۔۔۔۔۔“ وہ دل ہی دل دعا گو ہوئی۔۔۔۔۔

”کیا ہوا؟؟۔۔۔ چلو“ اس نے محسوس کیا کہ آفرینش تو پیچھے ہی رہ گئی ہے۔۔۔ سرگھما کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

”جی۔۔۔ جی۔۔۔ آرہی ہوں“ وہ ہڑبڑا کر تیزی سے اس کی جانب چلتی ہوئی آئی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

دونوں کے قدم ایک ساتھ سمندر کی گیلی مٹی پر جم رہے تھے۔۔۔ آفرینش مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔ عزہ

کے قدم سے قدم ملا کر چلنے کی۔۔۔۔

ننھاسہ دل۔۔۔

بچکانہ خواہشات۔۔۔۔

محبت کا انمول تحفہ ہوتے ہیں۔۔۔۔

بس ایسی ہی ایک بچکانہ سی خواہش میں آفرینش قدم سے قدم ملا کر خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

کہنے کو تو۔۔۔۔۔ کوئی بڑی بات نہ تھی۔۔۔۔۔

پر دل سے پوچھو۔۔۔۔۔ کتنا حسین لگتا ہے۔۔۔۔۔ اپنے محبوب کے قدم سے قدم ملا کر چلنا۔۔۔۔۔

یہ باتیں بچکانہ ہیں۔۔۔۔۔ پر۔۔۔۔۔ دل والوں کے لئیے یہ ننھی منی سی خواہشات بڑی انمول ہوا کرتی ہیں۔۔۔۔۔

دنیا کی ساری خوشیاں ایک طرف۔۔۔۔۔ اور محبوب کے قدم سے قدم ملا کر چلنے کی ننھی سی خوشی ایک

طرف۔۔۔۔

آفرینش کا دل خوشی سے سرشار تھا۔۔۔۔۔ کے وہ عزہ کے قدم سے قدم ملا رہی ہے۔۔۔۔۔

*****-----*****

وہ بار بار دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ انتظار کرتے کرتے اب تو مانو آنکھیں بھی تھک گئی ہیں

تھیں۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”شاید۔۔۔ آج سینئر نہیں آنے والے۔۔۔“ وہ دروازے پر نظریں جمائے اداس ہو کر آہستگی سے ہمکلام ہوئی۔۔۔

”بیٹا۔۔۔ تم یہاں نئی نئی آئی ہو ناں۔۔۔ یہ لو اس فارم میں اپنا سیل نمبر اور گھر کا ایڈریس فل کر دو۔۔۔“
اقصی بیگم اس کی جانب فارم بڑھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

”بیٹا تم فل کرو۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔“ وہ کہہ کر۔۔۔ فارم اس کے ہاتھ میں پکڑا کر چلی گئی تھیں۔۔۔
اس فارم میں عزہ کا سیل نمبر فرسٹ پر ہی لکھا تھا۔۔۔ یہ دیکھ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں۔۔۔ دل میں خیال آیا۔۔۔ جلدی سے نمبر نوٹ کر لے۔۔۔ اس سے پہلے کسی کو پتا چلے۔۔۔

پراگلے ہی لمحے ضمیر نے ملامت کی۔۔۔ ”نہیں آفری۔۔۔ یہ غلط ہے۔۔۔ تم سینئر کی بغیر اجازت کے ان کا نمبر نہیں لے سکتیں۔۔۔“ بس ضمیر کا ملامت کرنا تھا۔۔۔ اس نے اپنے دل پر بڑے بڑے پتھر رکھ لئی۔۔۔
محبت میں سادگی کا عالم یہ تھا کہ کہیں دل بے مان آنکھوں ہی آنکھوں میں نمبر یاد نہ کر لے۔۔۔ اس خوف سے عزہ کے نمبر پر اپنا ہاتھ رکھ کر۔۔۔ خود سے ہی چھپانے لگی۔۔۔

اپنا سیل نمبر اور ایڈریس لکھ کر تیزی سے اقصی بیگم کی جانب وہ فارم بڑھا دیا۔۔۔
”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔“ وہ اعلانیہ طور پر سلام کرتا ہوا داخل ہوا تو آفرینش کا اداس چہرہ مانو گلاب کی مانند کھل اٹھا۔۔۔

نخنہ سے دل کی مانو چھوٹی چھوٹی خوشیاں تھیں۔۔۔ جن میں سرفہرست اس کا دیدار تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ برابر والی نشست پر آکر بیٹھا تو آفرینش چوری چوری نگاہوں سے اسے دیکھ کر خوش ہوتی رہی۔۔۔

ناجانے کیا جادو تھا اس کے پاس۔۔۔

بس اسکے آنے کی دیر تھی۔۔۔

پینٹنگ کلاس جو تھوڑی دیر قبل نہایت بور محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے آتے ہی دلکش لگنے لگی۔۔۔

عزہ کی موجودگی ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئی کافی تھی۔۔۔

”عزہ۔۔ تم نے فارم جمع کروادیا؟“ تو صیف صاحب کے سوال پر وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔ ”جی ڈیڈ“

جب آفرینش کے کانوں کی سماعت سے جی ڈیڈ کے الفاظ ٹکرائے تو مارے شاکڈ کے وہ ان دونوں باپ بیٹے کو تنکے لگی۔۔۔

”توصیف سر آپ کے ڈیڈ ہیں سین ئی ر؟؟“ آفرینش کے حیرت سے پوچھتے ہی وہ مسکراتے

ہوئے۔۔۔ ”ہاں“۔۔۔۔۔۔۔

”کیوں تمہیں نہیں پتا تھا؟؟؟“ وہ بھی تعجب سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

آفرینش نے فوراً نفی میں گردن کو جمبش دی۔۔۔

”ارے ہاں۔۔۔ تبھی میں کہوں۔۔۔ اقصی میم اتنی دیکھی دیکھی کیوں لگ رہی ہیں۔۔۔ انھیں میں نے تصویر

میں دیکھا تھا۔۔۔“ آفرینش کے کہتے ہی عزہ رنجیدہ سہ ہو گیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہمممم“ اس نے اثبات میں سر ہلا کر پینٹنگ کرنا سٹارٹ کر دی۔۔۔ مانو اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتا ہو۔۔۔

”اووو۔۔۔ آپ کی ماما تو آرکیٹیکٹ بھی ہیں۔۔۔ زبردست۔۔۔“ اس نے فدا فدا انداز میں تعریف کی۔۔۔ تو عزہ نے بغیر اس کی جانب نظر اٹھائے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

*****_****_*****

وہ سمندر کے کنارے کچھ خوبصورت سپیاں ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔۔۔

”کیا تلاش کر رہی ہو؟؟۔۔۔ کچھ کھو گیا ہے کیا؟؟۔۔۔“ عزہ کے سوال پر وہ چونک کر پیچھے موڑی۔۔۔

”سینئر“ اس کا چہرہ ہر بار کی طرح عزہ کو دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا۔۔۔

”وہ سپیاں جمع کر رہی ہوں۔۔۔ اپنی چھوٹی بہن کے ہاتھوں کا بریسلٹ بنانے کے لئی۔۔۔“ اس نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

”اووو۔۔۔ اچھا۔۔۔ میں مدد کروں؟؟؟“ عزہ کے پوچھتے ہی وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

”اتنی کافی ہیں؟؟“ عزہ کافی ساری سپیاں اپنی شرٹ میں جمع کر کے لے آیا تھا۔۔۔

”یہ تو بہت ہیں سینئر۔۔۔ شکریہ“ وہ مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔

آفرینش اپنی بہن کے لئی سمندر کے کنارے بنے ہوئے لکڑی کے پل پر بیٹھ کر بریسلٹ بنانے لگی۔۔۔

”تمہاری چھوٹی بہن کی کیا عمر ہے؟؟“ عزہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”وہ بارہ سال کی ہے۔۔۔ پر اللہ اللہ بڑی خطرناک ہے۔۔۔ سمجھیں چھوٹا پیکٹ بڑا دھماکہ ہے۔۔۔“ اس کی بات سنتے ہی عزہ مسکرا نے لگا۔۔۔

”اووو۔۔۔ اچھا اگر کبھی تمہاری چھوٹی بہن تمہارا کسی بھی بڑے کا کہنا نہ مان رہی ہو۔۔۔ تو تم کیسے ڈیل کرتی ہو اسے؟؟“ عزہ کے سوال پر پہلے تو کچھ دیر وہ سوچنے لگی۔۔۔

”ہمم۔۔۔ بچوں کی نفسیات کو سمجھنا آسان کھیل نہیں۔۔۔ پر میرا ایک الگ ہی انداز ہے اپنی چھوٹی بہن سے ڈیل کرنے کا۔۔۔“

”وہ کیا؟؟“ عزہ بے تابی سے۔۔۔

”اگر مجھے کوئی بھی کام اس سے کرانا ہوتا ہے تو میں کبھی اس سے یہ نہیں کہتی کہ تم یہ کرو۔۔۔ بلکہ یہ کہتی ہوں تم مت کرو۔۔۔ اسے چیلنج دیتی ہوں۔۔۔ جس کے جواب میں رزلٹ وہی ملتا ہے جو مجھے چاہیے ہوتا ہے۔۔۔“

کیونکہ بچے کو جتنا کسی کام کے لئی منع کرو وہ اتنا ہی زیادہ وہ کام کرتے ہیں“ آفرینش کی بات عزہ بغور سننے کے بعد اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

”آپ کس کے لئی پوچھ رہے ہیں؟؟“ آفرینش کے سوال پر وہ بوکھلا کر۔۔۔ ”مہمانوں کے بچے بہت تنگ کرتے ہیں۔۔۔ تو ان کے لئی پوچھ رہا تھا۔۔۔“ اسنے نظریں چورا تے ہوئے کہا۔۔۔

”اووو۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

دھاگا کاٹنے کے لئی اس نے اپنے دانتوں کا استعمال کیا تھا۔۔۔

لیکن اس بیچاری کو کیا خبر تھی کہ دھاگا بریسٹ میں پھنس جائے گا۔۔۔ اس نے پہلے تو عذہ سے بالکل منہ موڑ کر خود نکالنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔ پر جب کامیاب نہ ہو سکی تو مجبوراً عذہ کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

”سینئر“ اس نے منہ چھپائے آواز دی۔۔۔

”ہاں۔۔۔ بولو“

”اگر میں آپ کو ایک چیز دکھاؤں تو آپ ہنسیں گے تو نہیں؟؟“ اس نے پہلے عذہ کو پکا کیا کہ وہ اس کا مذاق نہ اڑائے۔۔۔۔

”کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟“ وہ فکر مند ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

”پہلے آپ کہیں۔۔۔ کے آپ نہیں ہنسیں گے“ اس کے کہنے پر عذہ سنجیدہ ہو کر

۔۔۔

”اچھا بابا۔۔۔ نہیں ہنسوں گا۔۔۔ پر پہلے بتاؤ تو سہی کہ کیا معاملہ ہے“ اس کے کہتے ہی آفرینش نے شرمسار ہو کر اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے اپنے دانتوں میں پھنسا ہوا دھاگا دکھایا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھتے ہی عذہ بے اختیار ہنس دیا۔۔۔۔

”سینئر۔۔۔ آپ نے کہا تھا آپ مذاق نہیں اڑائیں گے“ وہ رو تو سہ چہرہ بنائے بولی۔۔۔۔

”اچھا سوری۔۔۔۔“ بڑی مشکل سے وہ اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آپ مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔“ وہ منہ لٹکائے بولی۔۔۔

”لاؤ میں نکالنے کی کوشش کروں“ عزہ کہتے ہوئے اس کی جانب بڑھا۔۔۔ تو وہ بدک کر چار قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

”نہیں۔۔۔ بہت تکلیف ہوگئی۔۔۔“ وہ بلک کر گویا ہوئی۔۔۔

”تو پھر میں کیا کروں؟؟“ وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

”پہلے تو آپ ہنسنا بند کریں۔۔۔“ عزہ کے ہنسنے پر وہ بلک کر بولی۔۔۔ وہ اس کے بھولے سے چہرے کو دیکھ

مسکرائے جارہا تھا۔۔۔

”اور مجھے ڈینٹسٹ کے پاس لے کر چلیں“ اس کے کہتی ہی عزہ اسے اپنی سائی یکل کے پیچھے بیٹھا کر ڈینٹسٹ کے

پاس لے گیا۔۔۔

”منہ سے ہاتھ ہٹائیں تبھی تو میں دیکھ سکوں گا“ ڈینٹسٹ کے اصرار پر جب اس نے ہاتھ ہٹایا۔۔۔ تو بے اختیار

ہنسی ڈاکڑ کے لبوں کو چھوگئی۔۔۔ عزہ بھی منہ پر ہاتھ رکھ کر دبی دبی ہنسی ہنسنے لگا۔۔۔

”مما۔۔۔ میں آپ کو کیا بتاؤں۔۔۔ ڈاکڑ انکل نے جب میرے دانت دیکھے تو کہا میرے پاس آپ کے

لئیے ایک اچھی خبر ہے اور ایک بری۔۔۔۔۔ تو پہلے کونسی سننا چاہیں گی آپ۔۔۔۔۔“ وہ عزہ کے سیل سے مبشرہ

بیگم کو آج ہونے والا پورا واقعہ خوشی خوشی بتا رہی تھی۔۔۔

عزہ کی نگاہیں تو اس بھولی بھالی سی لڑکی کے وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔ جو آج پہلی بار بغیر ہچکچاہٹ کے اپنی باتوں میں مگن

تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ سیل پر باتیں کرتے ہوئے آگے آگے چل رہی تھی۔۔۔ اور عذہ سائی یکل کو گھسیٹتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔۔

”میں نے کہا۔۔۔ پہلے بری خبر دے دیں۔۔۔ تو ڈینٹسٹ نے کہا۔۔۔ یہ دھاگا نہیں نکل سکتا۔۔۔ میرا تو منہ ہی لٹک گیا تھا ان کی بات سنتے ہی۔۔۔ پر پھر انھوں نے مجھ سے کہا اچھی خبر نہیں پوچھو گی۔۔۔ میں نے مرے مرے دل سے کہا۔۔۔ جی وہ بھی بتا دیں۔۔۔ تو انھوں نے کہا۔۔۔ اب تمہارے دانت بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ برسیٹ کی ضرورت نہیں۔۔۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آیا۔۔۔“ وہ مسرت بھرے لہجے میں مبشرہ بیگم کو پورا واقعہ سنانے لگی۔۔۔

”تو اب برسیٹ ہٹ گیا؟؟“ مبشرہ بیگم حیرت سے۔۔۔

”ہاں۔۔۔ وہی تو۔۔۔ اب میرے دانت بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔ چلیں باقی باتیں میں آپ سے گھر آ کر کرتی ہوں۔“

”شکریہ سینئر“ اس نے سیل عذہ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

”پہلی بار تمہیں دل کھول کر باتیں کرتے دیکھا ہے۔۔۔ اچھا لگا۔۔۔“ عذہ کی تعریف پر وہ جھپک گئی تھی۔۔۔۔

READERS CHOICE

اس کے گال گلابی گلابی سے ہو گئی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلو آج تمہارے بریٹ نکلنے کی خوشی میں تمہیں آنس کریم کھلاتا ہوں“ اس کا بس آئی س کریم کا کہنا تھا آفرینش خوشی کے مارے اچھل پڑی۔۔۔

”شکریہ سینئر“ آفرینش خوشی خوشی آئی س کریم کھا رہی تھی اس بات سے بے خبر کے عزہ کی نظر اس کے وجود پر آکر ٹک گئی ہے۔۔۔

پورے راستے وہ مسکرا مسکرا کر آفرینش کو آئی س کریم کھاتا دیکھتا رہا۔۔۔

بریک کا وقت تھا۔۔۔ عزہ اور عتیق آفرینش کی کلاس کے آگے سے گزر رہے تھے۔۔۔ کے عزہ کے قدم آفرینش کو دیکھ کر رکے تھے۔۔۔ وہ کلاس کے دروازے سے لگ کر اسے دیکھ مسکرانے لگا۔۔۔ آفرینش کو اپنے وجود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔ کاپی سے نظر اٹھا کر اس نے باہر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں عزہ اسے مسکراتا ہوا نظر آیا۔۔۔ اس کے گنگرالو بال چہرے پر آرہے تھے۔۔۔ اس نے فوراً اپنی آوارالٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔

بلال آفرینش کو مسکراتا ہوا دیکھ۔۔۔ خود بھی اسی سمت متوجہ ہوا۔۔۔ عزہ کو دیکھتے ہی بلال کا خون کھول گیا تھا۔۔۔ اس نے جلن میں آکر۔۔۔ پاس رکھا اسکیل اٹھا کر آفرینش کے سر پر مارا۔۔۔

”آہ۔۔۔ کیا مصیبت ہے؟؟“ آفرینش اپنا سر مسلتے ہوئے غصے سے بولی۔۔۔

”میرا ہوم ورک کرؤ۔۔۔ باہر دیکھ کر بعد میں مسکرا لینا“ بلال منہ بسور بول رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تمہاری ہر وقت سینئر سے ہٹی کیوں رہتی ہے؟؟“ وہ جھنجھلا کر بولتے ہوئے واپس کام میں لگ گئی تھی۔۔۔ جبکہ عزہ کو بدال کا آفرینش کے سر پر اسکیل مارنا بہت ناگوار گزر تھا۔۔۔ لیکن وہ اپنے غصے پر ضبط کر گیا تھا۔۔۔



آج صبح سے ہی توصیف صاحب کا مونڈ بہت خوشگوار تھا۔۔۔ کیونکہ انہوں عزہ کو اپنے دوست کے پاس بھیجا تھا۔۔۔

ایک چھوٹے سے ٹیسٹ کے لئیے۔۔۔

آفرینش کی نگاہیں دروازے پر لگی تھیں۔۔۔ پینٹنگ بنانے میں دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اسے عزہ کا خوبصورت سراپا دروازے سے داخل ہوتا نظر آیا۔۔۔ لیکن آج اس کے چہرے پر وہ دل فریب مسکراہٹ نہیں تھی جو روز ہوتی تھی۔۔۔

”کیا؟؟؟ عزہ نے تم سے خود کہا؟؟؟“ میں بات کرتا ہوں عزہ سے۔۔۔ عزہ آتے ہی خاموشی سے ایک

پینٹنگ نکال کر بیڈ گیا تھا۔۔۔ وہ پینٹنگ ایک خوبصورت گھر کی تھی۔۔۔ توصیف صاحب کو ان کے دوست کا

فون آیا تھا۔۔۔ انہوں نے بتایا کہ عزہ اپنی والدہ کی یونیورسٹی سے ہی اپنی آرکیٹیکٹ کی اسٹڈی مکمل کرنا چاہتا

ہے۔۔۔۔۔

اس وجہ سے اس نے ٹیسٹ بھی نہیں دیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

توصیف صاحب یہ سنتے ہی غصہ سے تلملا اٹھے۔۔۔

”تم نے طاہر سے کہا ہے کہ تم آرکیٹیکٹ بننا چاہتے ہو نہ کہ انجینئر؟؟۔۔۔ کیا یہ سچ ہے؟؟“ تو صیف صاحب اس کے پاس آکر غصے سے استفسار کر رہے تھے۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کہ آفرینش نے انہیں اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔ میں نے کہا۔۔۔۔“ عزہ نے نظریں جھکائے کہا۔۔۔

”جب ہماری بات ہو گئی تھی اس موضوع پر تو پھر دوبارہ تم نے یہ کیوں کیا؟؟۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا تم انجینئر بنو گے۔۔۔۔ تو پھر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی عزہ؟؟۔۔۔ آرکیٹیکٹ کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے تم

؟؟۔۔۔۔“

”کیونکہ میں اپنی ماں جیسا ہوں۔۔۔ اور میں آرکیٹیکٹ ہی بننا چاہتا ہوں۔۔۔ میں آپ کی طرح ابھی انہیں بھولا

نہیں ہوں۔۔۔۔ آپ کو تو شاید آج کی تاریخ بھی یاد نہ ہو“ عزہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔۔۔ پہلی بار

اس کا چہرہ سرخ لال تھا۔۔۔ وہ جی ٹی ر سے کھڑا ہو کر اپنے والد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اور پھر اس خوبصورت گھر کی پینٹنگ کو اٹھا کر چل دیا۔۔۔

آفرینش بھی وہاں وجود سبھی لوگوں کی طرح خاموش تماشائی بنی رہی۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

عزہ لائٹ ہاؤس میں آکر خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ دل میں ایک طوفان برپا تھا۔۔۔۔۔ پر لب خاموش
تھے۔۔۔ شکوئے بہت تھے زندگی سے۔۔۔۔۔ پر کس کو سنتا۔۔۔ وہ تو ایک بند کتاب کی مانند تھا۔۔۔۔۔ اپنا درد کسی
سے نہیں باٹتا تھا۔۔۔۔۔

آفرینش اسکے پیچھے پیچھے لاسٹ ہاؤس تک آئی تھی۔۔۔

”آج میری ماما کی برسی ہے۔۔۔ ان کا انتقال ہوئے آج پورا ایک سال ہو گیا۔۔۔ پر دیکھو ڈیڈ کو تو یاد تک نہیں۔۔۔“ عذہ کے رنجیدہ لہجے میں کہتے ہی آفرینش الجھ گئی تھی۔۔۔

”پر؟؟“ بہت سارے سوال تھے جو ذہن کو مفلوج کر رہے تھے۔۔۔

”وہ بلال کی امی ہیں۔۔۔ جن سے میرے ڈیڈ نے دوسری شادی کی ہے۔۔۔“ عزہ نے مانو آفرینش پر ہم پھوڑا

تھا۔۔۔

وہ حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔

”اقصى بیگم بلال کی امی ہیں؟؟۔۔۔“ وہ بے ساختہ دوبارہ تصدیق کے لئیے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ بلال میرا سوتیلابھائی می ہے۔۔۔۔۔“ عذہ کے چہرے سے رنج جھلک رہا تھا۔۔۔

وہ دیوانی اپنے محبوب کو غم زادہ دیکھ رو پڑی۔۔۔۔۔

”میری ماما آریٹیکٹ تھیں۔۔۔ یہ پینٹنگ دیکھ رہی ہو۔۔۔ یہ انھوں نے بنائی تھی۔۔۔۔۔ وہ کلاس کی

ٹو پر تھیں۔۔۔ مجھے ذہانت و راشت میں انہی سے ملی ہے۔۔۔ میری ماما ایک پروجیکٹ پر کام کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

وہ بہت خوش تھیں۔۔۔ یہ ان کا پہلا پروجیکٹ تھا جو وہ بغیر ڈیڈ کے کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ پروجیکٹ مکمل ہونے کے
نزدیک تھا۔۔۔۔۔ کے ایک دن طوفانی بارش ہوئی۔۔۔۔۔ اور وہ زیرِ تعمیر بلڈنگ گر گئی۔۔۔ بہت سارے
لوگ ہلاک ہوئے۔۔۔ جن میں سے ایک میری ماما بھی تھیں۔۔۔ “عزہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اسے محسوس ہوا
آفرینش رو رہی ہے۔۔۔۔۔

”تم رورہی ہو؟؟“ عذہ حیران ہوا۔۔۔ اس بھولی سی لڑکی کو اپنے غم میں روتا ہوا دیکھ۔۔۔۔۔

”نہ۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ میں۔ میں۔۔۔ نہیں رو رہی سینئر“ وہ اپنی آنکھیں فوراً صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

عزہ کے چہرے پر اس کا معصومانہ جھوٹ دیکھ مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

آفرینش بلک بلک کر رونی لگی۔۔۔ عذہ کی تکلیف اس کانھاسہ دل برداشتہ نہ کر سکا۔۔۔۔۔

”رومت پلیز۔۔۔۔“ عزاہ اسے بڑے پیار سے اپنی جیب سے ٹیشونیکال کر دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

”آج اس کی ماں کی برسی تھی۔۔۔۔۔ یہ کیسے بھول گیا میں؟؟“ تو صیف صاحب کی نظر جب کیلنڈر پر پڑی۔۔۔۔۔ اور

انھوں نے آج کی تاریخ دیکھی۔۔۔ تو اینا سر پکڑ پکچھتاوے سے گویا ہوئی۔۔۔

وہ گھر لوٹا۔۔۔ تو دروازے پر تو صیف صاحب کو اپنا منتظر پایا۔۔۔ ”بیٹا۔۔۔ مجھے معاف کرنا۔۔۔ پتا نہیں کیسے

میں تمھاری ماں کی برسی بھول گیا۔۔۔“ تو صیف صاحب نہایت شرمندگی سے گویا ہوئے۔۔۔

”آپ واقعی اتنا بڑا دن بھول گئی ہے۔۔۔“ عزمہ کے لہجے میں شکوہ نمایا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلو۔۔۔ اندر چلو بیٹا۔۔۔ کل میں نے قرآن خوانی رکھوائی ہے۔۔۔۔۔ اور اب میں تمہیں فورس نہیں کروں گا۔۔۔ تمہارے فیوچر کے حوالے سے۔۔۔“ توصیف صاحب کے کہتے ہی عزہ ان کے سینے سے آگاہ تھا۔۔۔

”شکریہ ڈیڈ۔۔۔ میرے جذبات کو سمجھنے کے لئیے۔۔۔ آپ دیکھے گا میں ماما کی طرح بہت بڑا آرکیٹیکٹ بنوں گا۔۔۔“ عزہ کے عزائم بہت بلند تھے۔۔۔ وہ بھی اپنی ماں کی طرح ایک کامیاب آرکیٹیکٹ بننا چاہتا تھا۔۔۔



آج فٹ بال کا میچ تھا۔۔۔۔۔ طلحہ ابھی اداس سے چہرہ بنائی سوچوں میں گم تھی کے آفرینش اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔۔۔ ہاتھ رکھنے کے سبب۔۔۔۔۔ وہ چونک کر پیچھے مڑی۔۔۔

”تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔۔“ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔۔۔

”ہمممم۔۔۔۔۔ اتنا اداس چہرہ بنائے کیوں بیٹھی ہو؟؟“ آفرینش فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

”آج میچ ہے۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے۔۔۔۔۔ بلال اور عزہ کا کابہہ پینیشن کمال ہے۔۔۔۔۔ لیکن بلال عزہ کے ساتھ کھیلنے کے لئیے تیار ہی نہیں۔۔۔۔۔ ہمارا اسکول ہار جائے گا۔۔۔۔۔“ طلحہ رو تو سہ منہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ بلال ابھی تک توصیف سر کو والد کے روپ میں قبول نہیں کر پا رہا۔۔۔۔۔ اور نہ عزہ کو بھائی کے روپ میں۔۔۔۔۔ اس کے لئیے بہت مشکل ہے یہ سب۔۔۔۔۔ اوپر سے وہ ایک لڑکا ہے۔۔۔۔۔ اور لڑکے ان معاملات میں کافی حساس ہوتے ہیں۔۔۔۔۔“ آفرینش کی بات سے طلحہ بھی اتفاق کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”پر آج بڑا کمپینیشن ہے۔۔۔ آج دونوں کا ساتھ کھیلنا ضروری ہے۔۔۔ ہم پیچھے سال بھی گلوبل اسکول سے ہار گئی تھے۔۔۔“ طلیحہ کے کہتے ہی آفرینش بھی سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔

”چلو تو پھر بلال کو ایک بار منانے کی کوشش کرتے ہیں“ آفرینش کے کہتے ہی طلیحہ نے کمر باندھ لی تھی۔۔۔

وہ دونوں آپ جان کر اسکول سے توصیف صاحب کے گھر آئی۔۔۔ مگر بلال موجود نہ تھا۔۔۔

”چھوڑو یار۔۔۔ بلال کو ڈھونڈنے کے چکر میں ہمارا میچ بھی مس ہو جائے گا۔۔۔“ آفرینش راستے میں رکھی ہوئی بیٹھ کر گرتے ہوئے بولی۔۔۔

”ہاں یار۔۔۔ وہ تو نہ جانے کہاں غائب ہو گیا ہے۔۔۔“ ابھی طلیحہ بول ہی رہی تھی کہ ایک بائی یک کی آواز ان دونوں کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

”بلال“ طلیحہ کی آنکھیں اس بائی یک سوار کو دیکھ چمک اٹھی تھیں۔۔۔

”تم دونوں یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟“ بلال نے دونوں کو دیکھ استفسار کیا۔۔۔

”کیونکہ آج میچ ہے گلوبل اسکول کے ساتھ۔۔۔ اور ہم وہیں جا رہے ہیں۔۔۔“ آفرینش کہتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔۔

”کیا؟؟؟ آج میچ ہے؟“ بلال کے لہجے کی حیرت بتا رہی تھی۔۔۔ کے اسے میچ کے بارے میں کوئی علم نہیں۔۔۔

”ہاں۔۔۔ آج میچ ہے۔۔۔ کیا تم میچ میں شرکت کرو گے؟؟؟“ طلیحہ ڈرتے ڈرتے پوچھنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔۔ مجھے بہت کام ہیں“ بلال یہ کہہ کر۔۔۔۔۔ سپاٹ سہ جواب دے کر چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ دونوں منہ لٹکائے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

”میچ شروع ہونے والا ہے۔۔۔ اور بلال کا کچھ اتنا پتا نہیں“ کوچ پریشان و فکر مند ہو کر پوری ٹیم کو دیکھ گویا ہوئے۔۔۔۔۔

”اگر میں شرکت کروں گا۔۔۔ تو مجھے یقین ہے وہ کبھی نہیں کھیلے گا۔۔۔۔۔“ عزہ نے ہلکے سے عتیق کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

عزہ کوچ اور عتیق کے بہت اصرار کرنے پر میچ کھیلنے کے لئے تیار ہوا تھا۔۔۔۔۔

”چلو۔۔۔۔۔ بوائز۔۔۔۔۔ شروع کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس سال جیت ہماری ہوگی۔۔۔۔۔“ کوچ کے کہتے ہی سارے لڑکے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

عزہ کی نظر ابھی بھی بلال کی منتظر تھی۔۔۔۔۔ دل کو ایک آس تھی۔۔۔۔۔ کے شاید وہ سنگ دل آجائے۔۔۔۔۔ بھائی کا رشتہ نہ سہی۔۔۔۔۔ کم از کم بچپن کے دوست ہونے کا رشتہ ہی نیبھالے۔۔۔۔۔

”آج سے ٹھیک ایک سال پہلے ہم بس میچ جیتنے ہی والے تھے کے اچانک بلال کو فون آیا۔۔۔۔۔ اور اسے میم اقصیٰ کی میرے والد سے نکاح کی خبر ملی۔۔۔۔۔ اس کے بعد سب بدل گیا۔۔۔۔۔ بلال اپنی اچھی کارکردگی دے ہی نہ سکا۔۔۔۔۔ لوگوں کی نظر میں ہم صرف میچ ہارے تھے۔۔۔۔۔ لیکن اس دن اصل میں۔۔۔۔۔ میں اپنا بھائی جیسا دوست ہار گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے بار بار چیخ چیخ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔ کیا تمہیں علم تھا اس بارے میں؟؟۔۔۔۔۔ اور

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

میں اس کا مجرم بنا کھڑا تھا۔۔۔ کیونکہ میں ڈیڈ کو نہیں روک سکتا تھا دو سرانکاح کرنے سے۔۔۔ ویسے بھی یہ حق ہے ان کا۔۔۔ پتا نہیں بلال کو یہ بات سمجھنے میں اتنا وقت کیوں لگ رہا ہے۔۔۔ کے ہمارے والدین نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ زندگی پر جتنا حق ہمارا ہے اتنا ہمارے والدین کا بھی ہے۔۔۔ شریعت نے کہیں بھی جوان اولاد کے ہوتے ہوئے نکاح کرنے کو ممنوع قرار نہیں دیا۔۔۔ کاش یہ بات بلال سمجھے۔۔۔“ عزہ نہایت رنجیدہ ہو کر عتیق کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔

”تو فکر مت کریا۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔“ عتیق اسے حوصلہ دینے لگا۔۔۔

”دعا تو یہی ہے۔۔۔ جلدی سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔ پتا ہے میں بہت انکمفر ٹیبل فیل کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اقصی میم کے ساتھ۔۔۔ وہ بہت اچھی ہیں پر۔۔۔ جب وہ میری ماما کی جگہ لینے کی کوشش کرتی ہیں تو میرا دل ان سے بھاگتا ہے۔۔۔۔۔“

”میں سمجھ سکتا ہوں یا۔۔۔ آسان نہیں ہے۔۔۔ اپنی ماں کی جگہ کسی دوسری عورت کو دینا۔۔۔ لیکن اپنے ڈیڈ کی خوشی کی خاطر تجھے یہ کرنا ہو گا۔۔۔ بلکہ میں تو کہوں گا تو ایک بار بلال سے خود بات کرنے کی کوشش کر۔۔۔ تم دونوں ایک ہی مرحلے سے گزر رہے ہو۔۔۔ تم دونوں ایک دوسرے کا درد سمجھتے ہو۔۔۔۔۔“ عتیق کے مشورے پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

”ہممم“

”میچ شروع ہونے والا ہے۔۔۔ اور بلال نہیں آیا“ طلیحہ مین گیٹ کی جانب دیکھ منہ لٹکائے بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہم۔۔۔ ہو سکتا ہے تھوڑا لیٹ آجائے۔۔۔ ویسے بھی وہ لیٹ لطیف ہے۔۔۔ ہر جگہ دیر سے ہی آتا

ہے۔۔۔“ آفرینش کی بات سن طلیحہ دل ہی دل دعا گو ہوئی کی کاش ایسا ہی ہو۔۔۔

بیچ شروع ہوا۔۔۔ عذہ نہایت ہی زبردست کھیل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔ لیکن بلال کی کمی پوری ٹیم کو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں لڑکیاں زور زور سے اپنے اسکول کے لڑکوں کو چیر۔ اپ کر رہی تھیں۔۔۔

گلوبل اسکول کے ایک لڑکے نے عتیق کو ایک زوردار دھک مارا۔۔۔ جس کے سبب وہ زمین بوس ہوا۔۔۔ اور اسکے پاؤں پر چوٹ آئی۔۔۔

”یہ تو چیٹنگ کر رہے ہیں۔۔۔“ وہ دونوں لڑکیاں ہم آواز بولیں۔۔۔

یہاں سے کوچ نے بھی شکایت کی ججز سے۔۔۔ مگر وہ لڑکائیہ کہ کر مکر گیا کے محض غلطی سے عتیق کو دھکا لگا۔۔۔

بیچ کا بریک ہوا۔۔۔ تو پوری ٹیم سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ عتیق اب کھیل نہیں سکتا تھا۔۔۔

عذہ پریشانی کے عالم میں ایک بار پُر امید نظروں سے باہر مین گیٹ کی جانب دیکھتا ہے۔۔۔

اس امید پر۔۔۔ کے شاید بلال آیا ہو۔۔۔

لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی امید ٹوٹ رہی تھی۔۔۔

”کوچ۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ میں کھیل لوں گا۔۔۔“ عتیق اپنا پاؤں پکڑے بولا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہارے پاؤں پر کافی چوٹ آئی ہے۔۔۔ اس حالت میں۔۔۔ میں تمہیں کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔۔۔“ کوچ اس کے جذبے کی قدر کرتے تھے۔۔۔ جو وہ اپنے اسکول کے لئی دیکھا رہا تھا۔۔۔

”کوچ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ تم آرام کرو اب میرے دوست“ عزہ اس کی پیٹ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔۔۔

”آفری۔۔۔ بلال۔۔۔ بلال آگیا“ طلیحہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے بلال کو مین گیٹ سے داخل ہوتے دیکھا۔۔۔

”کیا واقعی؟؟۔۔۔ کہاں ہے؟؟“ آفرینش کو بلال کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

”یہیں تو کھڑا تھا۔۔۔ اس نیلی شرٹ والے لڑکے کے پاس۔۔۔ میں نے خود اسے اندر آتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔“ طلیحہ ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہوئے الجھ کر بولی۔۔۔

”تمہیں وہم ہوا ہو گا۔۔۔ ویسے بھی بلال جس کنڈیشن میں ہے مجھے نہیں لگتا وہ آئے گا“ آفرینش کی بات سن طلیحہ واپس منہ لٹکا کر بیٹھ گئی۔۔۔

”کیا واقعی مجھے وہم ہوا تھا؟؟“ طلیحہ الجھ کر خود سے ہی سوال کر رہی تھی۔۔۔

”اگر میں نہیں کھیلوں گا۔۔۔ تو پھر کون کھیلے گا؟؟“ عتیق پریشان ہو کر بولا۔۔۔

”میں۔۔۔“ اس کی آواز پر سب پیچھے کی جانب موڑے۔۔۔

بلال کو دیکھ عزہ اور عتیق کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم واقعی کھیلو گے؟؟۔۔۔“ کوچ بے یقینی سے پوچھ بیٹھے۔۔۔

”جی بلکل۔۔۔ میں کھیلوں گا۔۔۔ آخر ان لوگوں سے اپنے پچھلے سال کی ہار کا بدلا بھی تو لینا ہے۔۔۔“ بلال کے کہتے ہی عزہ کے لبوں کو پیاری سی مسکراہٹ چھوگی۔۔۔

”ہم ہی جیتے گے۔۔۔ کیونکہ اب میں آگیا ہوں“ بلال عزہ کو دیکھ فخرانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

”بلکل۔۔۔ ہم ہی جیتے گے۔۔۔ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آؤ گے“ عزہ نے اس کی بات کا جواب نہایت پُر اعتماد لہجے میں دیا۔۔۔

”.... عتیق نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہا“ fighting”

تو سارے لڑکے پُر جوش لہجے میں اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ۔۔۔ بلند آواز بولے۔۔۔ “fighting”۔۔۔ اب جب عزہ کی ٹیم دوبارہ کھیل کے میدان میں آئی۔۔۔ تو بلال کو دیکھ آفرینش اور طلیحہ خوشی سے دود و فٹ اچھل پڑی۔۔۔

”دیکھنا میرا بلال چھکے چھڑا دے گا اب ان کے۔۔۔“ طلیحہ اترا کر بولی۔۔۔

”میرے سینئر بھی کم نہیں ہیں“ آفرینش بھی اترا کر فوراً ہی جوابی کارروائی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اب کے پورا میچ دونوں بھائی یوں کے حق میں آگیا تھا۔۔۔۔۔
عزہ اور بلال نہایت ہی عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

کھیل کے دوران عزہ کی نظر اپنے لئیے چیر۔ اپ کرتی آفرینش پر پڑی۔۔۔ جو سینئر سینئر چلا رہی

تھی۔۔۔ عزہ کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

”تم سینئر سینئر کیوں چلا رہی ہو؟؟۔۔۔ یہاں تمہارے سینئر کو کوئی نہیں جانتا۔۔۔ اس کا نام لو۔۔۔“ طلیحہ نے اسے ٹوکا تھا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میں ان کا نام نہیں لیتی۔۔۔“ آفرینش شرما کر بولی۔۔۔

”تو عزہ کو کیسے معلوم ہو گا کہ تم اسے چیر۔ اپ کر رہی ہو۔۔۔ یہاں تو سبھی ہمارے سینئر ہیں۔۔۔“ طلیحہ نے کہا تو وہ مسکرا نے لگی۔۔۔

”مجھے یقین ہے وہ جانتے ہیں کہ میرا سینئر کہنا۔۔۔ صرف ان کے لئے ہے۔۔۔“ آفرینش کو ایک دلی یقین تھا کہ عزہ جانتا ہے۔۔۔ وہ سینئر کہ کر صرف اسے سپورٹ کر رہی ہے۔۔۔

گلوبل اسکول کے لڑکوں کو میچ اپنے ہاتھ سے جاتا ہوا دیکھائی دینے لگا۔۔۔ اس بار انھوں نے عزہ کو گھر لیا۔۔۔ وہ عزہ کو زخمی کرنے کا منصوبہ رکھتے تھے۔۔۔

انھوں نے عزہ کے ارد گرد اپنا حصار باندھ دیا۔۔۔ وہ عزہ کو مکمل گھرے ہوئے تھے۔۔۔ عزہ کے پاس بال تھی۔۔۔ وہ بلال کو بال پاس کرنے کی نیت سے تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔ کے اچانک اسے گرانے کے لئیے گلوبل اسکول کے ایک لڑکے نے اپنی ٹانگ اڑادی۔۔۔ جس کے سبب وہ تیزی سے منہ کے بل گرنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اس لمحے عزہ کو لگا۔۔۔ کھیل ختم۔۔۔

مگر بلال کی انٹری باقی تھی۔۔۔ یہ بھول گیا تھا وہ۔۔۔

بھائی تھا آخر اس کا۔۔۔ ایسے کیسے بچ میدان میں چھوڑ دیتا۔۔۔

عزہ کے گرنے سے پہلے ہی بلال زمین پر برق کی تیزی سے لیٹا۔۔۔ جس کی وجہ سے عزہ زمین کے بجائے بلال کے سینے سے آگیا۔۔۔

تیزی سے زمین پر لیٹنے کے سبب۔۔۔ بلال کی کمر میں ہلکا سا جھٹکا آ گیا تھا۔۔۔ جسکے عزہ کے ہاتھوں پر ہلکی سی لگی تھی۔۔۔

”پیارا ویار کرنے کا تو ارادہ نہیں ہے نا؟؟۔۔۔“ بلال نے عزہ کی محبت و احساس مند نظروں کو پڑھ لیا تھا۔۔۔ اس لڑکی نے تیزی سے ٹوکتے ہوئے بولا۔۔۔

”ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا مجھ پر۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر خود کو سمجھا کر اٹھا۔۔۔ پھر اپنا ہاتھ بلال کی جانب بڑھایا۔۔۔

کہیں نہ کہیں دل کو ڈر لاحق تھا کہ شاید وہ ہاتھ نہ تھامے۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔ READERS CHOICE

بلال نے اس سنہرے موقعے کو جانے نہیں دیا۔۔۔

فوراً اپنے بڑے بھائی کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔ نو۔۔۔ سینئر کے ہاتھ پر لگ گئی ہے۔۔۔ آفرینش کی توجان نیکل گئی تھی۔۔۔ اسکے ہاتھ پر چوٹ

دیکھ۔۔۔ وہ میچ کا اینڈ دیکھنے کے لیے بھی نہ رکی۔۔۔

”اووو۔۔۔ ہم جیت گئی ہے“ بلال اس خوشی کے لمحے سب بھول بیٹھا تھا۔۔۔ سب سے خوشی خوشی گلے لگنے

لگا۔۔۔ اسی دوران عزہ سے روبرو ہوا۔۔۔

عزہ کی بڑی تمنا تھی کہ وہ گلے لگ کر مبارکباد دے۔۔۔ پر ایسا ہرگز ممکن نہ تھا۔۔۔

”کم از کم ہاتھ ہی ملا لو۔۔۔“ عزہ نے اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

”مبارک ہو“ بلال پہلے دو تین ثانیوں کے لئیے سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔ مگر پھر اس کی نظر عزہ کی پُر امید

نظروں پر پڑی۔۔۔

اس امید کو توڑنے کی ہمت نہیں تھی بلال میں۔۔۔ اس نے مسکرا کر عزہ سے مصافحہ کر لیا۔۔۔

عزہ سب کو جیتنے کی خوشی میں ٹریٹ دے رہا تھا۔۔۔

”آپ کے چوٹ لگ گئی ہے سینئر۔۔۔ اور آپ اتنے بے بھول ہو کر سب کو ٹریٹ دیتے پھر رہے

ہیں۔۔۔ آپ کو ذرا بھی اپنا خیال نہیں۔۔۔ یہ چھوٹی سی چوٹ بھی انفیکشن پیدا کر سکتی ہے آپ کو پتا

ہے؟؟۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں پتا۔۔۔ لائی میں دیکھائی یں۔۔۔ میں بینڈج لگا دوں۔۔۔ اور یہ دوائی ہے۔۔۔ یہ

تکلیف کم کرنے کی ہے۔۔۔ یہ والی انفیکشن کو روکنے کی۔۔۔ یہ والی جلد سے جلد زخم کو سکھانے

کی۔۔۔“ آفرینش اپنے گھر سے پوری دوائیوں کا باکس اٹھالائی تھی۔۔۔ اس نے آتے ہی عزہ کو ٹوکا تھا۔۔۔ جو

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اپنی چوٹ سے بے بھول ہو کر کینٹین میں بیٹھ کر سب کو ٹریٹ دینے کے بعد آئس کریم کھانے میں مگن تھا۔۔۔۔ آفرینش برابر میں ہی آکر ٹک گئی تھی۔۔۔۔ عذہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔۔۔۔ اتنی ساری دوائیاں دیکھ۔۔۔۔ اوپر سے اس بھولی سی لڑکی کا اپنے لئیے پرواہ کرنا۔۔۔۔ اسے محفوظ کر رہا تھا۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے آفرینش کو دیکھنے لگا جو ایک کے بعد ایک دوائی باکس سے نکال کر اسے دکھا رہی تھی۔۔۔۔

”ایک منٹ۔۔۔۔ اتنی سی چوٹ پر اتنی ساری دوائیاں کون کھاتا ہے؟؟“ عذہ مسکرا کر احتجاج کرنے لگا۔۔۔۔ ”تم بس بینڈج لگا دو۔۔۔۔ کافی ہے۔۔۔۔ یہ دوائیاں بعد میں اگر کبھی مجھے لگی تب کھالوں گا بس“ وہ مسکراتے ہوئے آفرینش کو دیکھ بولا۔۔۔۔

”سوری۔۔۔۔ شاید میں زیادہ بول گئی۔۔۔۔“ آفرینش کو اب احساس ہوا تھا کہ وہ عذہ کی فکر میں اس پر چڑھائی کر رہی تھی۔۔۔۔ اور وہ بیچارہ مسکراتے ہوئے کرنے بھی دے رہا تھا۔۔۔۔

”ہمم۔۔۔۔ شاید نہیں۔۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔ مجھے تو اس طرح کبھی میری ممانے بھی نہیں ڈانٹا۔۔۔۔“ یہ کہہ کر وہ مسکرانے لگا۔۔۔۔

”سوری“ آفرینش فوراً ہی شرمسار ہو کر معافی طلب کرنے لگی۔۔۔۔

”معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ لو آئس کریم کھا لو تھوڑا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا“ وہ آئس کریم کی آفر کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میرادل نہیں چاہ رہا۔۔۔ آپ کے زیادہ تکلیف تو نہیں ہو رہی ناں؟؟۔۔۔ آپ چاہیں تو ہم ڈاکٹر کے پاس بھی جا سکتے ہیں“ آفرینش کے چہرے پر ابھی بھی فکر جھلک رہی تھی۔۔۔

”اففف۔۔۔ اللہ۔۔۔ کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔ آفری۔۔۔ یہ معمولی سی چوٹیں تو لگتی رہتی ہیں کھیل میں۔۔۔ ٹینشن مت لو۔۔۔“

”لائی یں ہاتھ دیں۔۔۔ میں بینڈ تاج لگاؤں“ آفرینش کے کہتے ہی اس نے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔ عذہ مسکراتے ہوئے اس کا بھولہ سہ چہرہ تک رہا تھا۔۔۔



بلال کی چیخوں سے آج پورا گھر گونج رہا تھا۔۔۔

”امی آہستہ سے کریں۔۔۔“ اقصی بیگم تیل سے اس کی کمر کی مالش کر رہی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ جب سے واپس آیا تھا اپنی کمر پکڑ کر بیٹھا تھا

”بیگم آپ ہٹیں۔۔۔ میں کر دیتا ہوں“ توصیف صاحب بلال کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔ اقصی بیگم اثبات میں سر ہلا کر سائیڈ میں ہٹ گئیں تھیں۔۔۔

”تم آگئی؟؟۔۔۔“ عذہ بلال کی چیخیں سن کر ڈاکٹر کٹ اسی کے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔ اسے دیکھتے ہی توصیف صاحب بولے۔۔۔

”اتنی زور سے بچوں کی طرح کیوں چیخ رہے ہو“ عذہ بلال کا مزاق اڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیونکہ سر کے بیٹے کو بچانے کے چکر میں میری کمر میں چونک آگئی ہے۔۔۔“ یہ بات سنتے ہی اقصی بیگم حیرت سے عزمہ کو دیکھ بولیں۔۔۔

”کیا تم دونوں نے ساتھ کھیلا ہے آج؟؟“

”جی۔۔۔“ عزمہ نے اثبات میں سر ہلایا تو توصیف صاحب اور اقصی بیگم بہت خوش ہوئے۔۔۔

”اگر تمہارے کہیں چوٹ آئی ہے تو بتا دو بیٹا۔۔۔ میں تمہارے بینڈ تاج کر دیتی ہوں“ اقصی بیگم کے کہتے ہی وہ

مسکرا نے لگا۔۔۔ آفرینش کا سراپا اس کی آنکھوں میں چھم سے آگیا تھا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔“ عزمہ مسکرا کر کہتا ہوا چلا گیا۔۔۔

آج پہلی بار پوری فیملی ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی۔۔۔ توصیف صاحب کا دل مسرت سے بھر آیا تھا۔۔۔

”یہ لوبیٹا“ اقصی بیگم عزمہ کے آگے بریانی بڑھاتے ہوئے بولیں۔۔۔

”اس میں تو بہت مرچیں ہیں“ پہلا لقمہ لیتے ہی عزمہ کا منہ جل گیا تھا۔۔۔

”کیا؟؟؟“ مرچیں زیادہ ہو گئی ہیں۔۔۔۔“ اقصی بیگم حیرت سے بولیں۔۔۔

”جی میم۔۔۔ کافی زیادہ“ عزمہ نے کہہ کر پانی کا گلاس منہ سے لگایا تھا۔۔۔

”آپ کو خیال رکھنا چاہیے اقصی بیگم۔۔۔۔“ توصیف صاحب کے کہتے ہی بلال غصے سے پھراٹھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیوں۔۔۔ میری امی نے آپجان کر کیا ہے یہ؟؟۔۔۔“ بلال نے نہایت سخت لہجے میں توصیف صاحب کو دیکھ کہا۔۔۔

”بیٹا۔۔۔ میرے کہنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا۔۔۔“ توصیف صاحب لچکدار آواز میں گویا ہوئے۔۔۔

”آپ کو کیا لگتا ہے میری ماں آپ کی اور آپ کے بیٹے کی ملازمہ ہے؟؟۔۔۔ پورا دن آپ کا گھر سمجھالیتی ہیں یہ۔۔۔ اور ایک مرتب زیادہ ہو جانے پر آپ دونوں میری ماں کو باتیں سنارہے ہیں“ بلال چنگھاڑتے ہوئے کہہ کر کھڑا ہوا۔۔۔

”بیٹا۔۔۔ ان کے کہنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ تم ٹھنڈے ہو کر میری بات سنو“ اقصی بیگم اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

”پلیز ڈیڈ سے تمیز سے بات کرو۔۔۔“ عذہ بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔۔۔ بلال کو اپنے والد سے بد تمیزی کرتا دیکھ۔۔۔ وہ بھی کھڑا ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولا۔۔۔

توصیف صاحب اپنا سر پکڑ رہے تھے۔۔۔ انھوں نے فوراً عذہ کو آنکھیں دیکھا کر خاموش رہنے کو کہا۔۔۔

”آپ کو لگتا ہے۔۔۔ میری ماں آپ کے ٹکڑوں پر پل رہی ہے۔۔۔ ہے ناں۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ آج سے میں اپنا اور اپنی ماں کا خرچا خود اٹھاؤں گا۔۔۔ سمجھے آپ۔۔۔“ بلال نہایت بد تمیزی سے کہتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں چڑھا

دوسری جانب عذہ کے لئیے مشکل ہوتا جا رہا تھا بلال کی بد تمیزی برداشت کرنا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یہ لیں۔۔۔ اس مہینے کا کرایہ۔۔۔“ بلال ایک لفافہ تو صیف صاحب کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔ جو وہ

تیزی سے اپنے کمرے سے نیکال کر لایا تھا۔۔۔۔

”بیٹا۔۔۔ تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ یہ تمہارا بھی گھر ہے۔۔۔ اور۔۔۔“ تو صیف صاحب ابھی بول ہی رہے تھے کہ

بلال طنزیہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔ ”سر۔۔۔ آپ مجھے بیٹا نہ بولائیں۔۔۔ میں آپ کا بیٹا نہیں۔۔۔“ بلال کی

آنکھیں سرخ لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔

اقصی بیگم کا دل خون کے آنسوؤں رو رہا تھا۔۔۔ جو ان بیٹے کے ہوتے ہوئے انھیں اپنا دوسرے نکاح کا فیصلہ اب

غلط لگنے لگا تھا۔۔۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جھرجھر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

”بلال یہی تمہارے ڈیڈ ہیں اب۔۔۔ پلیز اس بات کو سمجھو۔۔۔ اپنی ماں کے لئیے اتنی مشکلات مت پیدا

کرو بیٹا۔۔۔“ اقصی بیگم منتی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

اقصی بیگم کے لئیے یہ بہت مشکل مرحلہ تھا۔۔۔ ایک طرف ان کا جو ان بیٹا تھا اور دوسری طرف شوہر۔۔۔۔

ایک عورت کے لئیے آسان نہیں ہوتا جو ان بیٹے کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کرنا۔۔۔۔ لیکن خوشیوں پر

اس عورت کا بھی حق ہے۔۔۔ جسے اس کے شوہر نے مار پیٹ کر طلاق دے دی ہو۔۔۔۔ اور وہ اپنے بیٹے کو چار

سال سے اکیلے پالتی آئی ہو۔۔۔ اس کا بھی دل ہے۔۔۔ اس کے بھی جذبات ہیں۔۔۔۔ ماں بننے کے بعد

جذبات نہیں مرا کرتے۔۔۔ یہ بات ناجانے جو ان اولاد کیوں نہیں سمجھتی۔۔۔ خاص طور پر لڑکے۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

لڑکا ہویا لڑکی۔۔۔ بس یہی تصور کر لیتے ہیں کے میری ماں ہے۔۔۔۔۔ نا جانے یہ کیوں بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ
آپ کی ماں ہونے سے کہیں پہلے ایک سنہرے خواب دیکھنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔۔
اقصی بیگم کے لرزتے آنسو بلال کو چپ کر اگ ئی تھے۔۔۔۔۔
توصیف صاحب واقف تھے کے بلال کے ل ئی ابھی انھیں والد کے طور پر قبول کرنا آسان نہیں۔۔۔۔۔



”یہ اتنے پیسے کہاں سے لایا؟؟؟“ اقصی بیگم بلال کے سونے کے بعد اس کے کمرے میں دبے پاؤں داخل ہوئی
تھیں۔۔۔۔۔ وہ کافی پریشان تھیں کے بلال پیسے کہاں سے لایا۔۔۔۔۔
”میرے بیٹے۔۔۔ اپنی ماں کو ایک بار سمجھنے کی کوشش تو کرو۔۔۔ کب تک مجھ سے ناراض رہو گے۔۔۔“ اقصی
بیگم کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔ وہ بلال کے بالوں کو پیار سے سہلاتے ہوئے گویا ہوئی یں۔۔۔۔۔



عزہ اور عتیق سگنل پر ر کے تھے۔۔۔۔۔

کے عزہ کی نظر اپنے برابر میں بائی یک پر بیٹھے بلال پر پڑی۔۔۔۔۔ جس نے pizza ڈلیور کا یونیفارم پہن رکھا
تھا۔۔۔۔۔

”تم جاب کر رہے ہو؟؟؟“ وہ بھی اتنے چھوٹے ہو کر، عتیق کی نظر جب بلال پر پڑی تو وہ چپ نہ رہ سکا۔۔۔۔۔
”ہاں تو۔۔۔ کوئی میس ئی لہ ہے تمہیں“ بلال اکھڑے اکھڑے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا؟؟؟۔۔۔ میں کچھ سمجھا نہیں“ عتیق نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ جس کے جواب میں عزہ مسکرا

دیا۔۔۔۔۔



”آفرینش۔۔۔۔۔ آفرینش۔۔۔۔۔“ اس کی امی کب سے اسے پکار رہی تھیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ مکمل ان کی آوازوں کو انور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

”تمہیں سنائی نہیں دیتا کیا؟؟؟۔۔۔۔۔“ وہ اب اس کے پاس آکر۔۔۔۔۔ ایک ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔۔۔ اسے گھورتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔ جو سیل میں میسج لکھنے میں مگن نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

”کیا؟؟؟۔۔۔۔۔ آپ مجھے بلارہی تھیں؟؟؟“ آفرینش انجان بننے کی اداکاری کرنے لگی۔۔۔۔۔

”زیادہ ناٹک نہ کرو آفرینش۔۔۔۔۔ چلو اٹھو۔۔۔۔۔ دوہوم ڈلیوری کے آرڈر آئے ہیں۔۔۔۔۔ تم دے کر آؤ“ ان کے کہتے ہی آفرینش نے منہ بسورا تھا۔۔۔۔۔

”باہر اتنی دھوپ ہے۔۔۔۔۔ اللہ اللہ۔۔۔۔۔ میرا سارا رنگ جل گیا ہے۔۔۔۔۔ آپ کی یہ ڈلیوری کا کام کر کر

کے۔۔۔۔۔ وہ بھی فری۔۔۔۔۔ ایک روپیہ نہیں دیتیں آپ مجھے۔۔۔۔۔ الٹا برتن الگ دھلواتی ہیں۔۔۔۔۔ یہ ظلم ہے مجھ

نہی جان پر۔۔۔۔۔“ آفرینش نے زور زور سے احتجاج کرنا سٹارٹ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

”آفرینش تنگ مت کرو مجھے۔۔۔۔۔ چلو اٹھو جلدی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے یہ کھانا ٹھنڈا ہو۔۔۔۔۔“ وہ اس بیچاری کے احتجاج

کو ذرا بھی خاطر میں نہ لائی تھیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میرا رنگ کالا ہوتا جا رہا ہے۔۔۔ پلیز۔۔۔ بھئی ی آپ خود چلی جائیں۔۔۔“ وہ روتوسہ چہرہ بنائے منت کرنے لگی۔۔۔

”تو کریم لگا لو۔۔۔ کس نے منع کیا ہے تمہیں۔۔۔ اب اٹھ بھی جاؤ۔۔۔“

”کریم لگانے سے دانے نکل آتے ہیں۔۔۔ اس لئی نہیں لگاتی۔۔۔“ اس کی وجہ بھی اور لڑکیوں سے مختلف نہ تھی۔۔۔ وہ روتوسہ چہرہ بنائے بولی۔۔۔ جس پر اگر اس لمحے کوئی اور ہوتا تو شاید اس معصوم چہرے پر ترس کھا لیتا۔۔۔ مگر اس کی والدہ کافی کھور دل کی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔ انھوں نے آفرینش کی ایک نہ سنی اور اسے زبردستی بھیج دیا۔۔۔

وہ پورے راستے کڑتی ہوئی ی سائی یکل پر جا رہی تھی۔۔۔ کے راستے میں اس کی نظر بلال کی بائی یک پر پڑی۔۔۔ جو ایک بلڈنگ کے آگے رکی ہوئی ی تھی۔۔۔ ساتھ ساتھ اقصی بیگم پر بھی۔۔۔ جو روڈ کراس کر کے اسی کی جانب آرہی تھیں۔۔۔

”بلال۔۔۔ کیا تمہاری ماما کو پتا ہے تم کام کرتے ہو؟؟“ آفرینش نے تیزی سے بلال سے پوچھا تھا۔۔۔ جو ابھی ابھی بلڈنگ سے باہر آ کر بائی یک پر بیٹھنے لگا تھا۔۔۔

”کیوں؟؟۔۔۔ اور تم یہ سوال کیوں کر رہی ہو؟؟“ وہ الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

”اقصی بیگم اسی طرف آرہی ہیں۔۔۔ جلدی بائی یک چھپاؤ۔۔۔ جب تک میں ان کا دیہان بٹاتی ہوں۔۔۔“ آفرینش کے کہتے ہی بلال نے پیچھے موڑ کر دیکھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اقصى بیگم کو دیکھتے ہی۔۔۔ فوراً منہ ہیلمٹ سے کور کر لیا۔۔۔

”آپ یہاں میم؟؟“ آفرینش انھیں روڈ کراس کرتے ہی روک کر باتیں کرنے لگی۔۔۔

انھوں نے بتایا کہ وہ یہاں اپنی کسی سہیلی کی گھر آئی ہیں۔۔۔

”گئی امی؟؟“ وہ بائی یک کو بلڈنگ کے پاس کھڑی کر کے۔۔۔ خود سیڑھیوں پر آکر ٹک گیا

تھا۔۔۔ آفرینش کے آتے ہی بے صبری سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ تم باہر آ سکتے ہو اب۔۔۔ راستہ کلیئر ہے“ اس کے مسکرا کر کہتے ہی بلال کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”شکریہ۔۔۔“ وہ بائی یک اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

”صرف شکریہ سے کام نہیں چلے گا۔۔۔ تمھاری وجہ سے میں کافی لیٹ ہو گئی ہوں۔۔۔ اس لیئے

مجھے اپنی بائی یک پر لفٹ دو۔۔۔“

آفرینش کے کہتے ہی وہ دل ہی دل خوش ہوا۔۔۔

پرچہ پر یہ تاثر نہ آنے دیا۔۔۔

”مم۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔ بیٹھو“ بلال منہ لٹکا کر۔۔۔ کہتا ہوا ہیلمٹ پہن لیتا ہے۔۔۔

آفرینش اپنے سامان اس کے ڈیلیوری باکس میں رکھ کر۔۔۔

پہلی بار اس کے ساتھ بائی یک پر بیٹھتی ہے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

یہ پہلی بار تھا جو وہ زندگی میں کسی لڑکے کے ساتھ بائی یک پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ یہ بلال کے لئیے بھی ایک نیا احساس تھا۔۔۔۔۔

اس نے آپجان کر ایسا بریک مارا کہ آفرینش جھٹکے سے اس کی کمر سے آگئی۔۔۔
”بلال“ وہ چیخ کر بولی۔۔۔

”پکڑ کر بیٹھو۔۔۔ ورنہ جھٹکے تو لگیں گے“ آفرینش کافی سمجھل کر۔۔۔ اور فاصلہ برقرار رکھ کر بیٹھی تھی۔۔۔ جو بلال کو بالکل پسند نہیں آ رہا تھا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔ تم آرام سے چلاؤ“

بلال نے پھر ایک بار زور سے بریک مارا۔۔۔ جس پر وہ خود کو سمجھال نہ سکی۔۔۔ اور کمر سے پھر آگئی۔۔۔
”بلال کے بچے۔۔۔ ٹھہر کی۔۔۔ مجھے پتا ہے تم یہ آپجان کے کر رہے ہو۔۔۔“ آفرینش نے اس بار زور سے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔۔۔ جس پر وہ زیر لب مسکرا نے لگا۔۔۔
وہ چڑھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ بلال محفوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

”ارے بابا۔۔۔ آپجان کر نہیں کر رہا میں۔۔۔ تم ہی ٹھیک طرح نہیں بیٹھی ہو۔۔۔ ٹھیک طرح مجھے پکڑ کر بیٹھو۔۔۔ پھر اتنی زور سے جھٹکا نہیں لگے گا۔۔۔ کیا پہلی بار کسی کے ساتھ بائی یک پر بیٹھی ہو؟؟“ بلال کو تجسس تھا کہ آفرینش کی زندگی میں کوئی اور تو نہیں۔۔۔ اس لئیے وہ باتوں ہی باتوں میں پوچھنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہاں۔۔۔ تبھی کہ رہی ہوں۔۔۔ آرام سے چلاؤ“ وہ بھولہ سہ چہرہ بنا کر بولی۔۔۔ تو بلال کا دل مسرت سے بھر آیا۔۔۔ اب اس کے چہرے پر بڑی سیسیسی مسکراہٹ رقصہ تھی۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ چلو پکڑ لو مجھے۔۔۔ خواہ مخواہ گرو گئی یں تو مسئی لہ ہو جانا ہے۔۔۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

”اچھا۔۔۔“ آفرینش نے بڑی ہمت جمع کر کے بلال کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ایک عجیب سہ کرنٹ تھا جو اس کے چھوتے ہی پورے جسم میں سرایت کر گیا۔۔۔

”اف“ ایک گہرا سانس اس نے ہوا میں خارج کیا تھا۔۔۔ آفرینش کا لمس اس کے دل کی اسپیڈ بڑھا گیا

تھا۔۔۔ اب بائی یک چلانا اس کے لئیے تھوڑا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ آفرینش اس کے جذبات سے بے خبر اپنی منزل پر جلد سے جلد پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

”ہوگئی ڈلیوری؟؟۔۔۔۔۔“ آفرینش نیچے آئی تو وہ ابھی بھی کھڑا تھا۔۔۔۔۔

”تم گئیے نہیں؟؟۔۔۔۔۔“ وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔۔۔ سوچا تمہیں گھر چھوڑ دوں پہلے۔۔۔۔۔“

”اتنے اچھے کب سے ہوگئیے تم؟؟“ وہ الجھی نگاہوں سے تکتے ہوئے۔۔۔۔۔

”میں شروع سے اچھا ہی ہوں۔۔۔ تم اپنے چشمے کا نمبر بڑھ واؤ۔۔۔۔۔“ وہ منہ بسور کہتا ہوا واپس بائی یک پر بیٹھا۔۔۔۔۔

”چلو۔۔۔ اب بیٹھو بھی“ وہ آفرینش کو دیکھ بولا جو ابھی تک اسے بے یقینی سی کیفیت میں تک رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہاں۔۔۔“ وہ فوراً بیٹھ گئی تھی۔۔۔ ”میری سائی یکل f.b area میں پارک ہے۔۔۔ مجھے وہیں چھوڑ دینا۔۔۔ وہاں سے میں خود چلی جاؤں گی“

”یہاں کیوں روک دی بائی یک؟؟“ بلال نے ایک آئی سکریم پارلر کے باہر بائی یک روکی تو آفرینش فوراً پوچھنے لگی۔۔۔

”آئی سکریم کھاؤ گی؟؟“ وہ ابرو اچکا کر

”نہیں۔۔۔“ آفرینش کو کیا خبر تھی کہ اس کا رسمی انکار بلال سیرس لے لے گا۔۔۔

بلال جا کر دو آئی سکریم corn لے آیا۔۔۔

”میں نے منع کیا تھا۔۔۔ تم پھر بھی لے آئی“ آفرینش رسمی طور پر انکار کرتے ہوئی لے ابھی آئی سکریم کی جانب ہاتھ بڑھانے ہی لگی تھی کہ بلال تیزی سے بولا۔۔۔

”تمہارے لئیے کون لایا ہے۔۔۔ یہ دونوں میری ہیں۔۔۔“ اس کے کہتے ہی آفرینش کا منہ لٹک گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ شرمساری سے نیچے کر لیا۔۔۔

”او۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں بھول گئی تھی تم بلال ہو“ وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر چڑھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

اسے آئی سکریم کھاتا دیکھ اب منہ میں پانی آرہا تھا۔۔۔

”کمینہ۔۔۔ کنجوس کہیں کا۔۔۔ اتنی مزے دار آئی س کریم اکیلے اکیلے کھا رہا ہے۔۔۔ میں نے تو صرف جھجک میں اوپری اوپری انکار کیا تھا۔۔۔ یہ تو سیرس ہی ہو گیا“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال اس کے چہرے کے بگڑتے ہوئے تاثرات مسلسل دیکھتے ہوئے۔۔۔ زیر لب مسکرا رہا تھا۔۔۔

”ویسے۔۔۔ شکریہ۔۔۔ امی سے چھپانے میں۔۔۔ میری مدد کرنے کے لئیے۔۔۔ وہ دیکھ لیتیں تو انھیں اچھا نہیں لگتا۔۔۔“ بلال شکر گزار انداز میں آفرینش کو دیکھ گیا ہوا۔۔۔

”کیا تو صیف سر۔۔۔ تمہیں پیسے نہیں دیتے؟؟۔۔۔ مجھے پتا ہے تمہارا یہ گھریلو معاملہ ہے۔۔۔ مجھے اس میں بولنے کا حق نہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہمارے exams ہونے والے ہیں۔۔۔ پڑھائی کرنے کے بجائے۔۔۔ اسکول کی چھٹی کر کے تم یہ کام کرتے پھر رہے ہو۔۔۔ اس سے تمہاری اسٹڈی پر کافی اثر پڑے گا۔۔۔ بلکہ پڑھ رہا ہے۔۔۔“ آفرینش اس کے لئیے ایک اچھے دوست کی طرح فکر مند تھی۔۔۔

”سر اچھے شخص ہیں۔۔۔ لیکن وہ میرے والد نہیں ہیں۔۔۔ اپنا اور اپنی ماں کا خرچا میں خود اٹھانا چاہتا ہوں۔۔۔ اس کے لئیے مجھے اگر پڑھائی چھوڑنی پڑے۔۔۔ تو میں چھوڑ دوں گا۔۔۔“ اس کے لہجے میں سنجیدگی دیکھ آفرینش کچھ ثانیوں کے لئیے خاموش ہو گئی۔۔۔

”پر۔۔۔ پڑھ لکھ کر۔۔۔ ایک کامیاب انسان بن کر بھی تو تم اپنی ماں کو سپورٹ کر سکتے ہو۔۔۔ ان چھوٹی موٹی جابز سے تو زیادہ ہی کر پاؤ گے۔۔۔ برائی ٹ فیوچر کے لئیے۔۔۔ ابھی سر سے مدد لے لو۔۔۔ پر

۔۔۔ پڑھائی چھوڑنے کا مت سوچو۔۔۔“ آفرینش کی بات اسے سوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔ مقابل کی جب زندگی میں اہمیت ہو تو اس کی باتوں اور مشوروں کی بھی ہوا کرتی ہے۔۔۔ اور آفرینش بلال کی زندگی میں اہمیت کی حامل تھی۔۔۔ جس سے وہ نادان لڑکی بے خبر تھی۔۔۔



عزہ انچی ٹیب پکڑے اس کے کمرے میں اچانک گھسا چلا آیا تھا۔۔۔

”تم سب چیزوں کے نائی پ کیوں لے رہے ہو؟؟“ بلال الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

”ابھی ڈسٹر ب نہ کرو“ یہ کہ کر وہ ایک ایک چیز کا نائی پ نوٹ کر کے لکھنے لگا۔۔۔

”عزہ بتاؤ گے۔۔۔ تم کر کیا رہے ہو؟؟“ وہ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بولا۔۔۔

”نظر نہیں آ رہا؟؟۔۔۔ نائی پ لے رہا ہوں۔۔۔“

”پر کیوں؟؟؟“

”کیوں کا کیا مطلب۔۔۔ تم ہی تو صبح چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے۔۔۔ کے تم اس گھر میں اب اور نہیں رہنے

والے۔۔۔ تم جارہے ہو چھوڑ کے۔۔۔ تو میں سوچ رہا ہوں اس کمرے کو میں لے لوں۔۔۔ اپنے پروجیکٹر کے

لئیے۔۔۔“ عزہ مسکراتے ہوئے اسے صبح ہونے والی لڑائی اور اس کے کہے الفاظ یاد دل رہا تھا۔۔۔ جو غصہ

میں وہ اقصی بیگم کو کہ کر گھر سے چلا گیا تھا۔۔۔

”کیا؟؟؟۔۔۔ تم یہ کمرہ لے لو گے؟؟“ بلال کو جھٹکا لگا تھا عزہ کی بات سن۔۔۔

”ہاں۔۔۔ بتا دو کب جارہے ہو؟؟۔۔۔ مجھے ذرا تھوڑی جلدی ہے۔۔۔“ وہ جلد بازی کا اظہار کرنے لگا۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔ اور تمہیں تو یہ کمرہ میں ہر گز نہیں دینے والا۔۔۔ اپنے لئیے کوئی اور کمرہ

تلاش کرو۔۔۔ اتنے بڑے گھر میں تمہیں میرا ہی کمرہ چاہیئے۔۔۔“ بلال کہتا ہوا پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹ

۔۔۔ اعلان کرنے لگا۔۔۔

عزہ بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روک رہا تھا۔۔۔

”ارے یار۔۔۔ تم نہیں جا رہے۔۔۔“ عزہ منہ بسور کہنے لگا۔۔۔

”جی نہیں۔۔۔ میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔ اور تم میرے کمرے سے باہر نکلو۔۔۔“ بلال نے عزہ کا ہاتھ پکڑ کر

۔۔۔ کمرے سے نکال دیا تھا۔۔۔

”کیا ہوا بیٹا؟؟۔۔۔ بلال کیا اب بھی گھر چھوڑ کر جانے کی ضد کر رہا ہے؟؟۔۔۔“ اقصی بیگم کے چہرے سے ہی

فکر جھلک رہی تھی۔۔۔

”آپ فکر نہ کریں۔۔۔ اس نے ارادہ بدل لیا ہے“ عزہ اطمینان بخش جواب دے کر کمرے میں آیا۔۔۔

”چلو جی۔۔۔ آفری کی ٹپس کام کر رہی ہیں۔۔۔ جیو آفری۔۔۔ اس کی دم سیدھی کرنے کا فارمولا مل

گیا۔۔۔“ عزہ مسکراتے ہوئے کہ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

وہ اپنی ٹافیاں پورے گھر میں سجا رہا تھا۔۔۔ بلال کوٹی۔ وی دیکھنے میں کافی مشکل پیش آرہی تھی۔۔۔ اس کے بار بار

سامنے آنے کے سبب۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا مسئلہ ہے تمہارا؟؟؟۔۔۔ کیوں اپنی ٹافیاں پورے گھر میں سجاتے پھر رہے ہو۔۔۔؟“ بلال مزید برداشت نہ کر سکا۔۔۔ اور عذہ سے جھنجھلا کر کہنے لگا۔۔۔

”کیونکہ۔۔۔ میں نے انھیں بہت محنت سے حاصل کیا ہے۔۔۔“ وہ فخرانہ کالراچکا کر بولا۔۔۔

”تو اپنے کمرے میں جا کر لگاؤ۔۔۔ یہاں ٹی۔وی لاؤنچ میں کیوں لگا رہے ہو؟؟؟“

”میری ٹافیاں ہیں۔۔۔ میں انھیں گھر میں کہیں بھی لگاؤں۔۔۔ میری مرضی۔۔۔ تم چاہو تو تم بھی اپنی لگا سکتے ہو۔۔۔“ کہنے کے بعد وہ چڑھاتے ہوئے۔۔۔ ”ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ میں تو بھول گیا۔۔۔ تم کہاں سے لگاؤ گے۔۔۔ تم تو پچھلے سال بھی فیل ہوئے تھے۔۔۔“

”میں خود سے فیل ہوا تھا۔۔۔ سمجھے“ بلال کا ایگو ہرٹ ہوا تھا عذہ کو اپنا مزاق اڑاتا دیکھ۔۔۔

”ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ سب فیل ہونے کے بعد یہی بولتے ہیں“ عذہ لاپراوہی سے کہتا ہوا۔۔۔ اپنی ایک ٹرائی بلال کی تصویر کو ہٹا کر رکھ دیتا ہے۔۔۔ جس پر بلال تلملا اٹھا تھا۔۔۔

”میں ایسے ہی نہیں بول رہا۔۔۔ میں کلاس کا ٹوپر رہا ہوں شروع سے۔۔۔ بھول گئی۔۔۔“ بلال مغرور لہجے میں دونوں ہاتھ فولٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

”تم ماضی کی باتیں کر رہے ہو۔۔۔ میں حال میں جینے والا بندہ ہوں۔۔۔ اگر ہمت ہے تو لا کر دیکھاؤ اس سال ٹرائی۔۔۔ اور میری ہٹا کر اپنی لگاؤ۔۔۔“ عذہ چیلنج دے رہا تھا۔۔۔ جیسے قبول نہ کرنا بلال کو اپنی توہین محسوس ہوتا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ٹھیک ہے۔۔۔ تو ہٹانے کے لئیے تیار رہو۔۔۔۔۔“ بلال اکڑ سے کہتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

تھا۔۔۔ جبکہ عزمہ کے حسین چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔۔۔

”مشن کمپلیٹ“ وہ بلال کی تصویر کو دیکھ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔



آج عزمہ کا آخری پیر تھا۔۔۔

”وہ تو بہت تھکے ہوئے ہوں گے۔۔۔ پینٹنگ کلاس نہیں آئی گیے آفرینش۔۔۔ تم ان کا انتظار مت

کرو۔۔۔“ وہ اپنے دل کو خود ہی ڈھارس دے رہی تھی۔۔۔ جو عزمہ کے انتظار میں دروازے پر نظریں جمائے بیٹھا

تھا۔۔۔۔۔

دو ہفتوں سے ان آنکھوں نے اپنے محبوب کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ آنکھیں اور دل دونوں ہی بے انتہا اضطراب میں

تھے۔۔۔۔۔ ایک جھلک نظر آ جائے۔۔۔ بس دل یہی تمنائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہتا ہوا جب وہ پینٹنگ کلاس میں داخل ہوا۔۔۔ تو آفرینش دو دو فٹ خوشی سے

اچھل پڑی۔۔۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

”سینئر“ وہ مسرت بھرے لہجے میں کھڑے ہو کر بولی۔۔۔۔۔

جس پر عزمہ مسکرا نے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”آپ کا تو آج لاسٹ پیپر تھا۔۔ اس کے باوجود آپ پینٹنگ کلاس آگئی؟؟۔۔“ اس کے سوال پر عذہ بوکھلا

گیا تھا۔۔۔ مانو جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔۔

”ارے۔۔۔ ہاں۔۔۔ آپ ضرور اس لئی آئی ہیں ہوں گے تاکہ پینٹنگ کر کے ریلکس فیل کریں۔۔۔ کیونکہ

آپ نے مجھے بتایا تھا۔۔۔۔۔ پینٹنگ آپ کو ذہنی سکون دیتی ہے۔۔۔۔۔“ آفرینش کے اندازے پر وہ اثبات میں سر

ہلانے لگا۔۔۔۔۔

”آپ کا پیپر کیسا ہوا؟؟۔۔ آفرینش اس کے برابر میں کھڑے ہو کر دیوانوں کی طرح اسے تکتے ہوئے بولی۔۔۔

”میں بھی کیا پوچھ رہی ہوں۔۔۔ آپ کا پیپر تو اچھا ہی ہوا ہو گا۔۔۔“ آفرینش نے اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا

تھا۔۔۔ جس پر وہ آفرینش کے بھولے سے چہرے کو دیکھ مسکرا کر اس کی بات کی تائید کرنے لگا۔۔۔

آفرینش کے لئی عزم ایک ہیر و تھا۔۔۔۔۔ اس کے پاس سب کچھ تھا خدا کا

دیا۔۔۔ ذہانت۔۔۔ خوبصورتی۔۔۔ دولت۔۔۔ علم۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر اس کا حُسنِ اخلاق۔۔۔

وہ کبھی بھی آفرینش کو کمتری کی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا۔۔۔ اور یہی بات اسے دوسروں سے مختلف بناتی تھی۔۔۔

آفرینش جانتی تھی کہ اس کا محبوب اپنی مثال آپ ہے۔۔۔۔

اس کی نظر میں شاید کبھی عزہ اسے محبت کی نگاہ سے دیکھے بھی نہ۔۔۔۔۔

یہ دل کے بدلے دل کا سودا نہیں تھا۔۔۔ بس زندگی بھر اسے مسکراتا ہوا دیکھ سکے یہی آرزو رکھتی تھی۔۔۔



ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اس کے پاس عزہ کا نمبر نہیں تھا۔۔۔۔۔

پراپنے پاس ہونے کی خبر سب سے پہلے اسے ہی سننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ دل نادان یہی ضد لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔
پر ہر بار جو دل چاہے وہ کہاں ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے ننھے سے دل کی آرزو۔۔۔۔۔ دل ہی میں رہ گئی۔۔۔۔۔
عزہ نے اپنی والدہ والی یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔۔۔۔۔

اسکول لائی ف کے بعد اب شاید اسے دوبارہ دیکھ بھی نہ سکے یہ جانتی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ہاسٹل میں رہنے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف عزہ نے طلحہ سے بات کی۔۔۔۔۔ اور کہا کہ آفرینش سے کہو۔۔۔۔۔ آج شام پانچ بجے لائی ٹاؤس پر
آجائے۔۔۔۔۔ میں اسے اپنے نوٹس دے دوں گا۔۔۔۔۔ جس سے اسے پڑھنے میں آسانی ہوگی۔۔۔۔۔
طلحہ یہ بات سن کافی حیران ہوئی۔۔۔۔۔ کیونکہ عزہ ہر سال اپنے نوٹس اسے دیتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس نے عزہ کو
ٹوکنہ مناسب سمجھا۔۔۔۔۔ اور خوشی خوشی آفرینش کو کال کی۔۔۔۔۔

آفرینش کی کال اس کی چھوٹی بہن نے ریسیو کی۔۔۔۔۔ طلحہ نے اسے عزہ کا پیغام دے دیا۔۔۔۔۔ اور کہا یاد سے پانچ
بجے پہنچ جائے۔۔۔۔۔ کیونکہ آج رات ہی عزہ ہاسٹل کے لئیے روانہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

”کیا طلحہ کی کال آئی تھی؟؟۔۔۔۔۔“ آفرینش اپنے سیل پر نظریں جمائے زونائی شہ کو دیکھ استفسار کرنے
لگی۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔“ وہ اپنی ڈرائنگ بک میں رنگ بھرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا کہ رہی تھی وہ؟؟“

”کہ رہی تھی کے پانچ بجے۔۔۔ آپ کے سر عذہ لائی ٹہاوس میں ویٹ کریں گے۔۔۔ اپنے نوٹس آپ کو دینے کے لئیے۔۔۔۔۔ آپ لیٹ نہ ہونا۔۔۔“ زونائی شہ کے کہتے ہی آفرینش نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو پانچ بجارہی تھی۔۔۔۔۔

”اللہ۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔ زونائی شہ۔۔۔ تم نے مجھے یہ پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟۔۔۔“ وہ اپنا سر پکڑ کر بولی۔۔۔۔۔

”کیونکہ اگر میں آپ کو بتا دیتی تو آپ میرے ساتھ ہوم ورک نہیں کروا تیں۔۔۔“ زونائی شہ کے کہتے ہی آفرینش کا خون کھول گیا تھا۔۔۔۔۔

”تمہیں تو میں واپس آ کر دیکھوں گی۔۔۔“ آفرینش دانت پیستے ہوئے کہ کر باہر کی جانب دوڑی۔۔۔۔۔

دوسری طرف۔۔۔۔۔

عزہ انتظار کر کر کے تھک چکا تھا۔۔۔ اس کے پاس زیادہ ٹائم نہیں تھا گھر جا کر تیاری بھی کرنی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے نوٹس پر ایک چٹ لگائی۔۔۔ جس پر اس نے خود ایک لڑکے کی ڈرائنگ بنائی تھی۔۔۔۔۔ جو چیر۔ اپ کر تادیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔ اور نیچے ایک پیار سا میسج لکھا تھا۔۔۔۔۔

”لگتا ہے آج کی ملاقات نصیب میں نہیں“ اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئی کہا۔۔۔۔۔

وہ واپس گھر کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔

قسمت نے بھی کیا عجب کھیل کھیلا تھا۔۔۔ دونوں ہی ملنے کے طالب تھے۔۔۔۔۔ پر مل نہ سکے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ سائی یکل لے کر چند لمحوں پہلے ہی نکلا تھا۔۔۔۔

آفرینش بھاگتے ہوئے لائی ٹہاوس میں داخل ہوئی۔۔۔۔ لیکن اب دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔ آنکھوں میں آنسوؤں
بھرا آئیے جب عزہ کی چٹ پر نظر پڑی۔۔۔۔

وہ فقط اتنا ہی میسج چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔ fighting ”کبھی ہار مت ماننا“

آفرینش نے کچھ لمحوں کے لئیے اسے دل سے لگالیا۔۔۔۔

”میں آپ سے آخری بار مل بھی نہیں سکی۔۔۔۔ سینئر۔۔۔۔“ وہ اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔
آخری ملاقات کا موقع بھی وہ گوا بیٹھی تھی۔۔۔۔



چھ مہینے گزر گئے۔۔۔۔

عزہ اکثر اسے خوابوں میں نظر آتا تھا۔۔۔۔ آج بھی دل کی ہر دھڑکن میں وہی بسا تھا۔۔۔۔
وہ کلاس میں عزہ کی نشست پر ہی بیٹھا کرتی تھی۔۔۔۔

اس نے عزہ کے نوٹس کو دل سے لگا کر رکھا۔۔۔۔ اور اپنی میتھ ٹیچر کا نام کہیں بھی خراب نہیں ہونے دیا۔۔۔۔



اسکول میں آج تقریر کرنے کے لئیے ایک سینئر طالب علم کو بلا یا گیا تھا۔۔۔۔
طلیحہ۔۔۔۔ بلال۔۔۔۔ آفرینش منہ لٹکائے کب سے ہیڈ ماسٹر کی اسپیشل سن رہے تھے۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اچانک آفرینش کی نظر بلال پر پڑی۔۔۔ جو نیچے بیٹھ کر دبے پاؤں ہال سے جا رہا تھا۔۔۔

”طلیحہ تم کہاں جا رہی ہو؟؟“ وہ طلیحہ کو بھی بلال کی طرح ہال سے جاتا دیکھ۔۔۔ آہستگی سے ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

”کون سنے۔۔۔ یہ بور تقریر۔۔۔ میں تو جا رہی ہوں۔۔۔ تم چلو گئی؟؟“ وہ دبی دبی آواز میں کرسی سے نیچے بیٹھ کر۔۔۔ آفرینش کو بھی آفر دینے لگی۔۔۔۔

”اگر پکڑے گئی تو؟؟؟“ آفرینش گھبرا کر بولی۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ چلو۔۔۔ نیچے بیٹھو۔۔۔ اور میرے پیچھے پیچھے آ جاؤ“ طلیحہ یہ کہہ کر وہاں سے چل دی۔۔۔

آفرینش ہمت جمع کر کے ابھی اپنی چئی ر سے کھڑی ہی ہوئی تھی کہ ایک جانی پہچانی نہایت میٹھی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ مانو اس شخص کی نگاہ آفرینش پر ہی ٹکی ہو۔۔۔

دل کو قرار آیا۔۔۔ ترسی ہوئی یں آنکھوں کو سکون آیا۔۔۔۔۔ چھ مہینے جسے خوابوں میں دیکھتی رہی وہ شیزادہ آج روبرو اسٹیج پر کھڑا تھا۔۔۔۔

”سین ئی ر“ خوشی کے مارے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔

عزہ کو دیکھتے ہی وہ واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کی نگاہ آفرینش پر آکر ٹک گئی تھی۔۔۔

”long time no see”

وہ پورے اسکول سے مخاطب ہو کر بولا۔۔۔۔

لیکن ان الفاظوں کا اصل مول صرف آفرینش کا دل جانتا تھا۔۔۔۔

عزہ جب تک تقریر کرتا رہا۔۔۔ وہ بھولی سی لڑکی دیوانوں کی طرح اسے تکتی رہی۔۔۔۔



زلٹ آنے کے بعد گھر میں ایک نئی جنگ چڑھ گئی تھی۔۔۔ مبشرہ بیگم آفرینش کو آرکیٹیکٹ کی فیلڈ میں داخلہ دلوانا چاہتی تھی۔۔۔ جبکہ آفرینش فیشن ڈیزائنر بننے کے سنہرے خواب دیکھا کرتی تھی۔۔۔۔ آفرینش نے بہت کوشش کی۔۔۔ مگر مبشرہ بیگم نہ مانیں۔۔۔ پھر وہ یہ سوچ کر بھی خاموش ہو گئی۔۔۔۔ کے عزہ بھی آرکیٹیکٹ بن رہا ہے۔۔۔ اس فیلڈ میں رہے گی۔۔۔۔ تو ضرور مستقبل میں اس سے مل سکے گی۔۔۔۔

بلال۔۔۔ طلحہ آفرینش تینوں ایک ساتھ ہی یونی سے فارم لینے گئی۔۔۔۔

وہاں جا کر آفرینش کا دل مچل اٹھا۔۔۔۔ کیونکہ عزہ بھی اسی یونی کا طالب علم تھا۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں بلال کے ساتھ جاتی ہوں۔۔۔ تم عزمہ سے مل آؤ۔۔۔ میری اس سے ابھی بات ہوئی ہے۔۔۔ وہ 2nd فلور پر اپنی کلاس میں ہے۔۔۔ جلدی جاؤ“ طلیحہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔ جس پر اس کا دل خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا۔۔۔

وہ فوراً عزمہ سے ملنے چل پڑی۔۔۔ بہت سارے خیالات دل کو گہرے ہوئے تھے۔۔۔ پورے ایک سال بعد آج عزمہ سے روبرو ملنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کلاس کا دروازہ کھولتے ہی وہ حسن سراپا سامنے بیٹھا پروجیکٹ میں مگن نظر آیا۔۔۔ خوشی کے مارے ایک دو لمحوں کے لئیے سانسیں تھم گئی ہیں۔۔۔ وہ ابھی ایک قدم اگے بڑھاتی کے اس سے پہلے ایک خوبصورت سی لڑکی اچانک سے عزمہ کے پیچھے آکر کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ لڑکی نہایت حسین و جمیل تھی۔۔۔ وہ اور عزمہ کافی مسکرا مسکرا کر باتیں کرنے لگے۔۔۔

نہاسہ دل بھر آیا۔۔۔ پھر ہمت نہ ہوئی اندر جا کر اس ستمگر سے ملنے کی۔۔۔ جو دل چورا کر بے بھول ہو کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔

جسے خبر ہی نہیں۔۔۔ کوئی روز اسے دیکھنے کے لئیے دعائیں کرتا ہے۔۔۔۔۔

جسے علم ہی نہیں۔۔۔ کوئی اپنے ننھے سے دل میں کب سے اسے بسا کر بیٹھا ہے۔۔۔۔

جسے اندازا ہی نہیں۔۔۔ اس کا مسکرا کر کسی اور سے بات کرنا دل پر کس قدر گرا گزرتا ہے۔۔۔ اس بھولی سی لڑکی کے۔۔۔۔

وہ پلٹ آئی۔۔۔۔۔

باہر آکر طلحہ سے گلے مل کر ابھی آفرینش روہی رہی تھی کے زرش وہاں آکر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

”تم رو کیوں رہی ہو میری جان؟؟“ زرش کے پوچھتے ہی آفرینش اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

”زرش تم؟؟۔۔۔ یہاں؟“ وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

”میں نے سوچا تھا تمہیں سرپرائز دوں گی۔۔۔ الٹا تم نے ہی دے دیا۔۔۔ اتنے موٹے موٹے آنسو۔۔۔ اللہ

اللہ۔۔۔۔۔“ اس کے کہتے ہی آفرینش طلحہ سے ہٹ کر اب اس کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

”اس طرح رونے سے کچھ نہیں ہو گا پگلی۔۔۔۔۔ چپ ہو۔۔۔“ زرش نے بڑی مشکل سے اسے چپ کرایا تھا۔۔۔

”اب میں کیا کروں؟؟۔۔۔ سین ئی ر تو مجھے بھول چکے ہوں گے اب تک۔۔۔“ آفرینش بلک بلک کر کہنے لگی۔۔۔

”ارے ہمت کرؤ یار“ طلحہ اس کی کمر سہلاتے ہوئے بڑے پیار سے سمجھانے لگی۔۔۔

”سین ئی ر“ وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

”یار۔۔۔۔۔ اس طرح رونے سے تو کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔ مقابلہ کرؤ۔۔۔“ زرش اسے حوصلہ دینے لگی۔۔۔

”اتنا آسان نہیں ہے مقابلہ کرنا۔۔۔ وہ لڑکی بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ بلکل باربی ڈول کی طرح۔۔۔۔۔ میری

طرح نہ اس کے گھنگرالو بال ہیں۔۔۔ نہ سانولی رنگت۔۔۔۔۔ نہ وہ میری طرح اتنا بڑا چشمہ لگاتی ہے۔۔۔۔۔“ آفرینش

کہ کر مزید رونے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آفری اتنی جلدی ہار مت مانو۔۔۔۔۔ ہمت کرو یا۔۔۔۔۔ تم بھی بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔۔ بس یہ بات عذہ کو مانی ہے۔۔۔۔۔“ طلیحہ اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

”چلو۔۔۔۔۔ تمہارا میک۔ اور کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اور عذہ کو دیکھاتے ہیں ہماری آفرینش کس قدر حسین

ہے۔۔۔۔۔“ زرش نے اسے سینے سے ہٹا کر اس کی تھوڑی کو ہلکا سا اوپر کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”آپ؟؟؟“ زرش طلیحہ کو دیکھ۔۔۔۔۔ انجانی نگاہوں سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔

”میں طلیحہ۔۔۔۔۔ آفرینش کی سہیلی۔۔۔۔۔ اور آپ؟؟؟“

”میں زرش۔۔۔۔۔ اس کی بچپن کی ساتھی۔۔۔۔۔“

”اگر تم آفری کی دوست ہو۔۔۔۔۔ تو اس رشتے سے میری بھی دوست ہوئی۔۔۔۔۔“ یہ کر طلیحہ نے دوستی کی پہل کی

تھی۔۔۔۔۔ زرش نے بھی مسکراتے ہوئے ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

”چلو جانی۔۔۔۔۔ ہم تمہارا میک۔ اور کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دیکھنا عذہ پہلی نظر میں دیکھتے ہی تمہارا دیوانا ہو جائے

گا۔۔۔۔۔“ طلیحہ کے کہتے ہی زرش نے تائی ید میں اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

”کیا واقعی؟؟؟“ آفرینش غیر یقینی سی کیفیت میں بولی۔۔۔۔۔

”بلکل۔۔۔۔۔ تمہارا فیشنل کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ تاکہ تھوڑا رنگ فئی یر لگے۔۔۔۔۔ ان نظروں کے چشمے کی جگہ لینس

بنوائیں گے۔۔۔۔۔ اور تھوڑا ڈیرینگ پر کام کریں گے۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ پھر ہم بھی دیکھتے ہیں عذہ کیسے تمہارا دیوانا نہیں

ہوتا۔۔۔۔۔“ طلیحہ پُر اعتماد انداز میں آفرینش کا سر سے پاؤں تک بغور جائی زہ لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

پھر کیا تھا۔۔۔ زرش اور طلیحہ لگ گئییں آفرینش کو عزمہ کے خوابوں کی شہزادی بنانے میں۔۔۔

”یار۔۔۔ میں تو آل ریڈی اتنی پتلی ہوں۔۔۔ پھر یہ دوڑ کیوں؟؟۔۔۔ کیوں مجھے بھگا بھگا کر مار رہی

ہو۔۔۔ دونوں۔۔۔“ آفرینش وسیع و عریض پارک کے چار چکر لگا چکی تھی۔۔۔ اب حالت یہ تھی کہ وہ بیچاری

بری طرح ہانپ رہی تھی۔۔۔ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ جھک کر۔۔۔ سانس لیتے ہوئے الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

”ہاں تم پتلی ہو۔۔۔ لیکن تم آج کل کے لڑکوں کی فرمائش نہیں جانتیں۔۔۔ انھیں تو بالکل زیر و سائز چاہئیں لڑکی

کا۔۔۔ چلو اب زیادہ شکایت مت کرو اور ایک اور راؤنڈ لگا کر آؤ۔۔۔“ زرش نے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

”آؤ۔۔۔ میں بلیچ لگاؤں تمہارے۔۔۔ اس سے تمہارا چہرہ گلو کرنے لگے گا۔۔۔“ طلیحہ بلیچ بنا کر لائی

تھی۔۔۔ زرش بلیچ کو دیکھ۔۔۔ طلیحہ کے کان میں آہستہ سے سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

”زیادہ بلیچ پاؤ ڈرڈالا ہے ناں۔۔۔ کیونکہ اس کا رنگ بہت سانا ہوا ہے۔۔۔“

”ہاں۔۔۔“ طلیحہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

”یار۔۔۔ کم بلیچ پاؤ ڈرڈالا ہے ناں؟؟۔۔۔ کیونکہ میری اسکن بہت حساس ہے۔۔۔۔۔“ آفرینش پہلی بار بلیچ

کروتے ہوئے کافی ڈری ڈری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

”ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔“ زرش نے طلیحہ کو آنکھ مارتے ہوئے۔۔۔ آفرینش کو اطمینان بخش جواب

دیا۔۔۔



ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ تینوں بالکل تیار کھڑی تھیں فوجی کیمپ جانے کے لیے۔۔۔ آفرینش نے چہرے پر کالے رنگ کا ماسک لگا رکھا تھا۔۔۔

”آفرینش یہ ماسک ہٹا دو۔۔۔“ مبشرہ بیگم اسے دیکھ کہنے لگیں۔۔۔ جسے سن کر اس نے اداس سہ چہرہ بنائے نفی کی تھی۔۔۔ جبکہ زرش اور طلحہ شرمسار ہو کر آفرینش کی گناہ گار بنے کھڑی تھیں۔۔۔۔

”تمہارا منہ اگر آریٹیکٹ کی فیلڈ کی وجہ سے اتر اہوا ہے۔۔۔ تو ابھی کچھ سال رک جاؤ پھر دیکھنا۔۔۔ تم خود کہو گی۔۔۔ امی۔۔۔ آپ نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا تھا میرے لیے۔۔۔“ مبشرہ بیگم نے آفرینش کا ایڈمیشن آر کیٹیکٹ فیلڈ میں کروا دیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ بے انتہارنجیدہ تھی۔۔۔۔۔

یونیورسٹی کی جانب سے انہیں فوجی کیمپ میں بلایا گیا تھا۔۔۔۔۔

عزہ کی بس سب سے پہلے آکر کیمپ کے گراؤنڈ میں رکی۔۔۔۔۔

عقیق عزہ اور انوشہ مارلین ایک ساتھ ہی بس سے اترے تھے۔۔۔۔۔ وہیں دو بسیں چھوڑ کر آفرینش کی بس کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جن میں طلحہ۔۔۔ زرش۔۔۔ بلال اور آفرینش اترے تھے۔۔۔۔۔

”ماسک کیوں لگا رکھا ہے؟؟“ بلال موقع پاتے ہی آفرینش سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

”میری مرضی۔۔۔ کیوں؟؟۔۔۔ تمہیں کوئی پرابلم ہے؟؟“ آفرینش کا مونڈ خراب ہے۔۔۔ اس کا اندازہ بلال اس کے جواب سے لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں تو بس پوچھ رہا تھا۔۔۔ غصہ کیوں ہو رہی ہو؟؟“ آفرینش کے بھڑک کر جواب دینے پر بلال نے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔ اور سر جھٹک کر آگے کی جانب چل دیا۔۔۔

آفرینش اور عزمہ دونوں ہی ایک دوسرے کی آمد سے بے خبر تھے۔۔۔ سب کو فوجیوں کی یونیفارم دی گئی۔۔۔

یونیورسٹی کے تمام طالبات کو چاہے وہ کسی بھی فیلڈ سے تعلق رکھتے ہوں ایک ساتھ وسیع میدان میں کھڑا کر دیا گیا۔۔۔

لیکن ہر فیلڈ کی لائی ن الگ الگ بنائی گئی۔۔۔ ساتھ ساتھ ہر فیلڈ کا ایک کیپٹن چنا گیا۔۔۔ آرکیٹیکٹ فیلڈ کے پریٹنسی کے لئے عزمہ کو منتخب کیا گیا۔۔۔

جب عزمہ کا نام پکارا گیا تو آفرینش بے تاب نگاہوں سے لائی ن سے جھانکنے لگی۔۔۔ عزمہ کو دیکھ آنکھیں اور دل بھر آئی تھیں۔۔۔ اپنے آنسوؤں فوراً پونچھنے لگی۔۔۔ آنسوؤں کے سبب لینس چبنا شروع ہو گئی۔۔۔ جس کی وجہ سے آنکھیں لال ہونا اسٹارٹ ہو گئی ہیں۔۔۔

”میں ہوں آپ کا کیپٹن عزمہ۔۔۔ اگلے دو دن تک آپ لوگ میری ہر بات مانیں گے۔۔۔ رولز توڑنے کی کوئی کوشش نہ کرے۔۔۔ ورنہ سخت سزا دی جائے گی۔۔۔“ عزمہ نے اپنی ٹیم ممبرز سے آکر اعلان کیا۔۔۔ جس پر سب اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کی نظر اچانک ایک ماسک والی لڑکی پر پڑی۔۔۔ جو اس لمحے اپنی آنکھیں مسل رہی تھی۔۔۔ سب ایک جیسا

یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔۔۔ اس لڑکی کے سر پر کیپ تھا۔۔۔۔

بظاہر اس لڑکی کی آنکھوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔

آنکھیں بھی وہ مسلسل مسلنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

”long time no see”

عزہ کے کہتے ہی آفرینش اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

”کیسی ہو آفری؟؟“ عزہ مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”ٹھیک۔۔۔ سینئر۔۔۔ آپ کیسے ہیں؟؟“

”اللہ کا بڑا کرم ہے۔۔۔ یہ ماسک کیوں لگا رکھا ہے؟؟“ ابھی آفرینش اس کے سوال کا جواب دیتی اس سے پہلے ایک

فوجی لڑکا وہاں آن پہنچا۔۔۔

”آپ نے ماسک کیوں لگا رکھا ہے لیڈی؟؟“ ماسک ہٹائی فوراً۔۔۔“ اس فوجی نوجوان کی آواز میں بلا کا

روپ تھا۔۔۔

”سر۔۔۔“ آفرینش ماسک ہٹانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

”میں نے کہا ہٹائی۔۔۔“ اس بار آواز مزید سخت تھی۔۔۔

آفرینش نے مجبور ہو کر جیسے ہی ماسک ہٹایا۔۔۔ اس کا چہرہ دیکھ عزہ اور فوجی نوجوان چونکے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اس کا پورا چہرہ بالکل لال سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

”یہ آپ کے چہرے پر کیا ہوا ہے؟؟“ اس فوجی نوجوان کے سوال پر سب آفرینش کو جھانک جھانک کر دیکھنے لگے۔۔

”سر الرجی ہو گئی ہے“ اس کے کہتے ہی اسٹوڈنٹس نے آفرینش کا مزاق اڑانا شروع کر دیا۔۔۔

”اس میں ہسنے کی کیا بات ہے۔۔۔ خاموش ہو تم لوگ“ آفرینش کا مزاق اڑتا دیکھ بلال غصے سے بپھرا اٹھا تھا۔۔۔

”یہ کس نے ہمت کی ہے لائی ن میں کھڑے ہو کر چیخنے کی۔۔۔؟؟“ بلال کے چیخنے پر فوجی افسر اعلانیہ استفسار کرنے لگے۔۔۔

”سر میں نے۔۔۔ پر انھیں بھی تو مزاق نہیں اڑانا چاہئیے“ بلال لائی ن سے خود چلتا ہوا باہر آ گیا تھا۔۔۔۔

”آپ نے رول توڑا ہے۔۔۔ بلند آواز میں بات کر کے۔۔۔ اب آپ پورے گراؤنڈ کے دس چکر لگائیں گے“ فوجی نوجوان کے کہتے ہی آفرینش کی آنکھیں پھٹ گئی ہیں۔۔۔ طلحہ بھی پریشان ہو کر بلال کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

”پر سر۔۔۔ یہ لوگ آفری کا مزاق اڑا رہے تھے۔۔۔ جو بلند آواز سے بولنے سے کہیں زیادہ غلط بات تھی۔۔۔“ بلال ڈٹ کر بولا۔۔۔

”آپ اب تیس چکر لگائیں گے۔۔۔ مزید بحث نہیں“

”سر پلیز۔۔۔ اسے معاف کر دیں۔۔۔“ آفرینش اس کی وکالت میں لائی ن سے چلتی ہوئی فوجی نوجوان کے پاس آگئی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کو بہت ناگوار گزرا تھا آفرینش کا بلال کی خاطر اس طرح وکالت کرنے آنا۔۔

”آپ کس کی پر میشن سے لائن توڑ کر باہر آئی ہیں؟؟“ فوجی نوجوان ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔

”اب آپ بھی پورے گراؤنڈ کے پانچ چکر لگائیں گی۔۔“ انھوں نے آفرینش کو سزا سنائی تو بلال اور عزہ دونوں ہی اچھل پڑے۔۔۔

”پر۔۔۔ سر۔۔۔۔۔ یہ لڑکی ہے۔۔۔“ بلال اعتراضاً گویا ہوا۔۔۔

”اب آپ پچاس چکر لگائیں گے اور یہ لڑکی دس۔۔۔“ فوجی نوجوان اب بلال کے ساتھ ساتھ آفرینش کی سزا بھی سخت کر رہے تھے۔۔۔

جس پر آفرینش پریشان ہو کر عزہ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

”تم جتنا بحث کرو گے۔۔ اتنا آفری کے لئیے مشکل پیدا ہوگی۔۔ اس لئیے چپ چاپ چکر لگانے

جاؤ“ عزہ نے بلال کے کان میں ہلکے سے سرگوشی کرتے ہوئے سمجھایا۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر صرف آفرینش کی خاطر ”یس سر“ زور سے کہہ کر گراؤنڈ کے چکر لگانے لگا۔۔

”سر۔۔ اس لڑکی کے بدلے مجھے ڈبل سزا دے دیں پلیز۔۔۔“ عزہ نے فوجی نوجوان سے ہلکے سے کہا۔۔۔ جو

آفرینش نہ سن سکی۔۔۔

”ڈبل نہیں ٹریپل“ فوجی نوجوان کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم واپس لائی ن میں جاؤ“ عزہ نے مسکراتے ہوئے آفرینش کو دیکھ کہا۔۔۔ جس کے چہرے پر ہوائی یاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔

”سوری سینئر۔۔۔ میری وجہ سے۔۔۔“ وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے عزہ بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

”کوئی بات نہیں۔۔۔ تم لائی ن میں جا کر کھڑی ہو۔۔۔“ عزہ کہ کر مسکراتا ہوا آفرینش کی جگہ سزا کاٹنے چلا گیا۔۔۔۔

”تم نے اس لڑکی کی سزا کیوں لی نوجوان؟؟“ عزہ جب آفرینش کی سزا مکمل کر کے فوجی افسر کے پاس حاضر ہوا تو وہ ابرو اچکا کر تجسس سے پوچھنے لگے۔۔۔۔

”کیونکہ وہ میری ٹیم ممبر ہے۔۔۔ اور اپنی ٹیم کی ہر غلطی کا ذمہ دار میں ہوں۔۔۔۔“ عزہ نے بھرم سے جواب دیا۔۔۔

”شباباش۔۔۔ جاؤ۔۔۔“ فوجی افسر کے چہرے پر اطمینانی چھا گئی تھی عزہ کا جواب سن کر۔۔۔

”تمہارا چشمہ کہاں ہے؟؟“ بلال اور آفرینش کو ٹاسک دیا گیا تھا۔۔۔ مٹی میں چھپایا ہوا سامان ڈھونڈ کر نکالنے کا۔۔۔۔

بلال آفرینش کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

”آج لینس لگائے ہیں میں نے۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”لگتا ہے لینس ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔ آنکھیں بہت زیادہ لال ہو رہی ہیں تمہاری“ بلال اس کی تھوڑی کوہاتھ سے پکڑ کر آنکھوں میں جھانکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔ بس ہلکی سی چبن ہے۔۔۔ وہ میں مٹی میں کام کر رہی ہوں۔۔۔ شاید اس لئی۔۔۔“ اس نے بلال کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

عزہ کی نگاہ ان دونوں پر ہی آکر ٹک گئی تھی۔۔۔۔

ناجانے کیوں دل کو بے چینی سی لگ گئی تھی آفرینش کو بلال کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ۔۔۔۔

”تو تم ہٹ جاؤ۔۔۔ مٹی میں کام مت کرو۔۔۔ میں اکیلے کر لوں گا“ بلال اس کی آنکھوں کو لال ہوتا دیکھ فکر مند لہجے میں بولا۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میں کر لوں گی۔۔۔“ ان دونوں میں ہر بار کی طرح بحث شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

”میں کہ رہا ہوں ہٹ جاؤ“ وہ آفرینش کا ہاتھ روکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

”میں نے کہاناں۔۔۔ میں کر لوں گی۔۔۔ اب ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔“ آفرینش بلال کے یوں بے دھڑک ہاتھ پکڑنے پر غصے میں آگئی تھی۔۔۔۔

عزہ کو ناگوار گزر رہا تھا بلال کا یوں بے باکی سے آفرینش کا ہاتھ پکڑنا۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ تم ہٹو۔۔۔ اور یہ لینس ہٹاؤ۔۔۔ اور جا کر چشمہ پہنو“ بلال نے حاکمانہ انداز میں حق جتانے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم ایسے نہیں مانو گے“ آفرینش کوشش کرنے لگی بلال سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی۔۔۔ لیکن جب وہ کامیاب نہ ہو سکی تو اس نے مٹی کی ایک مٹھی بنا کر بلال کی جانب پھینکی۔۔۔ بلال نے تیزی سے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔ خود کو بچانے کی نیت سے۔۔۔ تو وہ مٹی اڑ کر اس فوجی نوجوان کے یونیفارم پر لگی۔۔۔ جس پر انہوں نے غصے میں آ کر پوری ٹیم کو ایک پاؤں پر کھڑا رہنے کی سزا سنادی۔۔۔۔۔

”یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ اگر تم میری بات مان لیتیں۔۔۔۔۔ تو یہ سب نہیں ہوتا“ بلال آفرینش پر سارا الزام ڈالتے ہوئے۔۔۔۔۔ منہ بسور بولا۔۔۔۔۔

”اپنی غلطی میرے سرمٹ ڈالو۔۔۔“ آفرینش دانت پیستے ہوئے جوابی کاروائی کرنے لگی۔۔۔۔۔

ان دونوں کو سزائیں بھی باتیں کرتا دیکھ۔۔۔۔۔ عذہ کا خون کھول رہا تھا۔۔۔۔۔

پوری ٹیم عذہ سمیت۔۔۔۔۔ سزائیں کھڑی تھی۔۔۔۔۔ مگر آفرینش اور بلال کی تو تو میں میں ابھی بھی جاری تھی۔۔۔۔۔

طلیحہ۔۔۔۔۔ زرش اور آفرینش ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔۔۔۔ ”آفری اسمائل“ طلیحہ کے ہاتھ میں عذہ کا کیمرہ تھا۔۔۔۔۔ وہ آفرینش کی کھانا کھاتے ہوئے تصویریں لینے لگی۔۔۔۔۔

”مت کرو یا۔۔۔۔۔“ وہ اپنا چہرہ ہاتھوں سے کور کرتے ہوئے طلیحہ کو روکنے لگی۔۔۔۔۔

مگر آفرینش کے منع کرنے کے باوجود طلیحہ نے دو تین تصویریں بنالی تھیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ اور عتیق بھی کھانا کھانے وہاں آئیے تو طلیحہ نے عزہ کو ساتھ کھانے کی دعوت دی۔۔ عزہ دعوت قبول کرتے ہوئے انہیں کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔ اور عتیق اس کے برابر میں۔۔۔ ایک طرف طلیحہ اور عزہ آمنے سامنے تھے۔۔۔

اور دوسری طرف آفرینش اور عتیق۔۔۔۔۔

”دیکھو عزہ۔۔۔ کیمرے میں کچھ خرابی ہو گئی ہے شاید۔۔۔ تصویریں نہیں بن رہا“ طلیحہ عزہ کی جانب کیمرہ بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”خرابی نہیں ہوئی ہے۔۔۔ میموری فل ہو گئی ہے۔۔۔ روکو۔۔۔ میں اپنی کچھ تصویریں ڈیلیٹ کر دیتا ہوں“ عزہ نے کہ کر تصویر ڈیلیٹ کرنا شروع کر دیں۔۔۔۔

ڈیلیٹ کرتے کرتے اچانک اس کے ہاتھ رکے۔۔۔۔

اپنے کیمرے میں آفرینش کی تصویر دیکھ۔۔۔۔ وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔۔

اس نے ایک بار کنھیوں سے آفرینش کی جانب دیکھا جو اس وقت کھانا کھانے میں مگن تھی۔۔۔ اور پھر مسکراتے ہوئے کیمرے میں آفرینش کی تصویریں دیکھنے لگا۔۔۔۔

”کیا عزہ میں جوائنٹ کر سکتی ہوں؟؟“ انوشہ عزہ کی جانب پُر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔ آفرینش کا تو اسے دیکھتے ہی منہ لٹک گیا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ وہی لڑکی تھی جسے آفرینش نے یونیورسٹی میں عزہ کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہاں بلکل۔۔۔ آجاؤ۔۔۔“ عزمہ کے کہتے ہی وہ خوبصورت لڑکی مسکراتے ہوئے عتیق کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

عتیق کا دل انوشہ کو دیکھتے ہی دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

”ہیلو guys۔۔۔ میں انوشہ۔۔۔ عزمہ کی کلاس فیلو۔۔۔ اور پروجیکٹ پارٹنر۔۔۔“ انوشہ نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

”اووو۔۔۔ تو یہ ہیں مس انوشہ۔۔۔ جس کی تو اتنی تعریف کرتا ہے۔۔۔“ عتیق کے کہتے ہی آفرینش کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ وہ عزمہ کی جانب شکوئے بھری ایک نگاہ ڈال کر۔۔۔ اگلے ہی لمحے۔۔۔ انوشہ کو حسرت بھری نگاہ سے تنکنے لگی۔۔۔

”ہیلو۔۔۔ میں عتیق۔۔۔ آپ ہی کی یونیورسٹی میں ہوں۔۔۔ فیشن ڈیزائنر کے ڈپارٹمنٹ میں“ عتیق کے کہتے ہی انوشہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلانے لگی۔۔۔

”تو نے جھوٹ کیوں بولا؟؟۔۔۔ میں نے کب انوشہ کے متعلق تجھ سے بات کی؟؟“ عزمہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے۔۔۔ عتیق کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

”سمجھا کر یار۔۔۔ اچھی لگتی ہے مجھے بہت۔۔۔ کب سے موقع ڈھونڈ رہا تھا بات کرنے کا۔۔۔“ عتیق نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے کان میں آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

”طلیحہ اور آفرینش غلط سمجھیں گے“ وہ گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”تو کیا ہوا؟؟۔۔۔۔۔ طلحہ تو تیری بہن ہے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ آفرینش۔۔۔۔۔“ وہ چلبے انداز میں کہتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔

”بیٹا۔۔ بہن جیسی ہے میری۔۔ خواہ مخواہ فالتوہ دماغ مت چلایا کر۔۔ اتنا سہ ہے۔۔ وہ بھی خرچ ہو جائے گا۔۔“ عزہ نے غراتے ہوئے دلی آواز میں جواب دیا۔۔

جس پر عتیق اس کی غصے سے گھبرا کر انوشہ کی جانب موڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

حبکے عزا آفرینش کی تصویر کو چھوڑ کر دوسری تصویریں ڈیلیٹ کرنے لگا۔۔۔۔۔



ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔۔۔ ستاروں سے آسمان جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ تنہا بیٹھی۔۔۔ ہر جذبے سے عاری ہو کر دل ہی دل رو رہی تھی۔۔۔

پہلے تو سب کا مزاق اڑانا۔۔۔ اور پھر عتیق کا بتانا کہ عزہ انوشہ کی تعریفیں کرتا ہے۔۔۔۔ اس کے ننھے سے دل کو گھائل کر گیا تھا۔۔۔۔

بہت چھوٹی عمر میں عشق کا روگ لگا بیٹھی تھی وہ بیجاری۔۔۔

وہ کہاں جانتے تھی کہ اس راہ پر چلنا آسان نہیں۔۔۔ ہر لمحہ دل جلانا پڑتا ہے۔۔۔

”انوشہ کی تعریفیں کرتے ہیں سینئر۔۔۔ میری تو کبھی جھوٹے منہ بھی نہیں کی ہوگی۔۔“ وہ روہانہ آواز میں آسمان کی جانب دیکھ شکوہ اتا گولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کس سے باتیں کر رہی ہو؟؟“ عزہ کی آواز پر اس نے فوراً اپنے آنسو پونچھے تھے۔۔۔

”خود سے۔۔۔ کبھی کبھار دل چاہتا ہے۔۔۔ تنہا بیٹھ کر خود سے باتیں کرنے کا“ وہ سیڑھیوں پر پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔۔۔ عزہ بھی اس کے برابر میں آکر ٹک گیا۔۔۔۔

”اووو۔۔۔ تو ڈسٹرب کر دیا میں نے تمہیں“ عزہ اس کا جواب سن کھڑا ہونے لگا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا“ وہ تیزی سے بولی۔۔۔

”چلو۔۔۔ پھر بیٹھ جاؤ؟؟۔۔۔ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟؟“ وہ ابرو اچکا کر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

”بلکل۔۔۔ آپ بیٹھ جائیں سینئر۔۔۔“ وہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر گویا ہوئی۔۔۔

”تمہاری فیس کی ایلرجی کافی بہتر ہو گئی ہے۔۔۔ چہرہ پہلے جتنا لال نہیں ہو رہا۔۔۔“ عزہ کے کہنے پر وہ صرف اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

اس کا بھولہ سہ چہرہ مر جھایا ہوا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

”تھک گئی ہیں؟؟؟“ عزہ نے بڑی محبت سے استفسار کیا۔۔۔

”میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔“ آفرینش اپنا سر پکڑ کر بولی۔۔۔

”اووو۔۔۔ یہ لو۔۔۔ کول پیچ۔۔۔ یہ پیشانی پر لگا لو۔۔۔ سکون ملے گا۔۔۔“ عزہ نے اس کی جانب کول پیچ بڑھایا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”شکریہ۔۔۔“ اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لے لیا۔۔۔ مگر الجھ کر کول پیچ کو دیکھنے لگی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا

تھا اس پٹی نما چیز کو استعمال کیسے کرتے ہیں۔۔۔

”شکریہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا چاہئیے۔۔۔ تم جو بہت ساری دوائیاں لائی ہیں تمہیں۔۔۔ یہ انھی میں ملا تھا

مجھے۔۔۔ جب بھی میں تھکا ہوتا ہوں یا سر میں درد ہوتا ہے۔۔۔ اسے لگا لیتا ہوں۔۔۔ فوراً سکون مل جاتا

ہے۔۔۔ تم بھی ٹرائے کرو۔۔۔ مجھے یقین ہے۔۔۔ تمہارے سر کا درد چھو منتر ہو جائے گا۔۔۔“ عزہ نے

مسکراتے ہوئے اسے بھولے سے چہرے کو دیکھ کہا۔۔۔

”مم۔۔۔“ آفرینش اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کول پیچ کے پیچھے لگا کر ہٹانے لگی۔۔۔

”لاؤ۔۔۔ میں لگا دوں۔۔۔“ آفرینش لگانے میں تھوڑا ہچکچار ہی تھی۔۔۔ تو عزہ نے اس سے کول پیچ لے کر

مسکراتے ہوئے خود اس کی پیشانی پر لگانے لگا۔۔۔

اس لمحے آفرینش کی سانسیں تھمنے لگیں۔۔۔ پورے جسم نے ایک جھرجھری سی لی۔۔۔ اس کے خوبصورت

ہاتھوں کا پیشانی کو چھونا۔ اس دیوانی کو خوشی سے پاگل کر گیا تھا۔۔۔ وہ اپنی ساری ادا سی بھول نیچے نظریں کر

کے مسکرانے لگی۔۔۔

”بہتر لگ رہا ہے؟؟“ عزہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ یگی شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر

مسکرانے لگی۔۔۔

”شکریہ“ آفرینش نے ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یو ویلکم“ وہ بھی جواباً مسکراتے ہوئے۔۔۔ اسے دیکھ گویا ہوا۔۔۔

آفرینش کے ساتھ کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر عذہ بھی دلی مسرت محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔
دونوں کے لبوں پر پیاری سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

وہ تینوں کے بیگ اکیلے کھینچتے ہوئے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔۔ ”ارے میں تھک گئی۔۔۔ کتنی دور ہیں ہمارے کمرے؟“ آفرینش نے تینوں بیگ کو چھوڑ کر سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔ تھکن سے چور لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

”ابے یار۔۔۔ آفری تمہارا اور زرش کا کمرہ ساتھ ہے۔۔۔ میرا الگ ہے۔۔۔“ طلیحہ منہ بسور۔۔۔ نوٹس بورڈ پر لسٹ دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

”او۔ نو۔۔ ایسا کیوں یار؟“ زرش فوراً ہی احتجاجاً گویا ہوئی۔۔۔
”شاید ہمارے ڈیپارٹمنٹ الگ ہیں۔۔۔ اس لیے“ طلیحہ نے اندازاً جواب دیا۔۔۔
”اگر ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے ہے تو زرش اور میرا بھی الگ ہونا چاہیے تھا۔۔۔“ آفرینش فوراً ہی بولی تھی۔۔۔
”ہاں۔۔۔ آفری ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ میں فیشن ڈیزائنر کے ڈیپارٹمنٹ کی ہوں اور آفرینش آرکیٹیکٹ

کی۔۔۔“ زرش اس کی بات سے متفق تھی۔۔۔
”چھوڑو نہ یار۔۔۔ اب کیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔ تم دونوں میرا سامان لے کر اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔“ طلیحہ کی نظر بلال پر پڑی تھی۔۔۔ جو اس کے سامنے سے گزر رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

طلیحہ اس کے پیچھے پیچھے لڑکوں کے ہاسٹل میں داخل ہوگئی تھی۔۔۔

”بلال بلال“ وہ مسلسل بلال کو آوازیں لگا رہی تھی۔۔۔ لیکن بلال نے کان میں ہینڈ فری لگا رکھی تھی۔۔۔ جس کے سبب اسے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

”اوئے۔۔۔“ جسے ہی بلال اپنے ہاسٹل کے روم میں داخل ہوا۔۔۔ تو وہاں تین چار لڑکے اور تھے۔۔۔ جن میں سے ایک نہا کر واش روم سے ٹاول باندھ کر باہر نکل آیا تھا۔۔۔

دوسرا صرف پینٹ پہن کر کمرے میں ایسے ہی گھوم رہا تھا۔۔۔

تیسرا بیڈ پر کھڑے ہو کر کانوں میں ہینڈ فری لگائے ناچ رہا تھا۔۔۔۔

جسے ہی طلیحہ بلال کے پیچھے اس روم میں بے دیہانی میں داخل ہوئی۔۔۔ سارے لڑکوں کی ایک ساتھ چیخ نکلی۔۔۔

دوسری طرف طلیحہ بھی بلا کی شرمسار ہوئی تھی۔۔۔ اس نے فوراً اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ ”سوری“ وہ زبان دانتوں میں دبا کر بولی۔۔۔

بلال تو اپنی ہی دھن میں مگن۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی واش روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

ٹاول والا شرم سے پانی پانی ہوا تھا۔۔۔ وہ برق کی تیزی دیکھاتے ہوئے پورے پردے سے لپٹ گیا۔۔۔ دوسرے پینٹ والے لڑکے نے فوراً چادر اوڑھ لی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اور ناچنے والا سر جھٹکتے ہوئے طلیحہ کو گھور کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ ”پلیز۔۔۔ باہر جائیں آپ۔۔۔ یہ لڑکوں کا ہاسٹل ہے۔۔۔“

طلیحہ معذرت طلب کرتے ہوئے تیزی سے باہر کی جانب دوڑ گئی۔۔۔۔۔ اسے واقعی احساس نہیں ہوا تھا کہ بلال کا پیچھا کرتے کرتے لڑکوں کے ہاسٹل میں داخل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

دوسری طرف آفرینش اور زرش اپنے روم میں داخل ہوئی۔۔۔ جہاں دو ڈبل بیڈ۔۔۔ ایک بڑی سی ٹیبل۔۔۔ سامنے خوبصورت سہ مر۔۔۔۔۔ وہ کمرہ چار لڑکیوں کے ایک ساتھ رہنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

”او۔۔۔ اللہ کرے۔۔۔ ہماری روم میٹس اچھی ہوں۔۔۔“ زرش ابھی دعا کر رہی تھی۔۔۔ کے ایک ماڈل ٹائپ لڑکی کمرے میں اتراتی ہوئی داخل ہوئی۔۔۔

اس کا سارا سامان ملازمین لے کر آرہے تھے۔۔۔۔۔ وہ دیکھنے سے ہی کسی امیر گھر کی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

”السلام علیکم“ وہ لڑکی اپنا سامان رکھوانے میں آفرینش اور زرش کی کمرے میں موجودگی کو مکمل انکور کر رہی تھی۔۔۔ آفرینش نے دوستی کی پہل کرنے کی نیت سے سلام بھی کیا۔۔۔ مگر اس نے جواب دینے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔

”یہ تو بڑی مغرور ہے۔۔۔“ زرش آفرینش کے کان میں ہلکے سے سرگوشی کرتے ہوئے اس لڑکی کے متعلق اپنی رائے دینے لگی۔۔۔ جس سے آفرینش بھی متفق نظر آرہی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہیلو۔۔۔ میرا نام سوہا خان ہے۔۔۔ اور میں آپ دونوں کی روم میٹ ہوں۔۔۔ ایک بات میں کلیئر کر دوں۔۔۔ مجھے بالکل پسند نہیں کوئی میرے سامان کو ٹچ کرے۔۔۔ سوپلیز۔۔۔ بی کیئر فل۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ اس حسین لڑکی نے چشمہ آنکھوں سے اتار کر۔۔۔ ایک بار بغور دونوں کا سر سے پاؤں تک جائی زہ لیا تھا۔۔۔ پھر دوبارہ چشمہ لگا کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔ انھیں حقیر نظروں سے دیکھ کر۔۔۔ وارننگ جاری کرتے ہوئے کمرے سے اتراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

زرش کا خون کھول گیا تھا اس سوہانامی لڑکی کی بات سن۔۔۔

”یہ سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔ دیکھا تھا کیسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی ہمیں۔۔۔ اس کا تو میں ابھی دماغ ٹھیک کرتی ہوں۔۔۔“ زرش نے دونوں ہاتھوں کی استینیں چڑھالیں تھیں۔۔۔ بڑی مشکل سے آفرینش اپنی پوری طاقت سے اسے روکنے لگی۔۔۔

”آج پہلا دن ہے۔۔۔ آج برداشت کر لو۔۔۔ ورنہ پہلے ہی دن ہماری کمپلین ہو جائے گی۔۔۔ ویسے بھی بہت امیر گھر کی لگ رہی ہے۔۔۔“ آفرینش نے پیچھے سے زرش کو اپنے حصار میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔ وہ التجائی انداز میں اسے سمجھانے لگی۔۔۔

صرف آفرینش کی خاطر زرش اپنا غصہ پی گئی تھی۔۔۔

”طلیحہ تم کہاں چلی گئی تھیں؟؟“ طلیحہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہی آفرینش تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اور کہاں۔۔۔۔ اپنے کھڑوس ہیرو کے پیچھے۔۔۔ جو کمرے میں جاتے ہی سنڈریلا کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔ اور مجھے اتنی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔“ وہ دونوں ہاتھوں سے منہ کو چھپا کر۔۔۔ شرمندگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

”ایسا کیا ہوا ہے۔۔۔ جو تم اپنا منہ چھپا رہی ہو؟؟“ آفرینش اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئی۔۔۔ ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

”ہائے نہ پوچھو۔۔۔ میں لڑکوں کے ہاسٹل میں چلی گئی تھی بلال کا پیچھا کرتے کرتے۔۔۔ پر کمرے میں جاتے ہی وہ تو سنڈریلا کی طرح غائب ہو گیا۔۔۔ مگر دوسرے لڑکے۔۔۔ آدھی برہنہ حالت میں۔۔۔ آ۔۔۔ میں نہیں بتا سکتی۔۔۔ اللہ۔۔۔ مجھے شرمندگی ہو رہی ہے بہت۔۔۔“ وہ بتاتے بتاتے بیچ میں ہی بات چھوڑ کر۔۔۔ واپس منہ چھپا کر شرمساری سے بولی۔۔۔۔

”تو کس نے کہا ہے۔۔۔ ہر وقت اس کے پیچھے بھاگنے کے لئے؟؟۔۔۔ تم جتنا اس کے پیچھے پڑھتی ہو۔۔۔ وہ اتنا ہی تم سے بھاگتا ہے۔۔۔“ آفرینش اسے سمجھانے لگی۔۔۔۔

”یار وہ بچپن سے ایسا ہی ہے۔۔۔ پردل کا بہت اچھا ہے۔۔۔“ طلحہ فوراً بلال کی وکالت کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

READERS CHOICE

جس پر زرش نے اپنی پیشانی پر زور سے ہاتھ مارا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یہاں تو سب کے پاس اپنا اپنا ہیر و ہے۔۔۔ بس شاید رائی ٹر: حسن کنول میرا ہی ایک بنانا بھول گئی ہیں۔۔۔“ زرش نے رائی ٹر سے شکوہ کیا تھا۔۔۔ اوپر کی جانب دیکھتے ہوئی۔۔۔ جس پر وہ جواباً فقط مسکرا رہی تھیں۔۔۔



بلال کب سے اپنے برابر والی سیٹ گھرے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں دروازے پر جمی تھیں۔۔۔ آفرینش اور سوہا ایک ساتھ ہی کلاس روم میں داخل ہوئی۔۔۔ سوہا کی آنکھیں چمکی تھیں بلال کو دیکھ۔۔۔ وہ تھا ہی اتنا حسین و جمیل۔۔۔ پوری کلاس میں اس جتنا خوبرونو جوان کوئی نہ تھا۔۔۔

”میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟؟“ سوہا نے اس یقین سے سوال کیا۔۔۔ کے بلال اس جیسی خوبصورت لڑکی کو انکار کر ہی نہیں سکتا۔۔۔

جبکہ آفرینش بلال کو مکمل انور کرتے ہوئے آگے کی جانب جانے لگی۔۔۔

”سوری۔۔۔ یہ جگہ آفری کی ہے۔۔۔“ بلال کا سپاٹ سہ انکار۔۔۔ اس لڑکی کو ہلا گیا تھا۔۔۔ دوسرا جھٹکا سے تب لگا۔۔۔ جب بلال نے آفرینش کو آواز دی۔۔۔

وہ لڑکی دیکھ کر ہکا بکا تھی کے بلال ایک بالکل نارمل نظر آنے والی لڑکی کی خاطر اس جیسی حسین لڑکی کو اپنے ساتھ بیٹھنے نہیں دے رہا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آفری۔۔۔ یہاں آؤ۔۔۔ تمہاری جگہ یہ ہے“ بلال کے کہتے ہی آفرینش پوری کلاس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ جن کی نگاہوں کا مرکز آفرینش اور بلال بنے ہوئے تھے۔۔۔

”آجاؤ۔۔۔ کیا سوچ رہی ہو“ بلال کے کہتے ہی آفرینش خاموشی سے سوہا کے برابر سے ہوتے ہوئے۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

سوہا کو یہ اپنی انسلٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ پاؤں پٹکتی ہوئی آگے کی جانب چلی گئی۔۔۔

”تم آگے کیوں جا رہی تھیں؟“ بلال ابرو اچکا کر۔۔۔

”کیونکہ میں دو سال سے تمہارے ساتھ ہی بیٹھ رہی ہوں۔۔۔ اب میں بور ہو چکی ہوں تمہارے ساتھ بیٹھ کر۔۔۔۔۔۔ اور تمہیں سب کے سامنے مجھے آواز دے کر بلانے کی کیا ضرورت تھی؟؟ سب ہمیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔“ آفرینش آہستگی سے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

”اووو۔۔۔ آفری میڈم بور ہو گئی ہیں۔۔۔ اچھا لگا سن کر۔۔۔ پر ایک بات میری بھی تم سن لو۔۔۔ تم صرف میرے ساتھ بیٹھو گی۔۔۔ سمجھ آئی“ وہ حق جتانے لگا تھا۔۔۔ شاید محبت میں سب سے پہلے انسان اپنا حق ہی جتاتا ہے۔۔۔۔۔۔ اس لئی بلال کوئی انوکھی بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ لیکن بھولی آفرینش اسے بلال کا حکمانہ انداز سمجھنے لگی۔۔۔ جس سے چڑھ کر اس نے پاس رکھی بک اس کے سر پر پوری جان سے ماری تھی۔۔۔

”آہ۔۔۔ تمہاری تو۔۔۔“ وہ دانت کچکچاتے ہوئے۔۔۔ اپنا غصہ ضبط کرنا سیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بدلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن آفرینش نے غور نہیں کیا۔۔۔

عزہ سارے اسٹوڈنٹس کے سامنے ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ پہلی بار اس سے مل رہا ہو۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ نے صرف ایک سینئر کی طرح اسے ویلکم کیا آرٹ کلاس میں۔۔۔ جس پر اس کی آنکھوں میں آنسو آگئی۔۔۔ وہ تیزی سے منہ چھپا کر آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

آرٹ کلاس کے ختم پر عزہ نے سب کو ایک creative پینٹنگ بنانے کو کہا۔۔۔ جس میں جدت کا پہلو نمایاں ہو۔۔۔

عزہ اور انوشہ الوداع لے کر کلاس روم سے چلے گئی۔۔۔ عزہ نے جاتے وقت بھی ایک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔ یہ بات اسے ناگوار گزری۔۔۔ لیکن صبر کرنے کی شروع سے عادت رہی ہے عاشقوں کو۔۔۔ پھر وہ کیسے نہ کرتی۔۔۔ وہ دل پر پتھر رکھ ان دونوں کو باتیں کرتا ہوا جاتا دیکھنے لگی۔۔۔



پوری رات سوچتی رہی کیا پینٹنگ بنائے۔۔۔ پھر جو دل میں خیال آیا وہ بنا ڈالی۔۔۔ دوسرے دن کلاس میں جب عزہ داخل ہوا تو سب لڑکیاں دروازے کے پاس اپنی اپنی پینٹنگ لئے کھڑی تھیں۔۔۔ ان میں آفرینش بھی تھی۔۔۔

”اللہ۔۔۔ ان لوگوں کے قد کتنے لمبے ہیں۔۔۔“ آفرینش ان لمبی لڑکیوں کے بیچ میں کھڑی۔۔۔ خود کو کمتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اس نے خود کو ان لڑکیوں کے برابر کرنے کے لئے اپنا سارا وزن پاؤں کے انگوٹھوں پر دے دیا۔۔۔ اور اونچی ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ نے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔ اس کی نگاہ سب سے پہلے آفرینش کو دیکھ اٹھی۔۔۔۔۔ ”آفری لمبی کیسے

ہوگئی؟“۔۔۔۔۔ ایک لمحے کے لئیے وہ سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ پاؤں کی جانب گئی۔۔۔ جنھیں دیکھتے ہی بڑی مشکل سے اس نے اپنی ہنسی ہونٹوں میں دبائی تھی۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا اس بھولی لڑکی کی حرکت پر سر جھٹکنے لگا۔۔۔

انوشہ نے آفرینش کی پینٹنگ کو فیل کر دیا تھا۔۔۔ اور اسے دوبار بنانے کے لئیے کہا۔۔۔۔۔ جس پر آفرینش نے وجہ طلب کی۔۔۔ فیل کرنے کی۔۔۔۔۔

انوشہ نے پینٹنگ عزہ کی جانب بڑھادی۔۔۔ اور کہار یجیکشن کی وجہ یہ بیان کریں گے۔۔۔۔۔ عزہ اس لمحے مشکل میں پڑھ گیا تھا۔۔۔ وہ آفرینش کا حوصلہ نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن ایس آسنیر اسے گائیڈ کرنا ضروری تھا۔۔۔۔۔

”آپ نے ڈوریمون کارٹون کا اسکرپچ بنایا ہے۔۔۔ جو آپ کے ذہن کی جدت کو نمایا نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ آپ کو کچھ ایسا بنانا تھا جس میں ہمیں آپ کی محنت نظر آتی۔۔۔ جو کچھ یونیک ہوتا۔۔۔ یہ تو کارٹون ہے۔۔۔ جو پہلے ہی بہت مشہور ہے۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی آفرینش نے منہ لٹکائے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

عزہ اس لمحے آفرینش کا رو تو چہرہ دیکھ خود بھی اداس ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ جب فیل ہونے والے اسٹوڈنٹس نے دوبارہ پینٹنگ بنانا اسٹارٹ کی۔۔۔ تو عزہ ہچکچا رہا تھا آفرینش کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔۔ پینٹنگ یونی کی دیواروں پر بنوائی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ سب کو گائیڈ کرنے کے بعد جب آفرینش کی جانب آیا تو صرف اس سے بات میں پہل کی نیت سے۔۔۔۔ وہ

سوال کرنے لگا۔۔۔ جس کا جواب پہلے سے ہی جانتا تھا۔۔۔

”تمہیں ڈوریمون پسند ہے؟؟“ عزہ کی آواز میں کافی لچک تھی۔۔۔۔

”جی“ آفرینش نے بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔ سپاٹ سے جواب دیا تھا۔۔۔ اس کے لہجے میں پہلی بار ناراضگی جھلک رہی تھی۔۔۔۔

عزہ سر کھجاتے ہوئے اسی کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ وہ بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ بات کی پہل کس طرح کرے۔۔۔۔

آفرینش کی خفگی عروج پر تھی۔۔۔ اس نے عزہ کی جانب ایک بار بھی نہ دیکھا۔۔۔۔ عزہ نے جس طرح اسے اجنبی فیل کرایا تھا۔۔۔ اب وہ اسی روش پر چل نکلی تھی۔۔۔۔

”کیا کروں؟؟ کیا معافی مانگوں؟؟“۔۔۔ یا کوئی اور بات کروں؟؟“ اس کی ناراضگی عزہ پر اثر انداز ہو رہی تھی۔۔۔۔

دھوپ اور گرمی کے سبب سب نے کام روک دیا تھا سوائے آفرینش کے۔۔۔ اور یہ بات عزہ کو فکر مند کر رہی تھی۔۔۔ پہلی بار عزہ کسی لڑکی سے بات کرنے میں ڈر رہا تھا۔۔۔۔

اسکی نگاہیں آفرینش پر ٹکیں تھیں۔۔۔ جو اس قدر گرمی اور دھوپ میں اپنی پینٹنگ کرنے میں مگن نظر آرہی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بریک لو سب۔۔۔“ عزه نے اسکی خاطر سب کو بریک دے دیا تھا۔۔۔

اتنے میں آفرینش کے نام کی اناؤنسمنٹ ہونے لگی۔۔۔ اسے اسٹاف روم میں بلایا گیا تھا۔۔۔ مگر آفرینش نی ی ہونے کی وجہ سے نہیں جانتی تھی کہ اسٹاف روم کہاں پر ہے۔۔۔

وہ ابھی کسی سے پوچھتی اس سے پہلے ہی عزه نے خود ہی آفر کر دی تھی۔۔۔ کے وہ اسے اسٹاف روم لے چلے گا۔۔۔ زونائی شہ مبشرہ بیگم سے لڑ کر آفرینش کے ہاسٹل آگئی تھی۔۔۔

عزه کو دیکھ۔۔۔ زونائی شہ کو یاد آگیا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے۔۔۔ جس کے سر پر بال لگ گئی تھی۔۔۔ آفرینش نے اسے بہت سمجھایا کہ وہ گھر جائے لیکن وہ نہ مانی اس لئے مجبور آفرینش اسے اپنے ساتھ ہاسٹل میں لے جانے لگی۔۔۔

”تمہیں امی سے لڑ کر یہاں نہیں آنا چاہیے تھا“ آفرینش اسے ڈپٹنے والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

”تم بھی تو ہر وقت امی سے لڑ کر اپنی دوست طلحہ باجی کے گھر چلی جاتی تھیں۔۔۔ تو میں نے سوچا میں تمہارے پاس آجاؤں۔۔۔ تم میرا درد سمجھو گی۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ تم تو روایتی بہنوں کی طرح ڈانٹنے لگ گئی ہو۔۔۔“ زونائی شہ کی باتیں سن عزه مسکرا نے لگا تھا۔۔۔ جبکہ آفرینش کافی شرمسار ہو رہی تھی۔۔۔

”چپ ہو جاؤ میری ماں۔۔۔ کمرے میں چل کر بات کرنا۔۔۔ ابھی چپ ہو“ آفرینش زونائی شہ کو لے کر آگے آگے چل رہی تھی۔۔۔ اور دونوں بہنوں کی کھٹی میٹھی لڑائی پر عزه مسکراتے ہوئے پیچھے چلتا ہوا آ رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

زونائی شہ نے اپنے گھر واپس جاتے ہی۔۔۔ اپنے جمع کیے ہوئے سارے پیسے نکال کر مبشرہ بیگم کے ہاتھ میں رکھ دیے۔۔۔ جس پر وہ الجھی نگاہ سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

”امی جان۔۔۔ آپ ان پیسوں کو لیں اور آفرینش کے لئیے کچھ میک۔ اپ اور اسکیٹن ٹونر لائیے۔۔۔ وہاں ہاسٹل میں ایک لڑکی ہے سوہا۔۔۔ وہ آفرینش کو اتنی حقارت سے دیکھ رہی تھی کہ میرا خون جل گیا۔۔۔ خود کو ناجانے کہاں کی حور سمجھ رہی تھی۔۔۔ اگر آفرینش بھی اس کی طرح میک۔ اپ کرے۔۔۔ یا ٹونر یوس کرے تو مجھے یقین ہے میری بہن کی خوبصورتی کے آگے تو وہ پانی کم چائے ہے۔۔۔“ زونائی شہ کی بات سن مبشرہ بیگم مسکرا دیں۔۔۔

”یہ لو آفری۔۔۔ تمہارا پارسل آیا ہے“ زرش نے اسے روم میں داخل ہوتے ہی پارسل پکڑ لیا تھا۔۔۔

”واو۔۔۔ میک۔ اپ۔۔۔ اور برانڈڈ ٹونر۔۔۔“ جب پارسل کھلا تو زرش کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

”امی نے یہ کیوں بھیجا ہے؟؟“ آفرینش الجھی تھی۔۔۔

”کیا مطلب کیوں بھیجا ہے۔۔۔ ظاہر سی بات ہے۔۔۔ استعمال کرنے کے لیے بھیجا ہے۔۔۔“ زرش جتاتے ہوئے۔۔۔

”پر مجھے اس کی ضرورت نہیں“ اس نے بے دلی سے کہہ کر باکس بند کر دیا تھا۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”چلو میک۔ اپ یوس نہ کرؤ۔۔۔ پر ٹونز کر لو۔۔ اس سے اسکن glow کرنے گی۔۔۔ تم اکثر دھوپ میں کھڑی ہو کر پیٹنگ کر رہی ہوتی ہو۔۔۔ اس لئی تمہارا رنگ کافی سائلو ہو گیا ہے۔۔۔ اسے یوس کرنے سے دھوپ کی شعائیں تم پرافیکٹ نہیں کریں گی۔۔“

”پریار۔۔ مجھے الجھن سی ہوتی ہے۔۔ ان چیزوں سے۔۔“ آفرینش منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔

”ویسے آفرینش۔۔ تمہیں یوس کر لینا چاہیے۔۔ تمہیں واقعی بہت ضرورت ہے۔۔“ سوہاجوا اپنے بیڈ پر لیٹی کب سے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔ مزید قفل برقرار نہ رکھ سکی۔۔ اور اپنی رائے دینے لگی۔۔۔

اس کا لہجہ ہر بار کی طرح حقارت بھر اہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

”تم سے کسی نے پوچھا“ زرش نے اگلے ہی لمحے اسے ذلیل کر دیا تھا۔۔۔

”میں تو وہی بول رہی ہوں۔۔ جو سچ ہے۔۔ سچ کڑوا ہے تو اس میں میری کیا خطا۔۔“ وہ بے نیازی سے کندھے اچکا کر کہنے لگی۔۔۔

جس کا جواب زرش دیتی۔۔ مگر آفرینش نے آنکھوں کے اشارے سے اسے چپ ہو جانے کا کہا۔۔۔

دوسرے دن جب وہ کلاس میں داخل ہوئی۔۔۔ تو بلال کی آنکھوں میں جگنو جگمگائی تھی۔۔۔ آج آفرینش کا چہرہ نہایت چمک رہا تھا۔۔۔

”تم نے چہرے پر کچھ لگایا ہے کیا؟؟؟“ وہ دیوانوں کی طرح تکتے ہوئے۔۔ الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

”کیوں؟؟؟۔۔ اچھا نہیں لگ رہا؟؟؟“ آفرینش فوراً ہی گھبرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔ بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ بلکہ بہت glow کر رہا ہے۔۔۔ ایسا کیسا کہ تم نے ایک دن میں؟؟“ وہ

ابرو اچکا کر تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

”واقعی؟؟“ چہرہ glow کر رہا ہے میرا۔۔۔؟؟“ وہ بے یقینی سے خوش ہو کر۔۔۔

”چاہے تو کسی سے بھی پوچھ لو۔۔۔ رکو۔۔۔“ وہ پیچھے کی جانب موڑ کر۔۔۔ ”امریں۔۔۔ آج آفری کا چہرہ

glow کر رہا ہے نا؟؟“ جب امریں اور دو تین لڑکیوں نے اس بات کی تائید کی۔۔۔ تو وہ خوشی سے پھولے

نہ سہائی۔۔۔

”آفری۔۔۔ واقعی یار۔۔۔ تمہارا چہرہ ماشاء اللہ بہت چمک رہا ہے۔۔۔ تم نے کیا لگایا ہے۔۔۔ مجھے بھی بتاؤ“ جب

اقصی نے تعریف کے ساتھ ساتھ راز بھی دریافت کیا تو وہ بھولی لڑکی فوراً ہی بیگ سے ٹونر نکال کر سب کو دیکھانے لگی۔۔۔

ساری لڑکیاں باری باری استعمال کرنا شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔ اور آفرینش اس قدر کھلے دل کی تھی کہ انھیں

یوس کرنے سے منع بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ بہت مہنگا سپرے ٹونر تھا۔۔۔

مال مفت۔۔۔ دل بے رحم والی حالت جب بلال نے دیکھی۔۔۔

تو فوراً ہی اس نے لڑکیوں سے ٹونر لے کر آفرینش پر اسپرے کرنا شروع کر دیا۔۔۔ ”اور لگاؤ۔۔۔ تاکہ اور

خوبصورت ہو جاؤ۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”مت کرؤ۔۔۔ واپس دو میرا ٹونر۔۔۔“ بلال کے اسپرے کرتے ہی آفرینیش نے جھپٹ کر اپنے بیگ میں رکھ

لیا۔۔۔ اور آنکھیں دیکھا کر گھورنے لگی۔۔۔ جس کے جواب میں وہ فقط زیر لب مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

بلال لڑکیوں سے بچا کر اسکا ٹونر بیگ میں رکھوانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔ جسے وہ بھولی سمجھ نہ سکی۔۔۔ وہ سمجھی بلال اسے تنگ کر رہا ہے۔۔۔

آفرینیش جب کئین میں لنچ کرنے آئی تو طلیحہ اور عزمہ کو پہلے ہی وہاں ایک ساتھ بیٹھ کر لنچ کرتا ہوا پایا۔۔

طلیحہ نے فوراً ہی آفرینیش کو اپنے ساتھ بیٹھنے کی دعوت دی۔۔۔ جسے اس نے خوشی خوشی قبول کر لیا۔۔۔

”واو۔۔۔ آج تو تمہارا چہرہ چمک رہا ہے۔۔۔“ طلیحہ نے بیٹھتے ہی اس کی تعریف کی تھی۔۔ جس پر وہ جھپک کر عزمہ کو کنھیوں سے دیکھنے لگی۔۔ اس امید میں کہ شاید وہ بھی تعریفی کلمات ادا کر دے۔۔۔ مگر اس ستمگر نے تو نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔۔۔

”ہیلو سینئر“ آفرینیش نے اب اس کی توجہ خود اپنی جانب مبذول کی تھی۔۔۔

”ہیلو۔۔“ عزمہ نے سر سری سہ اس کی جانب مسکرا کر دیکھا اور پھر واپس اپنے لنچ میں مگن ہو گیا۔۔۔

”دیکھو عزمہ۔۔ آفرینیش کا چہرہ glow کر رہا ہے نا؟؟“ طلیحہ نے آپجان کر عزمہ کی توجہ آفرینیش کی جانب کروانا

چاہی۔۔۔

”اچھا۔۔۔ پتا نہیں۔۔۔“ عزمہ نے ایک نظر لاپرواہی سے آفرینیش کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

صبح سے سب تعریف کر رہے تھے لیکن جس کی تعریف سننے کے لیے کان ترس رہے تھے وہ تو ستمگری کی انتہا کر رہا تھا۔۔۔ اس کی لاپرواہی دیکھ آفرینش کا ننھا سہ دل کانچ کی طرح بکھرا۔۔۔

”تم اندھے ہو کیا؟؟“ طلحہ نے جب آفرینش کے چہرے پر چھائی ہوئی اداسی دیکھی۔۔۔ تو عزم سے جھنجھلا کر دو ٹوک انداز میں کہنے لگی۔۔۔

”مجھے تو ہر روز جیسی ہی لگ رہی ہے۔۔۔ تو میں کیا بولوں؟؟“ عزمہ معصومیت سے گویا ہوا۔۔۔ جس پر طلحہ منہ پھولانے لگی۔۔۔ جبکہ آفرینش کام کا بہانا بنا کر لٹچ لٹچ میں ہی چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔



آفرینش کلاس اوور ہونے پر باہر کی جانب لپکی۔۔۔۔۔ لیکن سر عبدالرحمن کی آواز پر اس کے قدم رکے تھے۔۔۔۔۔

”جی سر؟؟“ وہ چلتی ہوئی ان کی جانب آئی۔۔۔۔۔

وہ جیئی پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

”آپ کی پروگریس بالکل اچھی نہیں ہے کلاس میں۔۔۔۔۔ کوئی میسج لے لیا ہے کیا؟؟“ آپ نے جو پروجیکٹ

سبمٹ کیا تھا۔۔۔ ایک تو کافی لیٹ کیا تھا۔۔۔ اوپر سے اس میں میجرمنٹ ٹھیک نہیں لیا گیا ہے بلڈنگ کا۔۔۔۔۔“ سر عبدالرحمن نے پروجیکٹ کی فائل آفرینش کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

سارے اسٹوڈنٹس جاچکے تھے سوائے بلال کے۔۔۔ جو آفرینش اور سر کی باتیں سننے کے لئیے رک گیا تھا۔۔۔

”سوری سر۔۔۔ میں دوبارہ اپیک کرتی ہوں۔۔۔“ آفرینش نظریں جھکائے شرمندگی سے بولی۔۔۔

”آپ اور بلال ایک ساتھ بیٹھتے ہیں۔۔۔ آپ بلال سے مدد لے لیں۔۔۔ وہ بہت زبردست اسٹوڈنٹ

ہیں۔۔۔“ سر کا مشورہ سنتے ہی بلال کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔ وہ اکڑ کر کھڑا ہو گیا

تھا۔۔۔ کے اب آفرینش اس سے مدد لینے خود آنے والی ہے۔۔۔

سر عبدالرحمن کہ کر باہر چلے گئے تھے۔۔۔

آفرینش بلال کے پاس سے گزر کر جانے لگی تو وہ بڑا حیران ہوا۔۔۔

”ہیلو؟؟“ بلال اسے خاموشی سے بغیر مدد طلب کئے جاتا دیکھ۔۔۔ فوراً بول اٹھا تھا۔۔۔

”کیا؟؟“ وہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھ۔۔۔

”تمہیں مدد نہیں چاہیے؟؟“

”نہیں۔۔۔ میں خود مینیج کر لوں گی۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔ تم سے مانگ کر اپنے الفاظ ہی ضائع کرنے ہیں۔۔۔“ وہ

منہ بسور کہتی ہوئی۔۔۔ اس کے پاس سے گزر گئی۔۔۔

”ایک بار مانگ کر تو دیکھتی۔۔۔ میں تو بالکل تیار کھڑا تھا مدد کرنے کے لئیے۔۔۔“ وہ ادا اس لہجے میں کہ

کر۔۔۔ اپنا بیگ ایک کندھے پر ٹانگ کر چل دیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول



ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں جانے کے لیے بھی کافی لمبا چلنا پڑتا تھا۔۔۔۔۔ وہ کافی پریشان تھی اپنے پروجیکٹ کو لے کر۔۔۔

”کہاں جا رہی ہو؟؟“ عزمہ کی نظر راستے میں دھوپ میں چلتی ہوئی آفرینش پر پڑی۔۔۔ تو وہ اپنی بانیک روک کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

”آرٹ کلب کی جانب۔۔۔“

”او۔۔۔ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔۔۔ میرے ساتھ آ جاؤ۔۔۔“ اس نے اپنے ساتھ بانیک پر بیٹھنے کی آفر دی تو وہ سوچ میں پڑھ گئی۔۔۔

اسکول لائی ف میں تو وہ کافی بار عزمہ کے ساتھ سائی یکل پر بیٹھی تھی۔۔۔ پر یونی لائی ف میں یہ پہلی بار تھا۔۔۔ وہ تھوڑا ہچکچاہٹ محسوس کر رہی تھی۔۔۔ کے لوگ دیکھ کر کہیں کوئی غلط مطلب اخذ نہ کر لیں۔۔۔

”کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔۔ بیٹھو جلدی۔۔۔“

وہ عزمہ کو منع کرنے سے بھی ڈر رہی تھی کے اس کا انکار کرنا عزمہ کو برا نہ لگ جائے۔۔۔

”ہیلو؟؟؟۔۔۔ کہاں کھوئی ہوئی ہو؟؟؟۔۔۔ چلو بیٹھو۔۔۔“ عزمہ نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

”جی سینئر۔۔۔“ عزمہ کو انکار کرنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اس کے بیٹھتے ہی عزہ نے بائیک چلانا سٹارٹ کر دیا۔۔۔

پہلے تو وہ عزہ کو پکڑنے لگی۔۔۔ پر اگلے ہی لمحے خود کو سمجھا کر صرف اس کی زیب تن شرٹ کو ہلکا سا پکڑ لیا۔۔۔۔

”سنو۔۔۔ مجھے طلحہ نے بتایا۔۔۔ تمہیں اپنے پروجیکٹ میں مدد کی ضرورت ہے۔۔۔“
”جی۔۔۔“

”تو تم نے مجھ سے کیوں نہیں کہا؟؟؟۔۔۔“ پہلی بار عزہ کے لہجے میں شکوہ تھا۔۔۔ کے آفرینش نے اپنی پرابلم اس سے شیر کیوں نہیں کی۔۔۔

”کیونکہ۔۔۔ سینئر مجھے لگا آپ بیزی ہیں۔۔۔ آپ کے پاس کہاں ٹائی م ہوگا۔۔۔ میری مدد کرنے کا۔۔۔“
”تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔۔۔ فلحال۔۔۔ کل شام میں آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ کے سیکنڈ فلور پر آجانا۔۔۔“
”آپ میری مدد کریں گے سینئر؟؟؟۔۔۔“ وہ بے یقینی سی کیفیت میں پوچھنے لگی۔۔۔

”تم آخر میری بہن کی دوست ہو۔۔۔ تمہاری تو مدد کرنی پڑے گی ناں“ عزہ کے الفاظ سن اس کے چہرے کی خوشی مدہم پڑ گئی تھی۔۔۔۔

”ہممم۔۔۔۔“
وہ دونوں آرٹ کلب میں داخل ہوئے تو پارٹی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”عزہ کب سے انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔۔۔ یار سارے نیو آرٹ ممبرز کے لئیے میں نے سوچا ہے ایک پارٹی رکھوں۔۔ اور اس میں تمام ڈیپارٹمنٹ کے اسٹوڈنٹس کو انوائٹ کروں۔۔۔ کیا خیال ہے؟؟“ انوشہ عزہ اور آفرینش کو ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوتا دیکھ چوکی تھی۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹک کر۔۔۔ عزہ کے پاس آکر اپنا پلین شیئی رکھا۔۔۔

”مممم۔۔۔ اچھا پلین ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ چلو تیاری کرتے ہیں پارٹی کی۔۔۔“ عزہ نے مسکراتے ہوئے اسے اجازت دے دی تھی۔۔۔

پارٹی کی تیاریاں زور و شوروں سے چل رہی تھیں۔۔۔ کوئی ی غبارے پھولاتا نظر آ رہا تھا تو کوئی ریبن دیواروں پر سجاتا۔۔۔۔۔ کسی کے ہاتھ میں کرسیاں تھیں۔۔۔ جنہیں وہ سیٹنگ سے لگا رہا تھا۔۔۔ تو کوئی صرف کھڑے ہو کر سب پر حکم چلانے کا کام کر رہا تھا۔۔۔

”واو۔۔۔ کل پارٹی ہے۔۔۔ طلحہ تم بھی آسکتی ہو۔۔۔“ زرش نے جب پارٹی کی اطلاع طلحہ کو دی تو وہ تھکے تھکے انداز میں۔۔۔

”نہیں یار۔۔۔۔۔ کل مجھے بہت کام ہے۔۔۔“

”او۔۔۔ کے۔۔۔ پروہاں پارٹی میں بلال بھی آرہا ہے“ آفرینش نے فوراً اس کی دوکھتری رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

”کیا؟؟؟ واقعی۔۔۔ تو پھر میں ضرور آؤں گی۔۔۔ بلکہ مجھے تو بہت تیاری کرنی پڑے گی پھر۔۔۔۔۔“ وہ بلال کے آنے کی خبر سن خوشی سے اچھل کر بولی۔۔۔ پراگلے ہی لمحے اسے کسی بات نے پریشان کیا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیسی تیاری؟؟؟“ آفرینش اور زرش ہم آواز ہو کر استفسار کرنے لگے۔

”یار۔۔۔ میک۔ اپ ختم ہو گیا ہے میرا۔۔۔“ وہ ادا اس ہو کر گویا ہوئی۔ اس کی بات سن آفرینش نے اپنے سر پر زور سے ہاتھ مارا تھا۔۔۔

”بس اتنی سی بات۔۔۔ یہ لو میک۔ اپ۔۔۔ اب تو آرہی ہوناں؟؟؟“ آفرینش نے فوراً ہی اپنا سارا میک۔ اپ نکال کر طلیحہ کے سامنے ٹیبل پر سجایا تھا۔۔۔۔

”بلکل جانی۔۔۔۔“ مسرت بھرے لہجے میں کہہ کر وہ آفرینش کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔

”میں بھی“ زرش نے جب ان دونوں کو پیار سے ایک دوسرے کے گلے لگے دیکھا تو خود بھی تیزی سے ان دونوں سے آکر چٹ گئی تھی۔۔۔



آفرینش تیار کھڑی تھی جبکہ طلیحہ کا میک۔ اپ ابھی بھی چل رہا تھا۔۔۔۔ وہ دو گھنٹے سے مرر کے سامنے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

”زرش یار میری آنکھوں پر آئی لائنر لگا دو۔۔۔۔ مجھ سے ہمیشہ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔۔“ طلیحہ نے لائی نرا اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر اس کی آنکھوں پر لائی نر لگانے لگی۔۔۔۔

”تھوڑا سا ہی میک۔ اپ کر لو آفری۔۔۔“ طلیحہ نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہا۔۔۔۔ جو روزانہ کی طرح سادگی کا حسن جھلکا رہی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔ مجھے میک۔ اپ کرنا پسند نہیں۔۔۔ تم لوگ جلدی کرو یا۔۔۔ پارٹی شروع ہو چکی

ہو گی۔۔۔“ آفرینش نے بے صبری سے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

”ویسے عذہ کو وہ لڑکیاں زیادہ اچھی لگتی ہیں۔۔۔ جو میک۔ اپ میں ہوتی ہیں۔۔۔“ طلیحہ نے آفرینش کی جانب دیکھ

۔۔۔ عذہ کی پسند کے متعلق اسے آگاہ کیا تھا۔۔۔

”اچھا؟؟۔۔۔ تو پھر میرے بھی تھوڑا سا کر دو“ عذہ کی خاطر تو وہ آگ میں بھی کودنے کو تیار تھی۔۔۔ میک۔ اپ تو

پھر ایک معمولی سی چیز تھی۔۔۔۔

”سچ بول رہی ہو؟؟“ زرش نے طلیحہ سے آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھا تھا۔۔۔ جس پر طلیحہ اسے آنکھ دبا کر نفی

کرنے لگی۔۔۔

ان دونوں نے پکڑ کر اس کے خوبصورت ہونٹوں پر لپ۔ اسٹک لگادی تھی۔۔۔ اس کا بھولہ سہ چہرہ تولائی ٹ

پنک رنگ کی لپ۔ اسٹک لگانے سے ہی کھل اٹھا تھا۔۔۔

”تھوڑا آئی می میک۔ اپ بھی کر لو۔۔۔“ طلیحہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی چئی رپر بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

”نہیں بھئی ی۔۔۔ آج کے لئی اتنا کافی ہے۔۔۔“ وہ فوراً طلیحہ کا ہاتھ روکتے ہوئے بولی۔۔۔

جب وہ تینوں پارٹی میں داخل ہوئی یں۔۔۔ تو بلال کو دیکھ طلیحہ کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔ وہ تیزی سے اسی کے

پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی نگاہ کامرکز تو وہ سادہ سی لڑکی تھی۔۔۔ جو سفید رنگ کے قمیض شلوار

میں بھی اسے بہت خوبصورت معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلیں بھئی ی گیم شروع کرتے ہیں۔۔۔ سارے نیواسٹوڈنس ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

سینئرز کی ٹیم ان کے بالکل سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

سوہا۔۔۔ رافع کے ساتھ بیچ میں ایک باکس پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ سب سے پہلے باکس میں سے عزہ کے نام کی پرچی نکلی تھی۔۔۔

”مجھے کیا کرنا ہے؟؟“ وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے رافع کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔

”آپ کو نیواسٹوڈنس میں سے کسی ایک لڑکی کو شرف بخشنا ہے۔۔۔ اپنے ساتھ ڈانس کرنے کا۔۔۔“ سوہا منچلے انداز میں مسکرا کر بولی۔۔۔

عزہ کافی دیر تک پوری سامنے بیٹھی ٹیم کو دیکھتا رہا۔۔۔ جس میں آفرینش بھی موجود تھی۔۔۔

اس لمحے آفرینش کے دل میں بڑی آرزو ہوئی کہ عزہ اس کا نام لے۔۔۔

مگر اتنی خوبصورت لڑکیوں کے ہوتے ہوئے۔۔۔ وہ اسے کیوں چنے گا۔۔۔ اگلے ہی لمحے دل میں یہ خیال آیا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا منہ لٹک گیا تھا۔۔۔

”طلیحہ۔۔۔“ عزہ نے بہت دیر سوچنے کے بعد اپنی ہی بہن کا نام لیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ سب کے سامنے ڈانس

کرنے میں اسے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ ہو۔۔۔

”کیا؟؟؟“ نہیں بھئی۔۔۔ میں تو تمہاری بہن ہوں۔۔۔ کسی اور کا نام لو“ طلیحہ اپنا نام سنتے ہی فوراً اعتراض

میں بول پڑی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ چاہتی تھی کے عزم آفرینش کا نام لے۔۔۔

”اچھا تو پھر۔۔۔“ عزم پھر ایک بار سوچ میں پڑھ گیا تھا۔۔۔

ہلکی سی۔۔۔ ناجانے کیوں اس باولے دل کو آس تھی۔۔۔ شاید عزم اس کا نام لے لے۔۔۔

پر عزم نے ستمگری دیکھاتے ہوئی۔۔۔ اس کی امید بھری نظروں کو انگور کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ”مشعل“

مشعل پہلے ہی عزم سے بھری بیٹھی تھی۔۔۔ کچھ دنوں قبل ہی مشعل نے سب کے سامنے عزم کے ساتھ ایک

پروجیکٹ پر مل کر کام کرنے کے لئیے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر عزم نے سب کے سامنے ٹال مٹول سے کام لیتے

ہوئے اسے انکار کر دیا تھا۔۔۔

مشعل نے مغرور انداز میں عزم کو سب کے سامنے ذلیل کرنے کی نیت سے انکار کر دیا۔۔۔ جس کے جواب میں

انوشہ مسکرا دی۔۔۔

”سین ئی۔۔۔ آپ اپنی ہی ٹیم میں سے چن لیں۔۔۔“ سوہانے مسکراتے ہوئے کہا تو عزم نے بغیر سوچے جھٹ

سے انوشہ کا نام لیا۔۔۔ جس پر آفرینش کا دل جل گیا تھا۔۔۔

جبکہ انوشہ کے پیارے سے چہرے پر خوبصورت سی مسکان بکھری تھی۔۔۔ وہ فوراً ہی عزم کے ساتھ ڈانس کرنے

کے لئیے تیار ہو گئی۔۔۔

اگلا گیم۔۔۔

غبارے پھوڑنے کا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسے موقع دیا گیا کہ اپنی ٹیم میں سے کسی ایک لڑکی کا انتخاب کر لے۔۔۔ اپنے ساتھ کھیلنے کے

لئے۔۔۔۔۔ تو اس نے ایک لمحہ ضائع کر کے یے بغیر آفرینش کا نام لیا۔۔۔

اس کا آفرینش کا نام لینا۔۔۔ عزہ کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

”اس بار ہارنے والی ٹیم کو سزا بھی ملے گی۔۔۔“ رافع نے اعلان کیا تھا۔۔۔

”وہ کیا؟؟“ آفرینش گھبرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

”اس ٹیم کو۔۔۔ ہم پورے دس منٹ کے لئے اس سائیڈ میں رکھی الماری میں بند کر دیں گے۔۔۔“ سوہا کے

کہتے ہی بلال مسکرایا تھا۔۔۔

”سزا کی باری تب آئیے گی۔۔۔ جب ہم ہار جائیں گے۔۔۔ جو ممکن نہیں۔۔۔“ بلال بھرم سے اعلانیہ کہنے

لگا۔۔۔

لیکن بڑے بول۔۔۔ ہمیشہ بڑے مہنگے پڑتے ہیں۔۔۔ اور یہی حال بلال کا تھا۔۔۔

آفرینش اور اسے ایک ساتھ دس منٹ کے لئے سزا کے طور پر الماری میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

اب تو عزہ کا چہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔

”تمہاری وجہ سے ہار گئی ہے ہم۔۔۔“ بلال نے آفرینش کو گھورتے ہوئے۔۔۔ ہار کا سہرا۔۔۔ اس کے سر

ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کوئی نہیں۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہار گئی۔۔۔ اوپر سے کیا ضرورت تھی اس سزا کو قبول کرنے کی۔۔۔ بے وقوف کہیں کے۔۔۔“ آفرینش غصے سے جوابی کاروائی کرنے لگی۔۔۔

”جی نہیں۔۔۔ ہم تمہاری وجہ سے ہار گئی۔۔۔ اتنی سست جو ہو تم۔۔۔“ بلال منہ بسورتے ہوئے بولا۔۔۔

”تو کیا ضرورت تھی۔۔۔ مجھے اپنا پارٹرنر چنے کی؟؟۔۔۔ بے کار میں تمہاری وجہ سے۔۔۔ میں بھی پھنس گئی۔۔۔“ آفرینش اور بلال کی تو تو میں میں جاری تھی۔۔۔ وہیں باہر بیٹھے عذہ پراک اک لمحہ گزارنا بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔ اس کی نگاہ تو اس بند الماری پر ٹک گئی تھی۔۔۔

ناجانے کیوں آفرینش کا بلال کے ساتھ ہونا عذہ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں لال ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔ دس منٹ تو بہت دور تھے۔۔۔ اس کا ضبط تو پانچ منٹ میں ہی جواب دینے لگا تھا۔۔۔

”چپ ہو جاؤ۔۔۔ مجھے بات ہی نہیں کرنی تم سے۔۔۔“ آفرینش جھنجھلا کر کہتی ہوئی اپنا منہ الماری سے لگا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ اور بلال کی جانب اپنی پشت کر لی تھی۔۔۔

”کاش۔۔۔ سینئی رآجائیں۔۔۔ کاش۔۔۔ مجھے بلال کے ساتھ یہاں اس طرح الماری میں بند ہونا کمفرٹیبیل فیل نہیں ہو رہا۔۔۔ پلیز سینئر آجائیں۔۔۔ پلیز۔۔۔“ وہ ابھی اپنے محبوب کو سچے دل سے پکار رہی تھی

۔۔۔ کے اچانک اسے اندھیرے میں روشنی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ پلٹی۔۔۔ تو عذہ سامنے کھڑا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔ تمہارے پروجیکٹ میں کیا مسئلہ ہے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔“ عزہ کے سخت لہجے میں کہتے ہی وہ مسکراتے ہوئے تیزی سے اس کے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔

”دس منٹ ہو گئی ہے؟؟“ بلال حیران ہو کر سوہا سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ ابھی تو صرف پانچ منٹ ہوئے تھے۔۔۔۔۔ پر سینئر کے آگے تھوڑی بول سکتے۔۔۔۔۔ انہوں نے تم دونوں کی سزا روک دی۔۔۔۔۔“

”اووووو۔۔۔۔۔“ بلال یہ سنتے ہی سوچ میں پڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

”سینئر آہستہ چلیں۔۔۔۔۔ میں بھی آرہی ہوں“ آفرینش اس کے پیچھے پیچھے آوازیں لگاتی ہوئی آرہی تھی۔۔۔۔۔



وہ کلاس میں بیٹھا اپنے کام میں مگن تھا۔۔۔۔۔ اس دیوانی کی نظروں سے بے خبر۔۔۔۔۔ جو اس پر اپنی ہر سانس کے ساتھ صدقے واری جارہی تھی۔۔۔۔۔

”آپ کے ابھی بھی تکلیف ہو رہی ہے سینئر؟؟“ آفرینش اور عزہ اپنے اسکول گئیے تھے میجر منٹ

لینے۔۔۔۔۔ کیونکہ آفرینش نے پروجیکٹ میں اپنے اسکول کی بلڈنگ بنائی تھی۔۔۔۔۔

آفرینش کا انچی ٹیپ اچانک سے اٹک گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مسلسل اسے بندھ کرنے کے لئیے ہاتھ کو جھٹکا دے رہی تھی۔۔۔۔۔

”

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

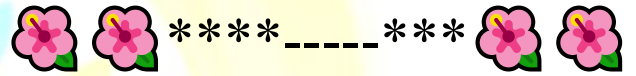
Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

لاؤ۔۔۔ میں کرؤں“ عزہ نے اس سے لے کر خود بند کرنے کی کوشش کی۔۔۔ مگر اچانک سے ہاتھ جھٹکنے کے دوران وہ عزہ کے ہاتھ پر پلٹ کر آیا۔۔۔ آفرینش نے عزہ کا ہاتھ بچانے کی نیت سے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔ لیکن عزہ نے تیزی سے اس کا ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔ اسی دوران عزہ کے ہاتھ پر کٹ آگیا تھا۔۔۔ جس پر وہ پٹی باندھے بیٹھا تھا۔۔۔ اور آفرینش دل ہی دل اس پر صدقے واری جارہی تھی۔۔۔ ”نہیں۔۔۔ تم بار بار کیوں پوچھ رہی ہو؟؟“ میں نے کہاناں۔۔۔ ایسی چھوٹی موٹی چوٹیں تو لگتی رہتی ہیں۔۔۔ تم فکر مت کرؤ۔۔۔“ عزہ نے مسکراتے ہوئے اسکی شرمساری کو دور کیا تھا۔۔۔



سب عید کی چھٹیوں میں اپنے اپنے گھر جا رہے تھے۔۔۔ زرش اور آفرینش یونی کے مین دروازے کے پاس ہی کھڑی ہوگئی تھیں۔۔۔ عزہ کے انتظار میں۔۔۔ ”آفرینش۔۔۔ یاد سے اس کے کندھے پر سر رکھ کر سو جانا۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ زرش اسے آہستگی سے کہنے لگی۔۔۔ ”پر کیوں؟؟“ وہ بھولی نا سمجھی میں پوچھنے لگی۔۔۔ ”کیونکہ اکثر فلموں ڈراموں میں یہ سین ہوتا ہے۔۔۔ اس طرح عزہ تمہاری جانب متوجہ ہوگا۔۔۔۔۔۔ اور پھر دیکھنا وہ تمہیں اپنے کندھے پر سونے دیتا ہے یا فوراً ہی اٹھا دیتا ہے۔۔۔ یا کوئی اور ری۔ ایکشن دیتا ہے۔۔۔۔۔“ ”او۔۔۔ کے۔۔۔ پر اگر سینئر کو برا لگ گیا تو؟؟“ یا انھیں لگا کے میں آپجان کر ان کے گلے پڑھ رہی ہوں۔۔۔ اور وہ مجھ سے بھاگنے لگے تو؟؟“ آفرینش فکر مند ہو کر بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”اللہ اللہ۔۔۔ بھئی تمہیں صرف سونا ہے۔۔۔ کون سہ میں تمہیں عزہ کو پر پوز کرنے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔ جو

تم اتنا ڈر رہی ہو۔۔۔ بس چپ کر کے ناٹک کر لو۔۔ میں تمہارے اچھے کے لئی ہے ہی کر رہی

ہوں۔۔۔“ زرش الفاظ چبا چبا کر ادا کرتے ہوئے۔۔۔ اسے غصے سے سمجھانے لگی۔۔۔

”لو عزہ آگیا۔۔۔“ زرش کی نگاہ عزہ پر پڑی تھی۔۔۔

”ہیلو عزمہ۔۔۔“ زرش نے اسے روکا تھا۔۔۔

”جی؟؟۔۔۔“ وہ زرش کی جانب ابرو اچکا کر دیکھتے ہوئے

”آپ آفری کو اس کے گھر چھوڑ دیں گے۔۔۔ وہ مجھے ایک ارجنٹ کام آگیا ہے۔۔۔ اس لیٹ سے کہ

رہی ہوں۔۔۔۔۔ آپ تو اسے جانتے ہیں۔۔۔۔۔ اکیلے بس میں سفر کرنا اس کے بس کی بات

نہیں۔۔۔۔۔“ زرش کے کہتے ہی عذہ نے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔۔۔۔۔

”چلو آفری۔۔۔ میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی آفرینش کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

وہ دونوں بس میں چڑھے۔۔۔ تو عذہ کے بیٹھتے ہی آفرینش سوچ میں پڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ زرش سے تو کہ

دیا تھا کہ ناٹک کر لے گی۔۔۔ پر اب خوف سے ہاتھ پاؤں پھولتے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔

”بیٹھو۔۔۔“ عزہ اسے بلارہا تھا۔۔۔ بس میں زیادہ افراد نہیں تھے۔۔۔ تقریباً خالی ہی تھی۔۔۔ اس لئیے

عزہ اس بھولی سی لڑکی کو اپنے پاس بیٹھنے کے لئے بلانے لگا۔۔۔

آفرینش بڑی ہمت جمع کر کے اس کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”چلو آفری۔۔۔ اب سو۔۔۔“ وہ سونے کا ناٹک شروع کرنے لگی۔۔۔

پہلے ہلکے سے اپنی گردن موڑ لی۔۔۔ اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ تاکہ عذہ کو لگے کہ وہ سو رہی ہے۔۔۔

”نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ سینئر بہت عقلمند ہیں۔۔۔ یہ پہچان جائیں گے کہ میں ناطک کر رہی ہوں۔۔۔“ آفرینش

یہ خیال آتے ہی تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

عزہ نے اپنے کان میں ہینڈ فری لگالی تھی اور وہ گانے سننے میں مگن تھا۔۔۔ اس کی نظریں کھڑکی سے باہر کے نظاروں میں الجھی تھیں۔۔۔۔

”آفری ایک کام کرو۔۔۔ تم ریل میں سونے کی کوشش کرو۔۔۔ ہاں۔۔۔ اس طرح سینئر کو ذرہ شک نہیں ہوگا۔۔۔“ آفرینیش نے اب الٹی گنتی آنکھیں بند کر کے گنا شروع کر دی تھی۔۔۔ تاکہ اسے نیند آجائے۔۔۔۔

77 _____ 96 _____ 97 _____ 98 _____ 99 _____ 100 _____

_____۴۵_____۴۴_____۴۳_____۴۲_____”وہ تیسری بار الٹی گنتی شروع کر چکی

تھی۔۔۔۔۔ مگر نیند آج اُسے منہ چڑھا رہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک گنتی گنتے گنتے اس کی سانس تھم گئی۔۔۔ آنکھیں مارے حیرت کے بڑی بڑی
ہو گئیں۔۔۔۔۔ دل نے زور زور سے دھڑکن شروع کر دیا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ دشمن جاں۔۔۔ وہ ستمگر۔۔۔۔ وہ خوبرونوجوان نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا

خوبصورت چہرہ آفرینش کے نازک کندھے پر آکر ٹک گیا تھا۔۔۔۔



ہائے ہائے۔۔۔۔ وہ لمحہ۔۔۔۔۔

آفرینش بت بن کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اس خوف سے کے اس کی ذرا سی حرکت عزہ کی آنکھ نہ کھول

دے۔۔۔۔

وہ لمحہ بڑا ہی دلفریب تھا۔۔۔۔۔ محبوب کا حسین چہرہ کندھے پر ٹکا تھا۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے سو سو جان فدا

ہوتے ہوئے اسے تنکے لگی۔۔۔۔

وہ برف کی طرح سفید تھا۔۔۔۔۔ دھوپ کی کرن جب اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔۔ تو وہ اور بھی حسین لگ

رہا تھا۔۔۔۔

”یہ تو بہت خوبصورت ہیں آفری۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے یہ تم جیسی معمولی سی دکھنے والی لڑکی سے محبت کریں

گے؟؟۔۔۔۔۔ خوابوں کی دنیا سے باہر آؤ آفری۔۔۔۔۔ ورنہ بہت بری طرح دل ٹوٹے گا۔۔۔۔۔“ عزہ کی

خوبصورتی اسے اپنی کمتری کاشت سے احساس دلار ہی تھی۔۔۔۔۔ وہ رنجیدہ ہو کر خود سے ہمکلام ہوئی۔۔۔۔۔

عتیق نے دروازہ نوک کیا۔۔۔۔۔ تو دونوں بھائی ایک ساتھ دروازہ کھولنے آئے۔۔۔۔۔

”تم؟؟۔۔۔ کیا کام ہے؟؟“ عزہ اسے عید کے پہلے دن اپنے دروازے پر بہت سارا سامان لائی دیکھ۔۔۔۔۔ ابرو

اچکا کر تعجب سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ارے۔۔۔ آج عید ہے۔۔۔ سو چا پارٹی کرتے ہیں۔۔۔“ عتیق پُر جوش لہجے میں دونوں کو دیکھ بولا۔۔۔

”پارٹی۔۔۔ گھر جا بھائی ی اپنے۔۔۔ میم اور ڈیڈ گھر پر نہیں ہیں۔۔۔“ عزہ نے سپاٹ سے۔۔۔ انکار کر دیا تھا۔۔۔

”انٹی انکل نہیں ہیں۔۔۔ پھر تو اور بھی مزا آئے گا۔۔۔ چلو ناں پارٹی کرتے ہیں۔۔۔ ویسے بھی سوکھی سوکھی عید

منا کر بور ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔“ عتیق کے دونوں ہاتھوں میں پارٹی کا سامان تھا۔۔۔ وہ اندر داخل ہونا چاہ رہا

تھا۔۔۔ مگر عزہ راستے میں ہاتھ حائل کر کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

”او۔۔۔ بھائی ی۔۔۔ گھر جا شا باش اپنے۔۔۔ کوئی ی پارٹی نہیں ہو رہی یہاں۔۔۔“ اس بار بلال عتیق کو دیکھ دو

ٹوک انداز میں انکار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دونوں بھائی یوں کو عتیق کے ساتھ پارٹی کرنے میں کوئی ی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ وہ دونوں ہی منہ بسور کر عتیق کو

واپس لوٹا رہے تھے۔۔۔۔۔

”پر یار۔۔۔ ہم تو پوری تیاری سے آئے ہیں۔۔۔“ عتیق کے (ہم) کا لفظ کہتے ہی عزہ اور بلال تجسس میں آگئیے

تھے۔۔۔۔۔

”واپس چلو۔۔۔ یہ پارٹی کے لئیے راضی نہیں۔۔۔ ان جیسے دوست تو خدا دشمن کو بھی نہ دے۔۔۔“ عتیق نے

باہر کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔ لٹکے ہوئے منہ کے ساتھ کہا۔۔۔ تو عزہ اور بلال نے جھانک کر باہر کی جانب

دیکھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کر لو ناں یار پارٹی۔۔۔“ طلیحہ کہتی ہوئی سی سامنے آئی تھی۔۔۔ اسے دیکھ دو نوں بھائی سی منہ بسور کرا بھی انکار کر ہی رہے تھے۔۔۔ کے اچانک آفرینیش ان دو نوں بھائی یوں کی آنکھوں کی سامنے نمودار ہوئی سی۔۔۔

”ہاں۔۔۔ پارٹی کرنے دیں ناں۔۔۔ میں تو اپنی امی سے طلیحہ کے گھر پارٹی کا کہ کر پوری رات کے لئی آئی سی ہوں۔۔۔“ آفرینیش کو دیکھتے ہی بلال کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

دوسری طرف عزہ کا چہرہ بھی اس بھولی سی لڑکی کو دیکھ کھل اٹھا تھا۔۔۔

”چلو۔۔۔ اگر تم لوگ پوری تیاری سے آئے ہو۔۔۔ تو آ جاؤ۔۔۔ پارٹی کرتے ہیں۔۔۔“ عزہ نے آفرینیش کو دیکھتے ہی اپنا ہاتھ ہٹا دیا تھا۔۔۔ بلکہ مسکراتے ہوئے ویلکم کرنے لگا۔۔۔

بلال اسے دیکھتے ہی مسکراتے ہوئے بغیر پارٹی کے خلاف احتجاج کئیے اندر چلا گیا تھا۔۔۔ اس کی خاموشی کو سب نے اس کی ہاں گمان کیا۔۔۔

سب نے پارٹی میں خوب انجوائے کیا۔۔۔

”یہ کیا ہے؟؟“ ایک لال رنگ کی شربت نما چیز جو میز پر سچی تھی اسے دیکھ آفرینیش استفسار کرنے لگی۔۔۔

”یہ اقصی میم کا بنایا ہوا شربت ہے۔۔۔ جسے پی کر نشہ چڑھتا ہے۔۔۔“ عزہ کے بتاتے ہی طلیحہ اور عتیق کے کان کھڑے ہو گئی تھیں۔۔۔

”واقعی؟؟“ طلیحہ ایکساٹڈ ہو کر بولی۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔ اسے پی کر ڈیڈ کونشہ چڑ گیا تھا۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اوووو۔۔۔ تو پھر تو ہمیں بھی ایک بار ٹرائے کر کے دیکھنا چاہیے“ عتیق اس شربت کے جگ کو پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

”پاگل ہو گئی ہو کیا؟؟۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔“ عذہ فوراً ہی احتجاج بلند کر رہا تھا۔۔۔

”عذہ ٹھیک کہ رہا ہے۔۔۔ پاگل مت بنو۔۔۔“ بلال بھی اس کی بات کی تائید کر رہا تھا۔۔۔

”انہوں نے یہ کیوں بنایا ہے؟؟“ آفرینش تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

”وہ ذہن کو سکون دینے والی ایک دوا بنا رہی ہیں۔۔۔ اس میں استعمال کریں گی اس کا۔۔۔“ عذہ نے نرمی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

”کوئی نقصان تو نہیں ہو گا ناں اسے پینے سے؟؟“ طلحہ بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔

”نہیں۔۔۔ بس تین چار گھنٹوں کے لئے نشہ چڑ جائے گا۔۔۔ اور کچھ نہیں ہو گا۔۔۔“ بلال نے تیزی سے طنزیہ جواب دیا تھا۔۔۔

”چلو پیتے ہیں۔۔۔ مزہ آئے گا۔۔۔“ طلحہ بلال کی بات سنتے ہی پُر جوش لہجے میں بولی۔۔۔

”پاگل مت بنو۔۔۔ تم لوگوں کی پارٹی کا ٹائی م ختم ہو چکا ہے۔۔۔ اب جاؤ اپنے اپنے گھر۔۔۔“ بلال نے جب

طلحہ اور عتیق کی نظریں اس جگ پر جمی دیکھیں تو انہیں گھر واپس جانے کا کہا۔۔۔

”تم کتنے ڈرپوک ہو بلال۔۔۔“ طلحہ اس کی شخصیت سے واقفیت رکھتی تھی۔۔۔ اس لئے اسے چڑھانے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔۔“ وہ فوراً ہی بول پڑا تھا۔۔۔

”تم ہو۔۔۔ تبھی تو بجائیے ایک بار اس شربت کو ٹرائے کرنے کے۔۔۔ الٹا اٹھیں بھگاریے ہو۔۔۔“ عتیق نے

بھی طلیحہ کا ساتھ دیا تھا۔۔۔ بلال کو چڑھانے میں۔۔۔۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔“ بلال نفی کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”ایسا ہی ہے۔۔۔ ورنہ پی کر دیکھاؤ ہمیں۔۔۔“ عتیق نے اسے ٹاسک دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”بلال کوئی ضرورت نہیں ہے پینے کی۔۔۔ یہ دونوں مل کر تمہیں چڑھا رہے ہیں۔۔۔“ عزہ اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”ہاں بھئی ہی ہم تو چڑھا رہے ہیں۔۔۔ چلو طلیحہ آفرینش۔۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔۔ ہم بھی کن ڈرپوکوں کے گھر

آگئیے۔۔۔“ عتیق سامان کا شاپر اٹھاتے ہوئے۔۔۔ منہ بسور کہنے لگا۔۔۔

”مجھے ڈرپوک بلانا بند کرؤ۔۔۔ میں ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔ اگر اسے پینا تم لوگوں کے سامنے بہادری ہے۔۔۔ تو لو

میں اسے پی کر دکھاتا ہوں“ بلال کہ کر فوراً ہی کچن سے گلاس لے آیا تھا۔۔۔۔

عزہ کے منع کرنے کے باوجود اس نے وہ لال شربت پی لیا تھا۔۔۔

”واو۔۔۔ میں بھی۔۔۔“ عتیق نے زور سے ایک تالی مارتے ہوئے بلال کو داد دی۔۔۔ اور پھر خود پینے لگا۔۔۔ طلیحہ نے

بھی عزہ کا اک نہ سنی۔۔۔ اور وہ بھی ایک گلاس چڑھا گئی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم بھی پی کر دیکھو۔۔۔ بہت مزے دار ہے۔۔۔“ عذہ سب کو روکتا رہ گیا تھا۔۔۔ لیکن طلیحہ اور عتیق نے مل کر اس بیچارے کی اک نہ چلنے دی۔۔۔ انھوں نے آفرینش کو بھی زبردستی شربت پلا دیا تھا۔۔۔

باہر دروازہ نوک ہوا تو عذہ کھولنے چلا گیا۔۔۔ دروازے پر ایک پینٹنگ اسٹوڈنٹ آیا تھا۔۔۔ اسے تھوڑی مدد درکار تھی۔۔۔ عذہ باہر گارڈن میں بیٹھ کر اس کی مدد کرنے لگا۔۔۔

جب وہ واپس آیا۔۔۔ تو عتیق پر نظر گئی جو صوفے پر پڑا سو رہا تھا۔۔۔

پھر طلیحہ پر جو آدھی صوفے پر اور آدھی فرش پر لٹکی نظر آرہی تھی۔۔۔

اگلے لمحے آنکھیں پھٹیں۔۔۔ کیونکہ آفرینش نیچے ٹیبل پر منہ رکھ کر سو رہی تھی اور بلال نے نیند میں ہی اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔۔۔

دونوں بہت قریب قریب سو رہے تھے۔۔۔ دونوں کا منہ ایک ہی ٹیبل پر تھا۔۔۔

”آفری۔۔۔ آفری“ عذہ کا خون کھول گیا تھا بلال کو آفرینش کا ہاتھ پکڑا دیکھ۔۔۔ وہ آفرینش کے پاس آکر اسے آوازیں لگانے لگا۔۔۔ لیکن وہ تو بہت گہری نیند میں معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

پھر اس نے بلال کو پکارا۔۔۔ وہ بھی نشے میں سو گیا تھا۔۔۔

عذہ کا دل جل رہا تھا۔۔۔ آفرینش اور بلال کے ہاتھوں کو دیکھ۔۔۔

”آفری۔۔۔ آفری اٹھو۔۔۔“ وہ اور برداشت نہ کر سکا۔۔۔ اور اپنی جلن میں آکر سب سے پہلے بلال کا ہاتھ آفرینش کے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال نشے میں بھی آفرینش کا ہاتھ چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔

مگر عذہ نے بھی چھڑوا کر ہی سانس لی تھی۔۔۔

سب سے پہلے وہ طلحہ کو پیٹ پر سوار کر کے بلال کے کمرے میں لے گیا۔۔

جیسے ہی اس نے طلحہ کو بیڈ پر لیٹایا۔۔۔ وہ نشے میں عذہ کے بال پکڑ کر بری طرح کھینچنا شروع ہو گئی۔۔۔

”تم نے مجھے ڈانٹا کیسے؟؟“ ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھ پر چیخنے کی؟؟“ وہ پوری جان سے عذہ کے بال کھینچتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

”پر میں نے تمہیں نہیں ڈانٹا۔۔۔“ وہ بڑی مشکل سے اپنے بال طلحہ سے چھڑاتے ہوئے۔۔۔ کھڑے ہو کر کہہ رہا تھا۔۔۔

”اووو واپس۔۔۔ لگتا ہے میں نے خواب دیکھا ہو گا“ وہ نشے میں مسکراتے ہوئے کہہ کر بیڈ پر بے جان گڑیا کی طرح گر گئی۔۔۔

”اللہ۔۔۔ اللہ۔۔۔ سارا سر ہلا دیا میرا۔۔۔ اف۔۔۔ ابھی تو آفرینش بھی باقی ہے۔۔۔۔۔“ عذہ دل ہی دل گھبرایا تھا۔۔۔ طلحہ کا نشے میں ری۔ ایکشن دیکھ۔۔۔۔۔

اس نے آفرینش کو پیٹ پر نہ اٹھایا۔۔۔ بلکہ اسے اپنی باہوں کے حصار میں بھر کر۔۔۔۔۔

اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

وہ سینے سے لگی ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

یہ پہلی بار تھا جب وہ اس قدر نزدیک آگئی تھی۔۔۔ عذہ کو سانس لینے میں مشکل محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اچانک سے گرمی کا احساس بڑھنے لگا تھا۔۔۔

”سینٹی۔۔۔ مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات پوچھنی ہے۔۔۔“ آفرینش کی آنکھ کھلی تو وہ عذہ کی باہوں کے حصار میں تھی۔۔۔

اس کی بات سن عذہ کی سانسیں تھمی تھیں۔۔۔

”ہاں۔۔۔ پوچھو“ عذہ واقف تھا کہ وہ نشے میں ہے۔۔۔ کچھ بھی پوچھ سکتی ہے۔۔۔ اس لئیے اپنا تھوک نگلتے ہوئے اسے اجازت دے دی۔۔۔

”مجھے پوچھنا تھا کہ۔۔۔ کیا آپ۔۔۔“ آفرینش اس کے حسین چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے آئی تھی۔۔۔ اس کی سانسوں کی تپش عذہ کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

”کیا میں؟؟“ وہ بولتے بولتے رکی تو عذہ تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔ ساتھ ساتھ گھبراہٹ بھی لاحق تھی کے مقابل کی جانب سے کسی طرح کا بھی سوال آسکتا ہے۔۔۔

”کیا آپ نے میرا چشمہ دیکھا ہے؟؟“۔۔۔ اگر وہ ٹوٹ گیا تو امی نے مجھے بہت سناپی ہے۔۔۔“ آفرینش کا معصومانہ سوال سن عذہ کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

”نہیں۔۔۔ پر۔۔۔ میں سمجھاں کر رکھ دوں گا۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔“ وہ اسے اطمینان بخش جواب دیتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسے اپنے بیڈ پر لیٹا یا۔۔۔ تو وہ خود ہی پورے کمبل سے لپٹ گئی۔۔۔ یہ دیکھ کر اس کے حسین چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ رقصا تھی۔۔۔

اس لمحے دل تھوڑا بے مان ہوتا محسوس ہوا۔۔۔ دل چاہا اسے دیکھتا رہے۔۔۔ اپنے دل کی مانتے ہوئے وہیں فرش پر ٹک گیا۔۔۔ اور اسے آرام سے سوتے ہوئے۔۔۔ پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔



آنکھ کھلی۔۔۔ تو خود کو ایک انجانے کمرے میں پا کر وہ بہت حیران ہوئی۔۔۔ سر ہلکا سا گھومتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اچانک نظروں میں شوکیس پر سچی ٹرافیوں پر گئی۔۔۔ جن پر عذہ کا نام لکھا نظر آ رہا تھا۔۔۔
”واو۔۔۔ میں اس وقت سینئی کے کمرے میں ہوں“ وہ مسرت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔
”آفری۔۔۔ اٹھ گئی یں؟؟“ باہر سے عذہ کے پوچھنے کی آواز آئی۔۔۔
”جی۔۔۔ سینئی۔۔۔“

”تو باہر آ جاؤ۔۔۔ ناشتہ کر لیتے ہیں۔۔۔“

”جی۔۔۔ جی۔۔۔ آ رہی ہوں۔۔۔“ وہ فریش ہو کر جب گارڈن میں آئی تو سوائے عذہ کے کوئی موجود نہ تھا۔۔۔

READERS CHOICE

”سب کہاں ہیں؟؟“ وہ حیرت سے۔۔۔

”سورہے ہیں ابھی تک۔۔۔“ عذہ مسکراتے ہوئے آفرینش کے لئیے چلی رکھسکاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تو میں بلالاتی ہوں سب کو۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے بجائے بیٹھنے کے موڑ کر جانے لگی تھی۔۔۔

”نہیں۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ وہ نہیں اٹھ رہے ابھی۔۔۔ میں گیا تھا بلانے۔۔۔ چلو۔۔۔ ہم دونوں ناشتہ کر لیتے ہیں۔۔۔ وہ لوگ جب اٹھیں گے۔۔۔ تب کر لیں گے۔۔۔“ عذہ کی بات سن اس کے قدم رکے تھے۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلا کر چیئی پر آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

”بہت مزے دار سینڈویچ ہے۔۔۔“ آفرینیش نے پہلا لقمہ لیتے ہی جب تعریف کی تو عذہ مسکرا دیا۔۔۔

”یہ تمہارا ہی ہے۔۔۔ جو کل رات پارٹی کے لئیے تم لائی تھیں۔۔۔“

”اووو۔۔۔ پر۔۔۔ مزے دار ہے۔۔۔“ آفرینیش ہچکچاہٹ کا شکار تھی اس کے ساتھ اکیلے گارڈن میں بیٹھ کر

ناشتہ کرنے میں۔۔۔ وہ اپنی ہچکچاہٹ بات کر کے مٹانا چاہ رہی تھی مگر سمجھ نہیں پار ہی تھی کے بات کیا

کرمے۔۔۔ عذہ کے سامنے آتے ہی اسے اپنا ذہن مفلوج ہوتے اور ہاتھ پاؤں پھولتے ہوئے محسوس ہوتے

تھے۔۔۔ وہ اس لمحے بہت نروس فیل کر رہی تھی۔۔۔

”ٹیشو پاس کرنا“ عذہ کے کہتے ہی آفرینیش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کی جانب پاس رکھے باکس میں سے

ٹیشو پیپر نکال کر عذہ کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

”شکریہ“ ٹیشو لیتے وقت۔۔۔ آفرینیش کا ہاتھ عذہ کے ہاتھ سے مس ہو گیا تھا۔۔۔

آفرینیش کے لمس کا لگنا تھا کے عذہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔۔۔ جبکہ آفرینیش کو تو محسوس بھی نہیں ہوا

تھا کے وہ مقابل کے پورے وجود کو ہلا گئی ہے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ایک نیا احساس ہوا تھا اس لمحے۔۔۔۔۔ مانو کوئی ی جادو ہو۔۔۔۔۔ گویا کوئی ی سحر ہو۔۔۔۔۔

وہ ایک انوکھے احساس میں گرفتار ہوا تھا۔۔۔

وہ فدا فدا نظروں سے آفرینش کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔



آفرینش نے زرش کی ڈیزائنر کلاس میں چھپ کر جانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

ایک دن ڈیزائنر کلاس کی مس زلیخہ نے آفرینش کی زبردست کارکردگی پر اس کا نام دریافت کیا۔۔۔ جس پر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

زرش اور آفرینش دونوں ہی ڈرگئی تھیں۔۔۔ مگر مس زلیخہ نے آفرینش کو کچھ نہ کہا۔۔۔ بلکہ اسے

اجازت دے دی۔۔۔ کہ وہ جب دل چاہے ان کی کلاس اٹینڈ کر سکتی ہے۔۔۔

اس کے بعد تو آفرینش نے بلا خوف اس کلاس میں آنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

مس زلیخہ اکثر آفرینش سے کہتیں۔۔۔ کہ تم ڈیپارٹمنٹ چیلنج کروالو۔۔۔۔۔



وہ چھپکے چھپکے ناجانے کب سے عزم کو وال پینٹنگ کرتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک دم عزم کو محسوس ہوا جسے کوئی ی اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔ وہاں انوشہ بھی موجود تھی۔۔۔ اس لڑکی نے آفرینش کی

ہمت نہیں ہو رہی تھی سامنے آنے کی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آفری۔۔۔ تم ہو؟؟“ عزہ نے ہلکی سی جھلک سے پہچانا تھا۔۔۔

اس کے نام پکارتے ہی آفرینش کو ناچاہتے ہوئے بھی اس کے سامنے آنا پڑا تھا۔۔۔

”وہاں دیوار کے پیچھے چھپ کر کیوں کھڑی تھیں؟؟“ انوشہ نے اسے دیکھتے ہی ابرو اچکا کر سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر

وہ بیچاری۔۔۔ بھولی سی لڑکی بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی تھی۔۔۔

”وہ چھپ کر نہیں کھڑی تھی۔۔۔ میرے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔۔“ اچانک سے زرش نے بیچ کنور سیشن

میں چھلانگ ماری تھی۔۔۔ اس نے بچا لیا تھا آفرینش کو۔۔۔ مزید اٹھنے والے سوالوں سے۔۔۔

”اووو۔۔۔“ عزہ نے اثبات میں سر کو جمبش دی تھی۔۔۔

”اچھا۔۔۔ آفرینش تمہاری پیچھے قمیض پر رنگ لگ گیا ہے۔۔۔ شاید تم دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی تھیں۔۔۔ جس کا

کلرا بھی سوکھا نہیں ہے۔۔۔“ انوشہ کے کہتے ہی آفرینش پریشان ہو کر اپنی لائیٹ گرین رنگ کی قمیض کو پیچھے

سے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ مگر کمر پر اس کی نگاہ کا پہنچنا ممکن نہ تھا۔۔۔

”چلو۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ میں صاف کر دیتی ہوں۔۔۔“ یہ کہتے ہوئے انوشہ نے آفرینش کا ہاتھ تھاما

تھا۔۔۔

”جی۔۔۔ انوشہ سین ئی۔۔۔“ وہ انوشہ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار تھی۔۔۔ مگر زرش چاہتی تھی کے

رنگ صاف کرنے کا کام عزہ کرے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ارے میں نے سنا ہے۔۔۔ آپ کمرہ چینج کرنا چاہ رہی ہیں؟؟“ زرش نے انوشہ کا راستہ روکتے ہوئے

پوچھا۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔ وہ میری ایک روم میٹ بہت تنگ کرتی ہے۔۔۔۔ اس لئی ہے۔۔۔۔“ انوشہ منہ بسور بتانے لگی۔۔۔

”ارے تو آپ میرے ساتھ جلدی سے چلیں۔۔۔۔ ہمارے کمرے میں ابھی ایک بیڈ خالی ہے۔۔۔۔ چلیں جلدی چلیں۔۔۔ اس سے پہلے کوئی اور آجائے۔۔۔“ زرش نے انوشہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے اسے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔۔۔

آفرینش نا سمجھی سے زرش کو دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

”اب میں کیا کروں؟؟۔۔۔“ آفرینش پریشان ہو کر منہ ہی منہ آہستگی سے بڑبڑائی۔۔۔۔

”میرے ساتھ چلو۔۔۔۔ میں صاف کر دیتا ہوں۔۔۔۔ ویسے بھی اس رنگ کا لگا ہونا ٹھیک نہیں۔۔۔۔“ آفرینش کے کپڑوں پر لال رنگ لگ گیا تھا۔۔۔۔ جس کا لوگ غلط مطلب اخذ کر سکتے تھے۔۔۔۔

اس لئی عزم نے فوراً ہی اپنے بیگ سے شرٹ نکال کر۔۔۔ اس کے کندھوں پر اوڑھادی تھی۔۔۔۔ جس سے وہ رنگ کو رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ میں لے گیا تھا۔۔۔۔ جہاں اس کا سامان رکھا تھا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ رنگ صاف کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا۔۔۔ مگر صاف کرنا ضروری تھا۔۔۔ اس لئی بے بغیر کوئی سوچ ذہن میں لائے۔۔۔ وہ قمیض پر لگے رنگ صاف کرنے لگا۔۔۔

”ہو گیا۔۔۔ میں سامان رکھ کر آتا ہوں۔۔۔“ عزہ کہ کر۔۔۔ اپنا سامان اٹھا کر چل دیا تھا۔۔۔

وہاں پر بہت سارے ماڈلز تیار رکھے تھے۔۔۔ جن میں ایک نہایت ہی خوبصورت گھر کا بنا ہوا تھا۔۔۔ آفرینش اسے چھو کر دیکھنے ہی لگی تھی کے عتیق نے پیچھے سے اسے زور سے آواز دی۔۔۔ جس پر وہ چونک کر موڑنے لگی۔۔۔ اسی دوران اس کے ہاتھ کے لگنے سے وہ ماڈل ٹوٹ گیا۔۔۔

”تم تو مر گئی۔۔۔“ عتیق نے ٹوٹا ہوا ماڈل دیکھ۔۔۔ آفرینش سے کہا۔۔۔

پھر عتیق اپنی یادوں میں کھو گیا۔۔۔ جب وہ عزہ کو ڈھونڈتے ہوئے اس کے روم میں داخل ہوا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں بال تھی۔۔۔ جسے اس نے بے دیہانی میں ٹیبل پر رکھے ہوئے ماڈل کے پاس رکھ دیا۔۔۔ بال پاس رکھے ماڈل سے جا ٹکرائی۔۔۔ اور وہ ماڈل ٹوٹ گیا۔۔۔

بس عزہ کے ماڈل کا ٹوٹنا تھا کہ اس کے سارے روم میٹرز سر پکڑ کر جمع ہو گئی۔۔۔

”ارے ایک ماڈل ہی تو ہے۔۔۔ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو۔۔۔“ عتیق لاپرواہی سے جی پی رپر بیٹھتے ہوئے

بولا۔۔۔

READERS CHOICE

”تم تو مر گئی۔۔۔“ ان میں سے ایک لڑکا عتیق کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔

”او۔۔۔ ایسا کیوں؟؟“

" because Models Are The Lives Of the architecture majors"

وہ تینوں ہم آواز ہو کر عتیق کو جتاتے ہوئے بولے۔۔۔۔

”مگر عذہ میرا بچپن کا دوست ہے۔۔۔۔ وہ مجھے کچھ نہیں کرئے گا۔۔۔۔“ عتیق بے فکری سے گویا ہوا۔۔۔

”ٹائیٹ سے باندھ دو اس کے ہاتھ پاؤں۔۔۔۔“ عتیق کی ساری خوش گمانی دھری کی دھری رہ گئی

تھی۔۔۔۔ عذہ نے اسے جی ٹی پر بیٹھا کر ہاتھ پاؤں بندھوا دیے تھے۔۔۔۔ اوپر سے جوتے کے ہار کو۔۔۔ اس کے

گلے کی زینت بنا دیا تھا۔۔۔۔

”تم تو مر گئی۔۔۔۔ یہ عذہ کا ماڈل ہے۔۔۔۔ اس نے اپنے بچپن کے دوست ہونے کا لحاظ نہ رکھا۔۔۔۔ تم کیا

چیز ہو۔۔۔۔“ عتیق کے کہتے ہی آفرینش کے ہاتھ پاؤں مارے خوف کے ٹھنڈے پڑ گئی تھیں۔۔۔۔

”پر۔۔۔۔ یہ غلطی سے ہوا۔۔۔۔“ وہ روہانہ آواز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

”مجھ سے بھی غلطی ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر تمہارے سین ٹی نے مجھے نہیں بخشتا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے ماڈل کے آگے

کسی کو اہمیت نہیں دیتا۔۔۔۔“ عتیق کی باتیں اس کے اوسان خطا کر رہی تھیں۔۔۔۔ وہ تو پہلے ہی ننھے سے دل کی

مالکن تھی۔۔۔۔

”سین ٹی۔۔۔۔ سی۔۔۔۔ سین ٹی ر۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔ میں نے آپ جان کر نہیں کیا۔۔۔۔“ عذہ جب واپس آیا تو اس کی

نگاہ سب سے پہلے اپنے ماڈل پر گئی تھی۔۔۔۔ جسے دیکھتے ہی اس کا خون کھول گیا تھا۔۔۔۔ اس نے غصے سے

آگ بگولہ ہوتے ہوئے عتیق کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

مگر اگلے ہی لمحے آفرینش کی معافی اسے ٹھنڈا کر گئی تھی۔۔۔۔۔

”کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ تمہیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ میں دوبارہ اپنا لوں گا۔۔۔۔۔“ اس نے تو ایسے ظاہر کیا۔۔۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔۔

”سوری۔۔۔۔۔“ آفرینش کی آنکھوں میں موتی جھلک گئی تھیں۔۔۔۔۔

”ارے کہاناں۔۔۔۔۔ میں دوبارہ اپنا لوں گا۔۔۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔۔۔“ عزمہ کے کہتے ہی وہ تیزی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے شرمندہ ہو کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

”ایسے کیوں دیکھ رہا ہے؟“ عتیق کے مسلسل گھوری سے نوازنے کے سبب۔۔۔۔۔ عزمہ نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔

”تو نے آفرینش کو کچھ نہیں کہا؟؟۔۔۔۔۔ اس نے تیرا اتنی محنت سے بنایا ہوا ماڈل توڑ دیا۔۔۔۔۔ اور تو نے اسے ایک اف بھی نہ کی۔۔۔۔۔“

”تجھے نظر کم آتا ہے۔۔۔۔۔ وہ پہلے ہی بہت شرمندہ اور ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔۔ میں اسے اور ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔“ عزمہ نے کہتے ہوئے اپنا ٹوٹا ہوا ماڈل اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

”۔۔۔۔۔ تجھے نہیں لگتا۔۔۔۔۔ تو آفرینش کی کچھ زیادہ ہی فکر کرتا ہے۔۔۔۔۔“ عتیق نے اس کے وجود پر نظریں جمائے کہا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں تو۔۔۔۔۔ وہ میری بہن جیسی ہے۔۔۔۔۔ میں اس کی اتنی ہی فکر کرتا ہوں جتنی طلحہ کی کرتا ہوں۔۔۔۔۔“ عذہ نے اپنا ماڈل ٹیبل پر لا کر رکھتے ہوئے۔۔۔۔۔ جواب دیا۔۔۔۔۔

”بہن؟؟۔۔۔۔۔ واقعی؟؟۔۔۔۔۔ کیا واقعی تو صرف آفرینش کو اپنی بہن سمجھتا ہے؟؟۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے تو معاملہ گڑ بڑ لگنے لگا ہے۔۔۔۔۔ تیری آنکھوں میں ایک الگ سی چمک آتی ہے اسے دیکھتے ہی۔۔۔۔۔ جیسے انور کرنا۔۔۔۔۔ میرے لئیے ممکن نہیں۔۔۔۔۔“ عتیق کی بات سن وہ الجھا تھا۔۔۔۔۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور یہ آنکھیں پڑھنے کا ہنر جا کر لڑکیوں کو دیکھا۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے دو تین پٹ جائیں۔۔۔۔۔“ اپنے دل میں مچی ہل چل کو اس نے چہرے کے تاثرات بننے نہ دیا۔۔۔۔۔ وہ لا پرواہی سے کہتا ہوا۔۔۔۔۔ واپس اپنا ماڈل بنانے لگا۔۔۔۔۔

عتیق کے جانے کے بعد وہ خود بھی سوچ میں پڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔



زرش اور آفرینش ابھی کینیٹین سے گزر رہی رہے تھے کے ان کی نظر عذہ پر پڑی۔۔۔۔۔ جو ان دونوں کو دیکھ روکا تھا۔۔۔۔۔

”کہاں جا رہی ہو تم دونوں؟؟“

”وہ۔۔۔۔۔ سین ئی ر۔۔۔۔۔ زرش نے مس زلیخہ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ وہ چاہتی ہے۔۔۔۔۔ کے جو سنڈریلا کا پلے ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ اس میں سنڈریلا کا ڈریس یہ تیار کرے۔۔۔۔۔“ آفرینش کے بتاتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلو۔۔ پھر ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔ مجھے بھی مس زلیخہ نے بلایا ہے۔۔۔۔“

”آپ کو کیوں؟؟“ آفرینش الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

”مجھے نہیں پتا۔۔ شاید پلے کے اسٹیج کی ڈیزائننگ کے لیے۔۔۔“ عذہ اندازاً کہہ رہا تھا۔۔۔

”عذہ تم نے بتایا نہیں۔۔۔ تم سنڈریلا کے پلے میں پرنس چارمنگ کارول کر رہے ہو۔۔۔“ زرش عذہ کا پوسٹر دیکھتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔ عذہ نے حیرت سے اپنا بڑا سہ پوسٹر ہال کمرے میں لگا ہوا دیکھا۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔۔ مجھے تو پتا بھی نہیں ہے اس بارے میں۔۔۔۔ یہ مس زلیخہ بھی ناں۔۔۔۔ میں ان سے ابھی بات کرتا ہوں۔۔۔“ عذہ اس پوسٹر کو دیکھتے ہی پریشان ہو کر مس زلیخہ کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔

”مس میں نے آپ سے کہا تھا۔۔۔ میں آپ کے پلے میں کوئی رول نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ آپ نے پھر بھی میرے نام کا اتنا بڑا پوسٹر لگوادیا۔۔۔“ وہ احتجاجاً گویا ہوا۔۔۔ اس کے لہجے سے خفگی ظاہر تھی۔۔۔ مگر مس زلیخہ اس کی ناراضگی کو ذرا بھی خاطر میں نہ لائی تھیں۔۔۔۔

”ارے چپ ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ لڑکیاں سن لیں گی۔۔۔ دیکھو تو ذرا۔۔۔ کتنی لمبی قطار ہے۔۔۔۔ صرف پلے میں تمہاری سنڈریلا بننے کے لیے۔۔۔ اب ان بیچاریوں کا دل نہ توڑو اور ان میں سے ایک کو اپنی سنڈریلا بننے کا شرف دے دو۔۔۔“ مس زلیخہ نے دبی دبی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”پر۔۔۔ مجھے ان سب میں کوئی انٹر سٹ نہیں ہے۔۔۔ آپ کیوں مجھے زبردست اپنے پلے میں شامل کرنے پر آمادہ ہیں؟؟۔۔۔“ عزمہ پُر زور احتجاج کرنے لگا۔۔۔

”اچھا بابا۔۔۔۔۔ ہلکے بولو۔۔۔۔۔ جیسے ہی مجھے تم جتنا خوبصورت لڑکا مل جائے گا پلے میں شہزادہ بنانے کے لیے۔۔۔ میں تمہیں چھوڑ دوں گی بس۔۔۔ تب تک میرے پلے میں شہزادے کا رول کر لو۔۔۔“ مس زلیخہ التجائی یہ انداز میں کہنے لگیں۔۔۔

”پر۔۔۔۔۔ پلیز جلد سے جلد اپنے پلے کے لئے کوئی لڑکا ڈھونڈیں۔۔۔۔۔“ عزمہ آخر کار ان کی التجاء سن کر مان گیا تھا۔۔۔۔۔ پلے میں شہزادے کا رول کرنے کے لئے۔۔۔۔۔

”سنا تم نے۔۔۔ عزمہ پلے کا شہزادہ ہے۔۔۔۔۔ تو اس کی سنڈر یلا تو تمہیں ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔۔“ زرش نے آفرینش کے کان میں آہستگی سے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

”سامنے لمبی لائی ن دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ سب بھی عزمہ کی شہزادی بنے آئی ہیں۔۔۔۔۔ میں کیسے؟؟۔۔۔“ آفرینش جنگ لڑنے سے پہلے ہی ہتھیار ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ منہ بسور کہتی ہوئی۔۔۔۔۔ اپنے ہاسٹل کے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

آفرینش ڈیزائنر کلاس میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کے مس زلیخہ نے آکر اس کے بنائے ہوئے ڈریس کی تعریف کی۔۔۔۔۔ ”تمہیں پتا ہے۔۔۔ میں بھی تمہاری طرح نظر کا چشمہ لگاتی تھی۔۔۔ مگر پھر میں نے آپریشن کروا

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

لیا۔۔۔ کیا تم چاہو گی۔۔۔ کے تمہارا یہ نظر کا چشمہ ہٹ جائے؟؟“ ان کے سوال پر وہ سوچ میں پڑھ گئی

تھی۔۔۔ مگر پھر عزم کا خیال آتے ہی اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہارے لئیے ڈاکٹر سے بات کر لوں گی۔۔۔ تم اپنے والدین سے اجازت لے لو۔۔۔“

”مس کیا ڈاکٹر کا نمبر مل سکتا ہے؟؟۔۔۔“ آفرینش نے لچک دار انداز میں استفسار کیا۔۔۔

”ہاں بالکل۔۔۔“ مس زلیخہ نے اسے اپنے سیل سے ڈاکٹر کا نمبر سینڈ کر دیا۔۔۔

آفرینش گھبرا رہی تھی۔۔۔ مبشرہ بیگم سے بات کرنے میں۔۔۔ لیکن وہ عزم کی خاطر آپریشن کرانا چاہتی

تھی۔۔۔ اس لئیے ہمت جمع کر کے بات کی۔۔۔

وہ حیران رہ گئی۔۔۔ جب مبشرہ بیگم نے اسکی توقع کے بالکل برعکس جواب دیا۔۔۔

ان کی رضامندی سے آفرینش نے مس زلیخہ سے کہہ دیا کہ وہ آپریشن کے لئیے تیار ہے۔۔۔

آپریشن کے دن وہ بہت ڈر رہی تھی۔۔۔

”ارے چھوٹا سا آپریشن ہے۔۔۔ ڈر مت۔۔۔ تم جب آپریشن روم سے باہر آؤ گی تو ہم وہاں وجود ہوں

گے۔۔۔“ طلحہ نے ہسپتال میں بیٹھی ہوئی آفرینش کی ہمت بڑھائی تھی۔۔۔ جس کا ہر گزرتے لمحے کے

ساتھ خون خشک ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اس کا نام پکارا گیا۔۔۔ تو وہ ڈرتے ڈرتے کھڑی ہوئی۔۔۔ ”امی بھی ناں۔۔۔ کبھی وقت پر نہیں

آتیں۔۔۔“ وہ پیچھے پلٹ کر دیکھتے ہوئے۔۔۔ منہ بسور بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش ڈائریکٹ ہاسٹل سے آئی تھی۔۔۔ مبشرہ بیگم ہسپتال آنے والی تھیں۔۔۔ مگر انھیں اچانک سے ایک بڑا آرڈر مل گیا تھا۔۔۔ جس وجہ سے وہ نہ آسکیں۔۔۔۔۔

آپریشن کے بعد نرس اسے وٹینگ روم میں بٹھا کر چلی گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔۔

”کوئی ہے؟؟“ آفرینش روم میں اکیلی تھی۔۔۔ ”لگتا ہے طلحہ اور زرش بھی نہیں آئیں۔۔۔۔۔ حد ہے۔۔۔۔۔ کسی کو فکر ہی نہیں ہے میری۔۔۔۔۔“ وہ منہ لٹکا کر ابھی بول ہی رہی تھی کہ کسی کے آنے کی آہٹ اس کی کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

”کون؟؟؟“ طلحہ تم ہو؟؟“ آفرینش انداز طلحہ کا نام پکارنے لگی۔۔۔۔۔ لیکن جواب میں عذہ کی آواز سن۔۔۔ اس کا دل مسرت سے بھر آیا تھا۔۔۔۔۔

”مجھے طلحہ نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔ یہ رہیں تمہاری دوائیاں۔۔۔۔۔ اور کے۔۔۔۔۔“ عذہ اس کے برابر والی چیئر پر بیٹھے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

”شکر یہ سینئر۔۔۔۔۔“

”آنکھیں ٹھیک ہیں؟؟؟“ وہ آفرینش کا بھولہ سہ چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

”بس۔۔۔۔۔ تھوڑی جلن ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ اس روشنی سے۔۔۔۔۔“ وہ آنکھیں بند کرے۔۔۔ اس کی جانب چہرہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ جواب دینے لگی۔۔۔۔۔

”اووو۔۔۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔۔۔“ عذہ نے شاپر سے sleep mask نکال کر اسے پہنانے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

پہناتے وقت۔۔۔۔۔ جیسے ہی اس کے نزدیک ہوا۔۔۔ آفرینش کی سانسوں کی مہک اسے شدت سے اپنی جانب راغب کرنے لگیں۔۔۔۔۔ دو تین ثانیوں کے لئیے تو وہ اس کا معصوم سہ چہرہ تکتے لگا۔۔۔۔۔

دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی محسوس ہوئی یں۔۔۔۔۔ اتنے نزدیک آکر اسے دیکھنے کے سبب اپنی حالت غیر ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔ فوراً ہی اپنے بکھرتے جذبات پر قابو پا کر ماسک پہنا کر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔۔۔

چہرے پر پیاری سی مسکان بکھری تھی۔۔۔۔۔

”اب سکون مل جائے گا تمہیں۔۔۔۔۔“ عذہ کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے عذہ کی نظریں تو آج اس پر آکر ٹک گئی ہیں۔۔۔۔۔

”چلیں۔۔۔۔۔“ عذہ کہتے ہوئے دوائی کا شاپر لے کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

”جی۔۔۔۔۔“ وہ کھڑی ہو کر سہارا ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔ کیونکہ آنکھیں بند ہونے کے سبب اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

عذہ نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔۔۔ مگر آفرینش نظر نہ آنے کے سبب بجائیے ہاتھ پکڑنے کے اس کی شرٹ کو سائیڈ سے ہلکا سا پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔

جس پر عذہ مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیتا ہے۔۔۔۔۔



آفرینش کب سے خالی کلاس روم ڈھونڈ رہی تھی تاکہ وہاں آرام سے اکیلے بیٹھ کر پڑھائی کر سکے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ارے کہاں جا رہی ہو؟؟؟۔۔۔“ ایک کلاس میں داخل ہوئی تو بلال کو وہاں خود سے پہلے موجود پا کر خاموشی سے موڑنے لگی۔۔۔ مگر بلال کی نظر اس پر پڑھ گئی تھی۔۔۔

”اسٹڈی کرنے“ وہ موڑ کر۔۔۔ بلال کی جانب دیکھ جواب دینے لگی۔۔۔

”او۔۔۔ تو یہاں میرے ساتھ بیٹھ کر کر لو۔۔۔ میں کون سے تمہیں کھا جاؤں گا۔۔۔ الٹا تمہاری مدد ہی کروں گا۔۔۔ آ جاؤ۔۔۔“ بلال مسکراتے ہوئے اسے اپنے برابر والی سیٹ پر مدعو کر رہا تھا۔۔۔

”ایک تو میرے نصیب میں ہر جگہ تم سے ہی ٹکرانا لکھا ہے۔۔۔“ وہ منہ ہی منہ بڑبڑائی تھی۔۔۔

”کچھ کہا؟؟؟“ بلال ٹھیک طرح سن نہیں سکا تھا۔۔۔ اس لئیے ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ کچھ نہیں کہا۔۔۔ تم اپنا پڑھو۔۔۔ میں کسی اور کلاس میں جا کر اکیلے اسٹڈی کروں گی۔۔۔“ یہ کہہ کر ابھی وہ ایک قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔ کے بلال نے آواز دی۔۔۔ جس پر اس کے پاؤں کو بریک لگا تھا۔۔۔

”کوئی فائی دہ نہیں ہے تمہارے خالی کلاس ڈھونڈنے کا۔۔۔ آج کوئی کلاس خالی نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں خود پورا ڈیپارٹمنٹ گھوم چکا ہوں۔۔۔ اس لئیے میرے ساتھ آج ایک کلاس شیئر کر لو۔۔۔“ اس کی بات سن آفرینش ناچاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ ایک کلاس شیئر کرنے پر مجبور تھی۔۔۔

وہ بلال سے آگے والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ کتابیں بیگ سے نکال کر پڑھنا اسٹارٹ کر دیا۔۔۔

”میں تمہیں پڑھاتا ہوں رکو“ بلال اسکیل ہاتھ میں لے کر اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

”پر میں خود پڑھ سکتی ہوں۔۔۔ مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے“ وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہاں۔۔۔ وہ تو مجھے پتا ہے۔۔۔ تم کتنا پڑھ سکتی ہو۔۔۔“ وہ طنزیہ کہ کر مسکرا نے لگا۔۔۔

آفرینش اس کا طنزیہ جواب سن دانت میسنے لگی۔۔۔

عزہ اپنا ماڈل ہاتھ میں لئی اچھی طرح دائیں بائیں جانب نظر دوڑانے کے بعد احتیاط سے سیڑھیوں سے اتر۔۔۔۔۔ یہ اس کا دوسری بار بنایا ہوا ماڈل تھا اس لئی وہ کافی محتاط تھا اسے لے کر۔۔۔ وہ اسے صحیح

سلامت ماڈل روم تک پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔ سیڑھیوں سے اترتے ہی سامنے موجود کلاس میں سے بہت سارے اسٹوڈنٹس کا ہجوم ایک ساتھ نکلا۔۔۔ عزہ نے انھیں اچانک باہر نکلتا دیکھ اپنا دل تھما تھا۔۔۔

”ابے یار۔۔۔“ بڑی مشکل سے اپنا ماڈل بچاتے ہوئے اس ہجوم سے وہ باہر نکلا۔۔۔ ”اللہ تیرا شکر“ اپنا ماڈل بچانے میں وہ کامیاب ہوا تھا۔۔۔

ماڈل روم سے واپسی پر اس کے کانوں کی سماعت سے آفرینش اور بلال کی آوازیں ٹکرائی ہیں۔۔۔ جنھیں سن کر اگنور کرنا اس کے لئی آسان نہ تھا۔۔۔

وہ دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اور ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔ بلال آفرینش سے ایک سوال کر رہا تھا۔۔۔ جس کا جواب غلط بیان کرنے پر اس نے آفرینش کے سر پر اسکیل مار دیا تھا۔۔۔

”اللہ۔۔۔ لگ رہا ہے میرے۔۔۔ اگر اب تم نے مارا تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں“ آفرینش بلال کو کھا جانے والی نگاہ سے گھور کر۔۔۔۔۔ وارننگ دینے لگی۔۔۔

بلال کا یوں آفرینش کے سر پر اسکیل مارنا عزہ کو بہت ناگوار گزرا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال نے پھر ایک بار پاکستان آرکیٹیکٹ ہسٹری کے حوالے سے ایک سوال کیا۔۔۔ جس کا جواب آفرینش نے پھر غلط دیا تھا۔۔۔

جس پر اس کا درست جواب دیتے ہوئے بلال نے ایک بار پھر اسکیل اسکے سر پر دے مارا۔۔۔ لیکن اس بار ایک انجانی گرفت نے اس کا ہاتھ بیچ میں ہی روک لیا تھا۔۔۔

”سینئر۔۔۔“ آفرینش کی نظر جیسے ہی عذہ پر پڑی۔۔۔ وہ ہر بار کی طرح چمک کر بولی۔۔۔

”پڑھانے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ عذہ نے بلال کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اس کا غصہ چہرے سے ہی جھلک رہا تھا۔۔۔

”تم پاکستان اور غیر ملکوں کی آرکیٹیکٹ ہسٹری کے حوالے سے پیپرز کی تیاری کر رہی ہو؟؟؟“ عذہ کا لہجہ آفرینش کی جانب موڑتے ہی نرم ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے سوال پر آفرینش نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

”میں تمہاری مدد کر دوں؟؟؟“ عذہ کے پوچھتے ہی وہ خوشی سے اچھل پڑی تھی۔۔۔

”نیکسی اور پوچھ پوچھ۔۔۔ ضرور سینئر“

عذہ اس کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ کر اس کی بک میں نوٹس بنا کر دینے لگا۔۔۔

”لاؤ بلال۔۔۔ سینئر میری بک میں جو نشان لگا رہے ہیں۔۔۔ میں وہ تمہاری بک میں لگا دیتی ہوں۔۔۔ تمہیں بھی آسانی ہو جائے گی۔۔۔ سینئر کے نوٹس بہت کمال کے ہوتے ہیں“ آفرینش نے پیچھے موڑ کر بلال کی بک اٹھاتے

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ہوئے عزہ کے نوٹس کی تعریف کی۔۔۔ تو بلال بری طرح جل گیا۔۔۔ فوراً اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔ بک آفرینش سے چھینے لگا۔۔۔

آفرینش پوری طاقت سے اس کی بک لینے میں لگی تھی۔۔۔ مگر وہ کسی صورت عزہ کی مدد لینے کیلئے راضی نہ تھا۔۔۔
”دے دو یا۔۔۔۔“ آفرینش بے تکلف انداز میں بولی۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی عزہ کا دل جل گیا تھا۔۔۔ مارے جلن کے اس نے مار کر کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔۔ وہ اپنا غصہ بڑی مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔۔۔۔

”بہت ضدی ہو تم“ آفرینش بلال سے بک چھیننے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔۔۔ جس پر وہ دانت کچکچاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔

”کیا ہے؟؟؟“ آفرینش بڑی توجہ سے عزہ سے پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔ وہ مسلسل اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور اس کا یوں فدا فدا نظروں سے دیکھنا بلال سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔ آخر اس نے مار کر کایپ اتار کر اس کے سر پر وار کیا۔۔۔ جس پر آفرینش جھنجھلا کر پیچھے پلٹی تھی۔۔۔۔

”تمہیں نظر نہیں آتا میں پڑھ رہی ہوں۔۔۔۔“ اس نے بھی جوابی کاروائی میں بلال کو ہاتھ میں پکڑا ہوا مار کر کھینچ مارا تھا۔۔۔۔۔

عزہ کے لئیے آفرینش کا بلال سے بے تکلف انداز میں لڑائی کرنا برداشت سے باہر کا عمل تھا۔۔۔۔۔ وہ جلن سے دانت کچکچا رہا تھا۔۔۔۔

آڈیشن چل رہے تھے۔۔۔ ہر لڑکی عزہ کی سنڈریلا بننے کے لیے بے تاب نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔ زرش زبردستی آفرینش کو بھی پکڑ کر آڈیشن ہال میں لے آئی تھی۔۔۔ وہاں بہت ساری لڑکیوں کو دیکھ کر اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔۔

آڈیشن مس زلیخہ کو لیتا دیکھ۔۔۔۔۔ آفرینش کی تھوڑی ڈھارس بنی تھی۔۔۔۔۔ سوہا کو فرسٹ فائنل کے طور پر سلیکٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

سوہا کو اپنے مقابلے پر دیکھ۔۔۔۔۔ آفرینش مزید گھبرا گئی تھی۔۔۔۔۔

”تم ڈرو مت۔۔۔ تم اچھا کرو گی۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے۔۔۔۔۔“ زرش مسلسل اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔
”ایک کام کرو۔۔۔ تم اپنی آنکھوں کے نیچے تھوڑا سا اورنج shade لگا لو۔۔۔۔۔ اس سے آنکھیں روئی
روئی معلوم ہوں گی۔۔۔۔۔“ زرش نے آفرینش کے منع کرنے کے باوجود اورنج shade لگا دیا تھا۔۔۔۔۔
آئی شیڈ کی چھن سے اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔۔۔۔۔

عزہ وہیں اسٹیج پر کھڑا تھا۔۔۔۔۔ اس نے زرش کو آفرینش کی آنکھوں میں آئی شیڈ لگاتا ہوا دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔
آڈیشن میں تو آفرینش نے کافی اچھی کارکردگی دکھائی تھی۔۔۔۔۔ اور اس پر آنکھوں میں بھرے بھرے آنسو
۔۔۔۔۔ سونے پر سہاگہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

آفرینش جب واپس آ کر چچی کی پر بیٹھی۔۔۔۔۔ تو اب جلن کے سبب آنکھیں کھل تک نہیں رہیں تھیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یار۔۔۔ میری آنکھیں جل رہی ہیں۔۔۔ پلینز دوائی لاؤ جلدی۔۔۔“ وہ آنکھیں مسلتے ہوئے روہانہ آواز میں بول رہی تھی۔۔۔

”اچھا اچھا۔۔۔ تم رکو۔۔۔ میں ابھی لاتی ہوں۔۔۔“ زرش یہ کہ چلی گئی تھی۔۔۔

”بے وقوف۔۔۔“ عذہ سر جھٹکتے ہوئے۔۔۔ آفرینش پر نظر جمائے گویا ہوا۔۔۔

”شکریہ۔۔۔“ آفرینش کے ہاتھ میں عذہ دوائی پکڑا کر چلا گیا۔۔۔ بغیر کچھ کہے۔۔۔ آفرینش اسے زرش گمان کر رہی تھی۔۔۔

”سوری یار۔۔۔ تمہاری دوائی مل ہی نہیں رہی ہے مجھے۔۔۔“ زرش آکر پریشان لہجے میں بولی تو آفرینش تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے الجھی نگاہ سے تنکے لگی۔۔۔

”کیا؟؟؟“ تو یہ دوائی تم نے نہیں دی مجھے؟؟“ وہ دوائی دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

”نہیں تو۔۔۔“ زرش کا انکار۔۔۔ آفرینش کو سوچ میں ڈال گیا تھا۔۔۔

”تو پھر مجھے یہ کس نے دی؟؟“ آفرینش الجھی تھی۔۔۔

”پتا نہیں“ جس پر زرش نے انجان بن کر کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

عذہ اسٹیج پر ڈیزائننگ کے سلسلے میں تصویریں کلک کر رہا تھا۔۔۔ نا جانے دل میں کیا سمائی۔۔۔ ایک دو آفرینش کی بھی لے لیں۔۔۔ جن میں وہ بھولی سی لڑکی آنکھیں بند کرے بیٹھی نظر آرہی تھی۔۔۔

پھر کیمرا لے کر اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب چل دیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش کو سلیکٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

اب مقابلہ سوہا اور آفرینش کے درمیان ہونا تھا۔۔۔۔۔

”عزہ تم یہاں آؤ پلیز۔۔۔ اور ان سارے ڈیزائنز کی تصویریں لو۔۔۔۔۔“ انوشہ اور عتیق کب سے اس کے منتظر

تھے۔۔۔ جیسے ہی وہ کلاس میں داخل ہوا۔۔۔ انوشہ اسے اپنی ڈیکس کی جانب بولانے لگی۔۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔ گلے سے کیمرہ اتار کر۔۔۔۔۔ اسٹیج کے ڈیزائنز جو انوشہ نے تیار

کئی تھے۔۔۔ ان کی تصویریں لینے لگا۔۔۔۔۔

”ارے تم یہاں کیوں چلے آئے؟؟۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔ تمہاری سنڈریلا فائنل کرنی ہے۔۔۔۔۔“ مس

زلیخہ عزہ کے پیچھے پیچھے اس کی کلاس روم تک آن پہنچی تھیں۔۔۔۔۔ جس پر وہ بے زاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے

منہ پر دونوں ہاتھ رکھ۔۔۔۔۔ ”او۔۔۔۔۔ نووو“ کہ اٹھا تھا۔۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ نو۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔۔۔“ مس زلیخہ اسے گھور کر دیکھتے ہوئے

بولیں۔۔۔۔۔

”مس۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ مجھے آپ کے اس پلے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ کسی اور کو چین لیں اس

شہزادے کے رول کے لئیے۔۔۔۔۔“ عزہ متی انداز میں کہ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے لہجے سے ہی بے زاری جھلک

رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ پلے کرنے میں بالکل بھی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں نے تم سے کہا ہے ناں۔۔۔ میں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔ تب تک پلیز شہزادے کا رول کر لو۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔“

”پر۔۔۔۔۔ مجھے اور بھی بہت کام ہیں۔۔۔۔۔ آپ کے پورے پلے کی اسٹیج ڈیزائننگ کی ذمہ داری میرے سر پر ہے۔۔۔۔۔ اوپر سے یہ ایکٹنگ وغیرہ میرے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔“ عذہ نے سپاٹ سہ انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔

”اف۔۔۔۔۔ عذہ۔۔۔۔۔ اتنے نخرے مت دیکھاؤ۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔“ ابھی وہ دھمکی امیز لہجے میں آگے بولتیں۔۔۔۔۔ اس سے قبل ہی ان کی نگاہ عتیق پر پڑی۔۔۔۔۔

”عتیق۔۔۔۔۔ تم تو میرے اسٹوڈنٹ ہو۔۔۔۔۔ تم آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ میں کیا کر رہے ہو؟؟؟“ مس زلیخہ ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔۔

”مس۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میں عذہ کا دوست ہوں۔۔۔۔۔ اس کی مدد کرنے آیا ہوں۔۔۔۔۔“ اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔۔۔

”جھوٹا۔۔۔۔۔ انوشہ کے چکر میں صبح شام ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے چکر لگتا رہتا ہے۔۔۔۔۔“ عذہ دل ہی دل بڑبڑایا تھا۔۔۔۔۔

”تم عذہ کے دوست ہو۔۔۔۔۔ تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم عذہ کو راضی کرؤ پلے کے لئیے۔۔۔۔۔ ورنہ میں تم سے شہزادے کا رول کرواؤں گی۔۔۔۔۔“ ان کی دھمکی سنتے ہی عتیق نے اپنا دل تھاما تھا۔۔۔۔۔

”ایسا نہ کریں مس۔۔۔۔۔ یہ ایکٹنگ وغیرہ میں نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ آپ عذہ سے ہی کروائیں۔۔۔۔۔“ عتیق نے بھی صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ساتھ ساتھ وہ عزہ کو التجائی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

”پلیز پلے کر لو۔۔۔ پیارے بھائی۔۔۔ اپنے اس دوست کی خاطر۔۔۔“ عتیق دونوں ہاتھ عزہ کے سامنے جوڑتے ہوئے متنی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

جس پر وہ لا پرواہی سے سر جھٹک کر واپس تصویریں لینے لگا۔۔۔

”اچھا مس۔۔۔ یہ تو بتائیں۔۔۔ ہمارے عتیق کی سنڈریلا کون بن رہی ہے؟؟“ انوشہ نے عتیق کو دوستانہ ماحول میں چھیڑتے ہوئے۔۔۔ شوخی سے پوچھا تھا۔۔۔

”سوہا۔۔۔ یا آفرینش۔۔۔“

مس زلیخہ کا آفرینش کا نام لینا تھا کے عزہ کے کان کھڑے ہو گئی۔۔۔۔۔ چہرے پر ایک پیاری سی مسکان بکھر آئی۔۔۔

”ٹھیک ہے مس۔۔۔ میں کر لیتا ہوں۔۔۔“ عزہ کیمرہ گلے سے اتارتے ہوئے۔۔۔۔۔ مس زلیخہ کے ساتھ جانے کے لئیے بالکل تیار تھا۔۔۔

جس پر عتیق خوشگمانی میں پڑھ گیا تھا۔۔۔

”شکر یہ یار۔۔۔ آج تو نے ثابت کر دیا کہ تو میرا سچا یار ہے۔۔۔“ عتیق بے اختیار گلے لگتے ہوئے بولا۔۔۔

”بس کر ڈرامے باز۔۔۔ میں مس کے ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔ تو انوشہ کے ساتھ رک۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ عزہ

نے اس کے لئیے راستہ ہموار کیا تو عتیق شوخی سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”شکریہ یار۔۔۔“ عتیق کان میں ہلکے سے سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

”ویلم۔۔۔۔۔ مگر زیادہ خوش مت ہو۔۔۔ تیرے خاطر پہلے نہیں کر رہا میں۔۔۔“ عزہ نے دبی آواز میں جواب دیا۔۔۔

”تو پھر کس کے لئی ہے؟؟۔۔۔“ عتیق الجھ کر حیرت سے پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔

”تجھے کیوں بتاؤں۔۔۔ تجھے تو موقع دے دینا میں نے۔۔۔ تو انجوائے کر۔۔۔۔۔“ عزہ کمر پر تھپتھپاتے ہوئے مس زلیخہ کے ساتھ چلا گیا۔۔۔۔۔

”سنڈریلا کے لئی ہے وہی لڑکی سلیکٹ ہوگی جو عزہ کے ساتھ ان ڈائلاگس پر اچھی ایکٹنگ کرے گی“ مس زلیخہ ان تینوں کو اسکرپٹ پکڑاتے ہوئے اعلانیہ گویا ہوئیں۔۔۔

پہلے سوہا کو چانس دیا گیا۔۔۔ اس کی ایکٹنگ کافی اچھی تھی۔۔۔ پورے ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔۔۔ اتنا اچھا ریسپونس دیکھ آفرینش گھبرانا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

”سوہا کے آگے۔۔۔ میں کبھی سلیکٹ نہیں ہو سکوں گی۔۔۔۔۔ بے وقوف ہوں میں۔۔۔ جو سینئر کی سنڈریلا بننے چلی آئی۔۔۔۔۔ اب سب میرا مزاق اڑائی یں گے۔۔۔۔۔ سینئر کے سامنے الگ بے عزتی ہوگی۔۔۔۔۔“ آفرینش دل

ہی دل خود کو ملامت کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

”چلو آفری۔۔۔ تمہاری باری۔۔۔“ سوہا سیٹیج کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے۔۔۔۔۔ اتر کر بولی۔۔۔۔۔

”

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN
ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ویسے ابھی بھی وقت ہے پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔ ورنہ بعد میں ہار کر ہٹو گی۔۔۔ تو زیادہ بے عزتی ہو گی۔۔۔ ہارنا تو کیوں کہ تمہیں ہے ہی۔۔۔ آخر تمہارا مقابلہ سوہا سے ہے۔۔۔ تمہیں لگتا ہے تم مجھ سے جیت سکتی ہو؟؟ سوہا کی آنکھوں میں آفرینش کے لئیے حقارت تھی۔۔۔ وہ اسے کمتری کا شدت سے احساس دلارہی تھی۔۔۔ اس کی باتیں آفرینش کا بچا کچا حوصلہ بھی پست کر گئیں تھیں۔۔۔

آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوؤں بھر آئے۔۔۔ دل چاہا بھاگ جائے۔۔۔ لیکن پھر عزہ پر نظر پڑی۔۔۔ وہ تو واقعی اس کے خوابوں کا شہزادہ تھا۔۔۔ جیسے پانے کی آرزو روز بہ روز بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ جسے بن دیکھے ایک دن نہیں گزرتا تھا۔۔۔

جس کی پیاری سی مسکان پورا دن بنادیتی تھی۔۔۔ جس کی ہلکی سی خفگی بھی پوری دنیا کو ویران کر دیتی ہے۔۔۔ اس دیوانی کا بس چلے تو ہواؤں کو بھی اجازت نہ ہو اسے چھونے کی۔۔۔ اس قدر عشق تھا اس سے۔۔۔ کیسے بھاگ سکتی تھی اسے چھوڑ کر۔۔۔

وہ آنسوؤں پونچھتے ہوئے۔۔۔ ایک لمبی گہری سانس لیتی ہے۔۔۔ اور ہمت کر کے سیڑھیاں چڑھ کر۔۔۔ عزہ کے روبرو آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

”اسٹارٹ“ مس زلیخہ کے کہتے ہی سین اسٹارٹ ہوتا ہے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں آپ کی شہزادی نہیں بن سکتی۔۔۔ میں آپ کے قابل نہیں ہوں شہزادے۔۔۔“ آفرینش نے اس جملے میں۔۔۔ گویا جان ڈال دی تھی۔۔۔

اس کے سچے جذبات کی عکاسی تھا یہ جملہ۔۔۔

”ایسا نہ کہیں۔۔۔۔۔ جب سے آپ کو دیکھا ہے۔۔۔ نہ دن چین ہے نہ رات۔۔۔ ہر لمحہ۔۔۔ آپ کا ہی عکس ہماری آنکھوں میں رہتا ہے۔۔۔ ہم چاہ کر بھی آپ کو بھولا نہیں پارہے ہیں۔۔۔“ عزہ کے الفاظ آفرینش کے دل کو لگ رہے تھے۔۔۔ یہ وہ الفاظ تھے۔۔۔ جنہیں سننے کے لیے وہ کتنے سالوں سے بے تاب ہے۔۔۔ ان الفاظوں کا مول وہ دیوانی خوب جانتی تھی۔۔۔

عزہ کے محبت سے کہتے ہی۔۔۔ آفرینش پوری دنیا کو ایک لمحہ میں ہی بھولا بیٹھی۔۔۔ بس یاد تھا تو اپنا شہزادہ۔۔۔ جو سامنے کھڑا محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

”کیا واقعی آپ کو مجھ جیسی معمولی لڑکی سے محبت ہوگئی؟؟۔۔۔“ وہ بے یقینی سی کیفیت میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

عزہ بھی اس کے جذبات کو محسوس کر پارہا تھا۔۔۔ پورے ہال میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

ان دونوں ہی کی ایکننگ حقیقت کا گمان دے رہی تھی۔۔۔

”یہ لائیو تو اسکرپٹ میں نہیں ہے مس“ سوہا فوراً ہی مس زلیخہ سے شکایت کرنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چھوڑوا سکرپٹ کو۔۔۔ اور محسوس کرو ان کے جذبات کو۔۔۔ کتنی ریل ایکٹنگ کر رہے ہیں

دونوں۔۔۔“ مس زلیخہ نے آفرینش کے اسکرپٹ کے بدلنے کو بھی انور کر دیا تھا۔۔۔

”یہ معمولی کیا ہوتا ہے؟؟۔۔۔ محبت میں کوئی چیز معمولی نہیں ہوتی۔۔۔ اور تم خود کو معمولی کیسے گمان کر سکتی

ہو؟؟۔۔۔ کبھی میری نگاہوں سے دیکھو۔۔۔ تو تمہیں پتا چلے۔۔۔ تم کتنی خاص ہو۔۔۔“ عزہ نے اس کی جانب

اپنے قدم بڑھائے تھے۔۔۔ (آپ) سے (تم) تک کا سفر جذبات میں بہ کر شروع ہو چکا تھا۔۔۔ جس کے احساس

سے دونوں ہی بیگانے تھے۔۔۔

”ہر سب یہی کہیں گے۔۔۔ میں آپ کے قابل نہیں ہوں۔۔۔“ وہ روانہ آواز میں عزہ کی جانب دیکھ گویا

ہوئی۔۔۔ اس کے کہے جملے آج زرش پر آشکار کر رہے تھے۔۔۔ کے کتنی محبت کرتی ہے آفرینش عزہ

سے۔۔۔ لیکن لوگوں سے کس قدر ڈرتی ہے۔۔۔

ساتھ ساتھ مس زلیخہ کے چہرے پر بھی پراسرار مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔ شاید انہوں نے بھی آفرینش

کے سچے جذبات کو محسوس کر لیا تھا۔۔۔

”مجھے لوگوں کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ اور رہی قابل ہونے کی بات۔۔۔ تو تم مجھے مل جاؤ تو میں دنیا کا سب سے

خوش نصیب شخص۔۔۔ تم مجھے نہ ملو۔۔۔ میری پوری دنیا ویران۔۔۔ بلکہ مجھے لگتا ہے تم مجھے پسند نہیں

کرتیں۔۔۔“ عزہ جذباتی ہو کر۔۔۔ رنجیدہ لہجے میں۔۔۔ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔ چار قدم

کے فاصلے پر کھڑے ہو کر کہہ رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں تو جیتی ہی آپ کے لئی ہوں۔۔۔“ وہ کہہ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

عزہ بھول چکا تھا کہ وہ اسٹیج پر پلے کر رہے ہیں۔۔۔ اسے روتا دیکھ فوراً ہی سینے سے لگانے۔۔۔ آگے بڑھا

۔۔۔ ابھی دودم چلا ہی تھا۔۔۔ کے بیچ میں مس زلیخہ دیوار کی طرح حائل ہو گئی۔۔۔ پھر کیا

تھا۔۔۔ زور زور سے پورے ہال میں تالیاں اور سیٹیاں گونجنے لگیں۔۔۔

عزہ اپنے حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔ دوسری طرف آفرینش کی حالت بھی جدا نہ تھی۔۔۔۔

دونوں ہی مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے داد وصول کرنے لگے۔۔۔۔

آفرینش کو سنڈریلا کے رول کے لیے منتخب کر لیا گیا تھا۔۔۔۔

آفرینش کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔ جبکہ عزہ کے سارے جذبات بری طرح بکھر چکے

تھے۔۔۔ اسے شدت سے گرمی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔ وہ فوراً ہی کینیٹین چلا آیا تھا۔۔۔

پانی کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگالی۔۔۔

”سر۔۔۔ پیسے؟؟“ شاپ کے مالک نے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

”او۔۔۔ سوری۔۔۔ ابھی دیتا ہوں۔۔۔“ عزہ کی حالت اس قدر غیر ہو چکی تھی۔۔۔ کے اس نے پانی کی

بوتل بغیر پیسے ادا کیے ہی اٹھالی تھی۔۔۔۔

”اف۔۔۔ یہ کیا تھا؟؟“ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔ خود سے ہی کلام کر رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

انوشہ اپنے کام میں مگن تھی۔۔۔ عتیق اس کی مدد کر رہا تھا تصویریں بنانے میں۔۔۔ انوشہ جھک کر اپنی لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اپنے ڈیزائن دیکھ رہی تھی۔۔ اسی لمحے عتیق نے عذہ کے کیمرے سے اس کی دو تین تصویریں بنالیں۔۔۔

مس زلیخہ اپنی ہی دھن میں مگن اسٹاف روم کی طرف جارہی تھیں۔۔۔ کے راستے میں ان کے سر پر زور سے بال آکر لگی۔۔۔

”کس نے مارا یہ بال؟؟“ وہ بیچاری سر سہلاتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

”سوری میم۔۔۔ غلطی سے بال اچھل کر آپ کے سر پر آکر لگ گئی۔۔۔ سوری“ بلال معذرت کرتا ہوا۔۔۔

بال اٹھانے لگا۔۔۔

”تمہارا نام کیا ہے لڑکے؟؟“ مس زلیخہ کی تو آنکھیں چمک اٹھی تھیں بلال جیسے خوبرونوجوان کودیکھ۔۔۔

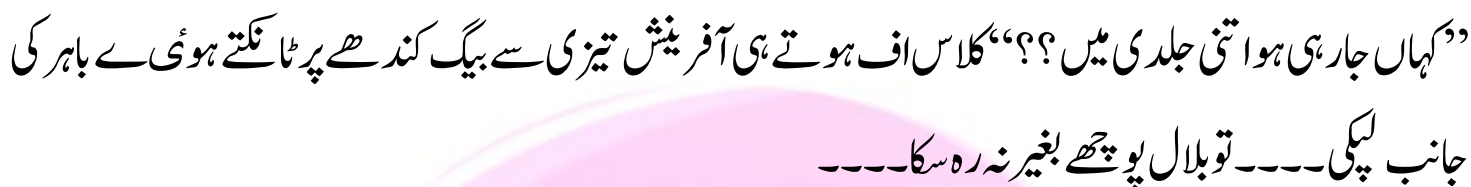
”بلال۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے تواور بھی قیامت برپا کر رہا تھا۔۔۔

”اووو۔۔۔ کیا تم میرے سنڈریلا کے پلے میں شہزادے کا رول کرو گے؟؟“ انھوں نے پُر امید نظروں سے تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

”سوری۔۔۔ پر مجھے ان چیزوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔“ وہ صاف انکار کر کے جانے لگا۔۔۔

”ارے ارے۔۔۔ ایک بار ٹرائے تو کرو۔۔۔ تم جیسا گڈ لوکنگ لڑکا شہزادہ بننے کے لیے پیدا ہوا ہے“ مس زلیخہ فدا فدا لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

”نومیم۔۔۔۔ مجھے نہیں کرنا۔۔۔“ بلال سپاٹ سے انکار کر کے تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔



”پلے ہال میں۔۔۔“ وہ کہتی ہوئی باہر چلی گئی تھی۔۔۔

”پلے ہال میں کیوں؟؟۔۔۔“ وہ نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

”ارے۔۔۔ تمہیں نہیں پتا۔۔۔ آفرینش سنڈریلا کا رول ادا کر رہی ہے پلے میں۔۔۔“ ایک لڑکے نے بلال کو اطلاع دی تو اس کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔

[illegible]

”مہمم۔۔۔ کچھ کمی ہے ہماری سنڈریلا میں۔۔۔ ہاں۔۔۔ میک اور کی۔۔۔ زرش ادھر آؤ۔۔۔ آفرینش کو ذرا سنڈریلا بنا کر لاؤ۔۔۔“ مس زلیخہ اس کے گھنگرالو والوں کو چھوتے ہوئے۔۔۔ زرش کو بلانے لگیں۔۔۔

”جی مس۔۔۔ میں ابھی پلے کی سنڈریدا کو تیار کر کے لاتی ہوں“ زرش اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

”واو۔۔۔۔۔“ ابھی وہ ایک قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔۔۔ کے عزمہ شہزادے کے لباس میں تیار ہو کر اسٹیج پر آیا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش کی تو سانسیں تھم گئی ہیں تھیں اس حسین شہزادے کو دیکھ۔۔۔۔۔ اس کا حسن خود سے نظر ہٹانے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

”چلو آفری“ زرش اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی تھی۔۔۔۔۔

”چلو۔۔۔ سینڈریلا۔۔۔ تمہارا پرنس چارمنگ باہر انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔۔“ مس زلیخہ خود آئی ہیں تھیں آفرینش کو تیار کرنے۔۔۔۔۔

اس کے گھنگرالو بالوں کو اسٹیٹنر سے سیدھا کر دیا گیا۔۔۔۔۔

اسے شہزادیوں جیسی سفید رنگ کی نیٹ کی فراک پہنائی گئی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں پر خوبصورت سے آئی شیڈ لگائے گئے۔۔۔۔۔

اس کے خوبصورت ہونٹوں پر لال رنگ کی لپ۔ اسٹک سجائی گئی۔۔۔۔۔ جس سے اس معصوم سی لڑکی کا حسن نکھر آیا تھا۔۔۔۔۔

لائی ٹیں بند کر دی گئی ہیں تھیں۔۔۔۔۔

پھر ایک سفید روشنی میں ایک خوبصورت ودفرب حور نما لڑکی نمودار ہوئی۔۔۔۔۔ جس پر عذہ کا دل زور زور سے

دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔
READERS CHOICE

وہ واقعی کوئی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس قدر حسین و جمیل۔۔۔۔۔ کے ہاتھ لگاؤ تو میلی ہو جائے۔۔۔۔۔ وہ تو کوئی کانچ کی نازک سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کی آنکھیں اس کے حسین سراپے پر آکر ٹک گئی تھیں۔۔۔ وہ پلکیں جھپکنا تو دور۔۔۔ سانس لینا بھی بھول گیا تھا۔۔۔

”نہیں نہیں آفری۔۔۔ یہ تمہارے شہزادے نہیں۔۔۔ تمہارے شہزادے تو وہ ہیں۔۔۔“ آفرینش جب عزہ کی جانب بڑھنے لگی تو مس زلیخہ نے ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر وہ ابھی نگاہ سے سامنے کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

جس جانب مس زلیخہ اپنے ہاتھ کی انگلی سے شہزادے کا اشارہ کر رہی تھیں۔۔۔

”بلال“ آفرینش بے ساختہ بولی۔۔۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اسے کافی زبردست شاکڈ لگا ہے۔۔۔ شہزادے کے بدل جانے کا۔۔۔

”ہاں۔۔ بلال ہے تمہارا شہزادہ۔۔۔ عزہ اب تم آرام سے اپنی ڈیزائننگ کے کام پر توجہ دو۔۔۔ بلال آفرینش کے ساتھ پلے کرنا چاہتا ہے۔۔۔“ مس زلیخہ کے کہتے ہی عزہ کچھ لمحوں کے سکتے کی کیفیت میں چلا گیا تھا۔۔۔

ناجانے کیوں اس کا دل آفرینش کو بلال کے ساتھ برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

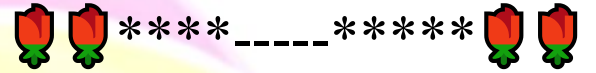
”پر مس؟؟“ وہ احتجاج کرنے لگا۔۔۔

”پر کیا؟؟۔۔۔ کیا تم پلے کرنا چاہتے ہو اب؟؟“ مس زلیخہ جیسے اس کی حالت غیر کامز آلے رہی ہوں۔۔۔

”نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ مگر“ عزہ پلے چھوڑنے کے لئے کسی صورت تیار نہ تھا۔۔۔ مگر اپنے کہے جملوں میں۔۔۔ وہ اب بری طرح پھنس چکا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”مگر۔۔۔ اگر۔۔۔ کی اب کوئی جگہ نہیں۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔ میں آفرینش کا شہزادہ ہوں۔۔۔ اور یہ بات کلیئی رہے۔۔۔“ بلال آفرینش کے ساتھ کھڑا ہو کر۔۔۔ عزہ کی جانب دیکھ بھرم سے گویا ہوا۔۔۔ آفرینش کا تو دل پارے پارے ہوا تھا۔۔۔ اپنا شہزادہ یوں بدلتا دیکھ۔۔۔۔۔ مگر وہ مجبور تھی۔۔۔ مس زلیخہ کے فیصلے کے آگے۔۔۔۔۔



رات کے وقت ہاسٹل کے کمرے میں بیٹھ کر انوشہ عزہ کے کیمرے سے تصویریں لیپ ٹاپ میں ڈال رہی تھی۔۔۔

”ہیلو انوشہ سینئر“ آفرینش اور زرش۔۔۔ دونوں ہم آواز کہتی ہوئی روم میں داخل ہوئی ہیں۔۔۔۔۔ ”ہیلو“ انوشہ نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

اسی لمحے انوشہ کے سامنے آفرینش کی تصویریں آگئی ہیں۔۔۔ جنہیں دیکھ وہ ہکا بکا ہوئی تھی۔۔۔ دل ہی دل وہ بھی عزہ کو پسند کرتی تھی۔۔۔۔۔ مگر عزہ کے کیمرے میں آفرینش کی تصویریں دیکھ۔۔۔ اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ بہت بڑے دل کی مالکن تھی۔۔۔ اس نے فوراً ہی آفرینش کو بلایا۔۔۔ اور اسکی تصویریں دیکھانے لگی۔۔۔۔۔

آفرینش کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔۔۔ وہ بے اعتباری کے عالم میں تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آہ۔۔۔“ آفرینش اور بلال ایک ساتھ بیٹھ کر مس زلیخہ سے پلے کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔۔۔ انھیں دیکھنے کے چکر میں عزہ اپنے سامنے آنے والے شیشے کے دروازے کو نہ دیکھ سکا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی ناک پر چوٹ آگئی تھی۔۔۔۔

وہ ناک سہلاتے ہوئے۔۔۔ خود کو ملامت کرتا۔۔۔ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔



عبدالرحمان سر نے آج اسے اپنے آفس میں بلایا تھا۔۔۔۔

انھوں نے عزہ کی والدہ کا بنایا ہوا پروجیکٹ۔۔۔ آج اس کے ہاتھ میں رکھ دیا تھا۔۔۔ جسے دیکھتے ہی اس کا دل اپنی ماں کی یاد میں تڑپ اٹھا۔۔۔۔

”ویسے تو تمھاری والدہ ہمیشہ سے ٹوپر رہی تھیں۔۔۔ مگر ذرا ان کی house کی لکھی اسپیلنگ چیک کرو۔۔۔“ عبدالرحمان سر کے کہتے ہی اس نے اسپیلنگ چیک کی۔۔۔۔ اس کے چہرے پر فوراً ہی مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔ اس کی ماں نے house کی اسپیلنگ hosue لکھی تھی۔۔۔۔

”تمھارے ماں کو house کی اسپیلنگ کبھی یاد ہی نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔“ عبدالرحمان سر ہنستے ہوئے

بولے۔۔۔۔

عبدالرحمان سر نہ صرف عزہ کے استاد ہیں بلکہ اس کے والدین کے بہت اچھے دوست بھی رہے ہیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ اپنی ماں کا پر وجیکٹ لے کر جب آفس سے باہر نکلا۔۔۔ تو وہ بہت خوش تھا۔۔۔ وہ اپنی یہ خوشی اپنے والد سے شیر کرنا چاہتا تھا۔۔۔

انھیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ کے اسکی ماں اتنی قابل آرکیٹیکٹ ہو کر بھی ایک house کی اسپیلنگ میں مسٹیک کرتی تھیں۔۔۔

وہ اس لمحے بہت خوش تھا۔۔۔ کیونکہ اس کی ماں کا پر وجیکٹ آج اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ جو کبھی انھوں نے اپنے ہاتھوں سے انھی کلاس روم میں بیٹھ کر بنایا ہو گا۔۔۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ کیسے ہیں آپ؟؟۔۔۔ مجھے آپ کو ایک بات بتانی ہے۔۔۔ آپ کو یقین نہیں آئے گا۔۔۔ ممانا۔۔۔“ عزہ خوشی سے بولے چلا جا رہا تھا۔۔۔

”پہلی میری بات سنو۔۔۔“ وہ کافی سنجیدگی سے بات کاٹتے ہوئے بولے۔۔۔

”جی؟؟۔۔۔“ عزہ کی خوشی کو بریک لگا تھا۔۔۔

”ہم فیملی فوٹو بنوانا چاہتے ہیں۔۔۔ لیکن بلال اس کے لئیے راضی نہیں ہو گا۔۔۔ کیا تم اس سے بات کرو گے۔۔۔“ قصی کو اچھا لگے گا۔۔۔

”عزہ کا چہرہ جو کچھ لمحے پہلے خوشی کے جام باٹ رہا تھا۔۔۔ یہ بات سن مر جھا گیا۔۔۔“

عزہ کو محسوس ہوا کہ اس کے والد اب پوری طرح اس کی والدہ کو بھول چکے ہیں۔۔۔ انھیں کوئی می انٹرسٹ نہیں تھا عزہ کی بات میں۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

یہ دیکھ۔۔۔ اس کا دل بھر آیا۔۔۔

”او۔۔۔ کے۔۔۔ میں کوشش کروں گا اسے لانے کی۔۔۔“ عزہ نے اپنی والدہ کے پروجیکٹ کی جانب دیکھتے

ہوئے کہا۔۔۔ جو اس لمحے۔۔۔ وہ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔۔۔

”اچھا۔۔۔ تم کچھ بتا رہے تھے اپنی ماں کے بارے میں۔۔۔“

”نہیں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔“ اس نے بے دلی سے کہہ کر سیل جیب میں رکھ لیا۔۔۔

آج پلے تھا۔۔۔ وہ کسی اور کی سینڈریلا بنی ہوئی تھی۔۔۔ یہ سوچ کر بھی دل جل رہا تھا۔۔۔ لیکن صرف اسے

چیر۔ اپ کرنے کی نیت سے پلے ہال کی جانب بڑھا۔۔۔

راستے میں عتیق پھولوں کا اسٹول لگائے کھڑا نظر آیا۔۔۔

”ارے۔۔۔ عزہ۔۔۔ میرے بھائی۔۔۔“ اس کے پیار سے پکارتے ہی عزہ سمجھ چکا تھا کہ مکھن کیوں لگایا جا رہا

ہے۔۔۔

”مجھے نہیں لینے۔۔۔ اس لئیے یہ مکھن کسی اور پر لگانا۔۔۔“ وہ پہلے ہی اپنے والد کی بات پر بہت ادا اس

تھا۔۔۔ پھر آفرینش کا بلال کے ساتھ پلے کرنا۔۔۔ اسے مزید غمزدہ کر رہا تھا۔۔۔ وہ سپاٹ سے جواب دے کر

ابھی ایک قدم بھی نہیں چلا تھا۔۔۔ کے عتیق تیزی سے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”لے لے یار۔۔۔۔۔ صرف دو پھولوں کے بکے بچے ہیں۔۔۔ تو خرید لے ناں یار۔۔۔۔۔“ اس نے متی انداز میں کہا تو عزمہ بے دلی سے پھولوں کی جانب موڑا۔۔۔ ان پھولوں کے ایک گلدستے میں ڈوریمون کا کارڈ لگا نظر آیا۔۔۔ اسے دیکھتے ہی آفرینش کا خیال ذہن میں آیا۔۔۔ اور چہرے پر پیاری سی مسکان بکھر آئی۔۔۔۔۔

”یہ ڈوریمون کے کارڈ والا دے دے۔۔۔۔۔“ عزمہ کے کہتے ہی عتیق خوش ہو کر گلے لگنے لگا۔۔۔۔۔

”اوو۔۔۔۔۔ ہوو۔۔۔۔۔ فاصلہ رکھو۔۔۔۔۔ خواہ مخواہ خوش گمان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ یہ میں نے تیرے خاطر نہیں لیا۔۔۔۔۔“ عزمہ نے فوراً اسکی خوش گمانی کو بریک لگایا تھا۔۔۔۔۔

”تو پھر کس کے لئی ہے؟؟“ عتیق شوخی سے چھیڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

”آفری کے لئی ہے۔۔۔۔۔ اسے ڈوریمون بہت پسند ہے۔۔۔۔۔“

”اوو۔۔۔۔۔ واہ بھئی۔۔۔۔۔ بڑا علم ہے جناب کو اس کی پسند اور ناپسند کے بارے میں۔۔۔۔۔ اور پھر کہتے ہیں بہن ہے میری۔۔۔۔۔“ وہ کھلا طنز کر رہا تھا۔۔۔۔۔

”ہو گیا۔۔۔۔۔ اب پھول دے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے اندر پلے ہی ختم ہو جائے۔۔۔۔۔“ وہ لا پرواہی سے عتیق کی معنی خیز بات کو ٹال رہا تھا۔۔۔۔۔

عزمہ اپنا نام لکھ کر وہ گلدستہ لے کر چل دیا۔۔۔۔۔

”آفرینش کی چیئر کون سی ہے؟؟“ عزمہ پلے کے میک۔ اپ روم میں داخل ہو کر سوہا سے استفسار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”وہ والی۔۔۔“ اس نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔۔۔ عذہ مسکراتے ہوئے آفرینش کی چیئر پر گلدستہ رکھ کر چلا گیا۔۔۔

اس امید کے ساتھ۔۔۔ کے وہ خوش ہو جائے گی۔۔۔

دوسری طرف۔۔۔ آفرینش بہت رنجیدہ تھی۔۔۔ کیونکہ اس کا شہزادہ اب بدل چکا تھا۔۔۔

پلے کے دوران جب بلال نے شہزادے کے ڈائی لاگھس بولے۔۔۔ تو طلیحہ کی آنکھوں میں آنسو

آگئی۔۔۔ وہ واحد تھی پورے ہال میں۔۔۔ جو بلال کے سچے جذبات اور اس کے اظہار محبت کو محسوس کر پائی۔۔۔

”کیا ہوا؟؟؟“ وہ صرف پلے کر رہے ہیں۔۔۔ روکیوں رہی ہو؟؟؟“ زرش اسے روتا ہوا دیکھ۔۔۔ سمجھانے لگی تھی۔۔۔

”پتا نہیں کیوں۔۔۔“ وہ سمجھ کر بھی۔۔۔ نا سمجھ بن رہی تھی۔۔۔ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔ بلال اس کی بچپن کی محبت ہے۔۔۔ اسے اپنی ہی بیسٹ فرینڈ سے اظہار محبت کرتا دیکھ۔۔۔ وہ بری طرح ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

آنسو کی لڑی لگی تھی اس کی کانچ جیسی آنکھوں میں۔۔۔

”وہ صرف ایک پلے تھا طلیحہ۔۔۔ سمجھا لو خود کو۔۔۔“ وہ روتے ہوئے اپنے ہاسٹل کے روم میں آگئی تھی۔۔۔ خود کو دلا سہ دینے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کے جاتے ہی سوہانے گلدستہ اٹھا کر انوشہ کی چئی رپر رکھ دیا۔۔۔

اور آفرینش کے نام کا کارڈ نکال کر پھینک دیا تھا۔۔۔۔

اتفاق سے وہ کارڈ آفرینش کے وہاں رکھے جوتوں میں چلا گیا تھا۔۔۔

پلے ختم ہونے پر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔۔۔

جب آفرینش میک۔ اپ روم میں آئی۔۔۔ تو انوشہ کے ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ تھا۔۔۔

”یہ سینئی رکھ کر گئی ہیں آپ کے لئے۔۔۔“ سوہا کے کہتے ہی آفرینش حسرت بھری نظر سے

۔۔۔ اس گلدستے کو تکتے لگی۔۔۔۔

انوشہ کی خوشی اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔

”یہ تمہارے لئے۔۔۔“ بلال اسٹیج کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا تھا کہ سوہا اس کے آگے پھولوں کا ایک گلدستہ

بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”پر میرے لئے کیوں؟؟۔۔۔“ بلال ابرو اچکا کر حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

”کیونکہ تم نے بہت اچھی کارکردگی دیکھائی ہے۔۔۔۔“ سوہا اس پر فدا ہوتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

”اوو۔۔۔۔ شکر یہ۔۔۔۔ مگر میں یہ نہیں لے سکتا۔۔۔۔“

”پر کیوں؟؟۔۔۔۔ یہ ہماری پوری کلاس کی طرف سے ہے تمہارے اور آفری کے لئے۔۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔۔ پوری کلاس کی طرف سے ہے۔۔۔ پھر تو میں لے سکتا ہوں۔۔۔ شکریہ۔۔۔“ بلال آج بہت خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔ شاید اس کی وجہ پلے میں آفرینش سے اظہار محبت کرنا تھا۔۔۔ مانا وہ نادان لڑکی سمجھ نہ سکی۔۔۔ مگر اپنے جذبات اسے بتانے کے بعد دل بڑے مسرور سی کیفیت میں تھا۔۔۔۔۔

”یہ تمہارے لئی ہے۔۔۔“ سوہا کے جاتے ہی بلال گلدستہ لے کر آفرینش کے پاس پہنچ گیا تھا۔۔۔

”میرے لئی ہے؟؟۔۔۔“ وہ حیرت سے۔۔۔

”ہاں۔۔۔ پوری کلاس کی طرف سے ہمیں دیا گیا ہے یہ گلدستہ۔۔۔ لو پکڑ لو۔۔۔“ بلال نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ میں گلدستہ تھام دیا تھا۔۔۔۔۔ اسی لمحے عذہ ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کی نظر سب سے پہلے آفرینش کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلدستے پر پڑی تھی۔۔۔ جو اس کے سامنے بلال نے دیا تھا۔۔۔

”چلو گروپ پک لیتے ہیں۔۔۔۔۔“ مس زلیخہ کے اعلان پر آفرینش گلدستہ اسٹیج کے سائیڈ پر رکھ کر تصویر بنانے چلی گئی۔۔۔۔۔ انوشہ نے بھی اسی کے برابر میں عذہ کا دیا ہوا گلدستہ رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

تصویر بنوانے کے بعد آفرینش نے واپس آکر بلال والا گلدستہ ہاتھوں میں اٹھایا۔۔۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔۔۔ عذہ کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

آفرینش حسرت بھری نگاہ سے انوشہ والے گلدستے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

عذہ کو شدید رنج پہنچا تھا۔۔۔ آفرینش کا۔۔۔ اس کے دیئیے گلدستے کو قبول نہ کرنے کا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ منہ لٹکائے واپس جانے لگا۔۔۔ آفرینش بھی اداس ہو کر اپنے ہاسٹل کے روم میں پہنچی۔۔۔۔۔
دونوں کو ہی آج نیند منہ چڑھا رہی تھی۔۔۔ مانوان دیوانوں کی بے صبری کا مزالے رہی ہو۔۔۔
آفرینش نے تور ونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔۔



”مجھے تم سے بات کرنی ہے“ بلال فٹ بال کھیلنے کی پریکٹس کر رہا تھا۔۔۔ کے عزہ نے بیچ میں آکر بال پکڑ لی۔۔۔۔۔
”کیا؟؟؟۔۔۔ جلدی بولو۔۔۔“ بلال بال واپس لیتے ہوئے لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔۔
”ڈیڈ چاہتے ہیں کے ہم فیملی تصویر بنوائیں۔۔۔ تو اس ویکنڈ تم میرے ساتھ گھر چلو گے۔۔۔“ عزہ کی بات سن
۔۔۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔۔۔
”مجھے کوئی ای انٹرسٹ نہیں ہے اس فیملی فوٹو میں۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔ اب ہٹو۔۔۔ مجھے کھیلنے دو۔۔۔“ بلال نے اس
کی توقع کے مطابق ہی جواب دیا تھا۔۔۔۔۔
”چلو ایک مقابلہ رکھ لیتے ہیں۔۔۔ اگر تم جیتے۔۔۔ تو تم فیملی فوٹو نہیں بنانا اور نہ ہی میں فورس کروں گا۔۔۔ اور
اگر میں جیتا تو تمہیں ناچاہتے ہوئے بھی ہمارے ساتھ فوٹو بنوانی پڑے گی۔۔۔ بولو کرو گے مقابلہ؟؟؟۔۔۔ ہے
ہمت؟؟؟۔۔۔“ عزہ کے چیلنج دیتے ہی وہ تیار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
”ہمت تو بہت ہے مجھ میں۔۔۔ تم بس بتاؤ مقابلہ کس چیز کا ہے۔۔۔“ وہ اکڑ کر۔۔۔ بال ہوا میں اچھالتے ہوئے گویا
ہوا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”سر عبدالرحمان کا پروجیکٹ۔۔۔ اگر تم اس میں فرسٹ پوزیشن لیتے ہو تو تم جیتے۔۔۔ اور اگر پچھلے سالوں کی طرح میں نے لی۔۔۔ تو تیار ہو کر خودی آجانا۔۔۔ مجھے بلانا نہ پڑے۔۔۔ او۔۔۔ کے میرے بھائی۔۔۔۔۔“ عزہ کے چہرے پر اطمینانی جھلک رہی تھی۔۔۔ وہ مسکرا کر۔۔۔۔۔ چیلنج دے کر چلا گیا۔۔۔۔۔



پورے آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ کو پرانی بلڈنگوں کی میجرمنٹ لینے کے لیے لایا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہاں پر عزہ کو دیکھتے ہی آفرینش نظریں چور آنے لگی۔۔۔۔۔

عزہ موقع تلاش کر رہا تھا اس سے پوچھنے کا۔۔۔ کے اس نے گلدستہ قبول کیوں نہیں کیا؟؟۔۔۔۔۔

”چلو سب دو دو افراد کی ٹیم بناؤ۔۔۔“ سر عبدالرحمان کے اعلان کرتے ہی عزہ آفرینش کی جانب بڑھا۔۔۔ مگر آفرینش تیزی سے بلال کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ یہ دیکھتے ہی عزہ کا غصے سے خون کھول گیا تھا۔۔۔۔۔

”عزہ۔۔۔“ انوشہ کی چمکتی آواز پر وہ پیچھے موڑا۔۔۔۔۔

”چلو۔۔۔ ہم ٹیم بنا لیتے ہیں۔۔۔“ انوشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عزہ آفرینش کی جانب شکوئے بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے۔۔۔ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

”کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔ دماغ کہاں ہے تمہارا؟؟“ آفرینش کا تو کسی کام میں دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ میجرمنٹ لینے کے بجائے انچی ٹیپ ہاتھ میں پکڑے زمین کو تک رہی تھی۔۔۔۔۔ جس پر بلال جھنجھلا کر کہنے لگا۔۔۔۔۔

”میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔۔۔“ وہ اداس سے چہرہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟۔۔۔ طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا؟؟۔۔۔“ بلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو اسی لمحے لال رنگ کی لائیٹ اس کے ہاتھ پر پڑی۔۔۔

لائیٹ جس جانب سے آرہی تھی۔۔۔ ان دونوں نے اس طرف نگاہ کی۔۔۔

وہ دونوں ہی الجھ کر عذہ کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔ جو بلال کے ہاتھ پر لائیٹ مار رہا تھا۔۔۔

عذہ کی لائیٹ گویا اشارہ تھی کے ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔۔ بلال نے فوراً ہاتھ ہٹالیا تھا۔۔۔

عذہ ابھی بھی بلال کو کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہا تھا۔۔۔

اس کی جلن چہرے سے ہی عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

آفرینش اس کے سامنے ہی بلال کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔

”آہ۔۔۔“ عذہ کا تو سارا ذہن آفرینش پر لگا تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کے انوشہ کے آواز دینے کے باوجود وہ اسٹول پکڑنے نہ آیا۔۔۔ اور وہ بیچاری مس بیلنس ہو جانے کی وجہ سے زمین بوس ہو گئی۔۔۔ اس کے پاؤں پر کافی گہری چوٹ آگئی تھی۔۔۔

عذہ اسے باہوں کے حصار میں لے کر تیزی سے بھاگا تھا۔۔۔

”آفری۔۔۔ سارا سامان اٹھا دینا ہمارا۔۔۔ اور عتیق کو دے دینا۔۔۔“ عذہ آفرینش کو کہتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

عذہ کی باہوں میں انوشہ کو دیکھ۔۔۔ اس بھولی سی لڑکی کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔ سین ئی رانوشہ کو زیادہ چوٹ نہیں آئی ہوگی۔۔۔ تم فکر مت کرؤ۔۔۔“ بلال اسے روتا دیکھ۔۔۔ فوراً ہی دلاسہ دینے لگا۔۔۔

”ہمم۔۔۔ میں بھی جا رہی ہوں۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔“ وہ روہانہ آواز میں کہ کر چل دی۔۔۔

_

”ویسے کچھ بھی کہو۔۔۔ سین ئی رانوشہ اور سین ئی ر عذہ کی جوڑی کمال کی ہے۔۔۔“ سوہا جلے پر نمک چھڑکنے کا کام کر رہی تھی۔۔۔

آفرینش اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی

”تم چپ کر کے پڑھو۔۔۔“ طلحہ نے فوراً ہی سوہا کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”اگر سچ کسی سے ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔ تو اس میں۔۔۔ میرا کیا قصور؟؟“ وہ اترا کر۔۔۔ کندھے اچکاتے ہوئے

۔۔۔ آفرینش کو طنزیہ کہنے لگی۔۔۔

”سوہا۔۔۔ پلیز۔۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔۔“ زرش دانت پیستے ہوئے۔۔۔ گھوری سے نوازتے ہوئے بولی۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ میں تو ویسے بھی سونے جا رہی ہوں۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ بیڈ پر

لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اسے کافی مزا آ رہا تھا آفرینش کی حالت دیکھ۔۔۔ اس کا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ دل کو

راحت بخش رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دل ہی دل اس کی غم سے نڈھال حالت دیکھ خوش ہو رہی تھی۔۔۔

اسے دوسرے دن یاد آیا کہ عذہ نے اسے سامان اٹھانے کا کہا تھا۔۔۔

یہ یاد آتے ہی وہ تیزی سے بستر سے اٹھی تھی۔۔۔

”تم نے اٹھایا نہیں سامان؟؟“ جب آفرینش سامان اٹھانے پہنچی تو عذہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔۔۔ وہ آفرینش کو دیکھتے ہی حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ آفرینش نے اس کے کہنے کے باوجود سامان نہیں اٹھایا۔۔۔ اور لاپرواہی سے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

”وہ۔۔۔ وہ میں بھول گئی تھی۔۔۔“ عذہ کو دیکھ کر اب اس کے چہرے پر وہ پیاری مسکان ظاہر نہیں ہو رہی تھی جو ہمیشہ ہوا کرتی تھی۔۔۔ اور یہ بات عذہ کو بھی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔۔۔

”اب آپ آگئیے ہیں۔۔۔ تو میں چلی جاتی ہوں۔۔۔“ آفرینش فوراً ہی منہ موڑ کر واپس چل دی۔۔۔

”سنو۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔ تھوڑی مدد کر دو میری۔۔۔“ عذہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ کیوں وہ اتنا بدلا بدلا رویہ

اختیار کر رہی ہے اس سے۔۔۔ صرف اسے روکنے کی غرض سے لچک دار انداز میں کہنے لگا۔۔۔

”سمجھا کر۔۔۔ کل اسی اسٹول سے انوشہ کے بھی لگ گئی تھی۔۔۔۔۔“ اس کی بات سنتے ہی آفرینش کو عذہ کا انوشہ کو گود میں اٹھانے والا منظر یاد آیا تھا۔۔۔ جس کے سب وہ بری طرح طیش میں آگئی تھی۔۔۔ اسٹول زور سے زمین پر پٹک کر خفگی سے عذہ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

یہ پہلی بار تھا اتنے سالوں میں۔۔۔۔۔ کے اس کی نگاہوں میں اس قدر خفگی و غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔۔ کے عزہ بھی اس کے آگے جھم گیا۔۔۔۔۔

”میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ آپ خود ہی اٹھالیں اپنا سامان۔۔۔۔۔“ وہ غصے سے کہتے ہوئے ابھی ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔۔۔

”رک جاؤ۔۔۔۔۔“ عزہ نے پھر سے ایک بار لچک دار انداز میں کہا۔۔۔۔۔

”کیوں رکوں میں؟؟؟“ وہ غصے سے۔۔۔۔۔ پلٹ کر بولی۔۔۔۔۔

”کیونکہ بارش ہونا اسٹارٹ ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔“ عزہ اس کے غصے پر گھبرا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا پہلی بار اتنا خطرناک روپ دیکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ جھمے جھمے انداز میں سامنے ہوتی ہوئی بارش کی بوندیں دیکھانے لگا۔۔۔۔۔ جیسے آفریش اپنے غصے میں دیکھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔۔

بارش کی بوندیں جب زمین پر گرئیں تو بھینسی بھینسی مہک اٹھنا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ عزہ واپس تیزی سے سامان سمیٹنے لگا۔۔۔۔۔

”کہاں ہو؟؟؟“ جلدی لا بھریری پہنچو۔۔۔۔۔“ سیل کی بیٹ پر اس نے ہاتھ میں پکڑے سیل کی اسکرین کی جانب

نگاہ کی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

بلال کا میسج دیکھ وہ رپلائے کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بارش ہو رہی ہے۔۔۔ مجھے آنے میں دیر ہو جائے گی۔۔۔“ آفرینش میسج ٹائپ کر چکی تھی۔۔۔ بس سینڈ کرنے ہی لگی تھی کہ ایک دم زوردار بجلی کے کڑکنے کی آواز سنائی دی۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ زمین پر بیٹھے عزم پر پڑی۔۔۔ جو بجلی کی آواز سے بے انتہا خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کانوں کو ڈھک لیا تھا۔۔۔ اس کی بگڑتی حالت دیکھ۔۔۔ آفرینش میسج سینڈ کرنا بھول۔۔۔ اس کی جانب تیزی سے لپکی۔۔۔ وہ جانتی تھی۔۔۔ عزم تیز بارش سے خوفزدہ ہو جاتا ہے۔۔۔ کیونکہ ایسی ہی ایک تیز بارش میں اس کی والدہ حادثے کا شکار ہو گئی تھیں۔۔۔۔

اپنی ماں کی خون آلود لاش اس کی آنکھوں میں گھومنے لگی تھی۔۔۔۔

”بند ہو جاؤ۔۔۔ پلیر۔۔۔ بند ہو۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔“ وہ زور زور سے چیخنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

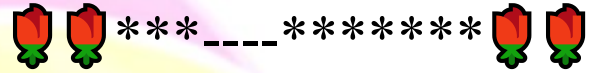
”کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ میں ہوں ناں آپ کے پاس۔۔۔ بارش بھی جلد رک جائے گی۔۔۔ آپ اس طرف دیہان نہ دیں۔۔۔ بس میری طرف دیکھیں۔۔۔“ آفرینش تیزی سے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے وہ بھی اس کے کانوں کو ڈھکنے لگی۔۔۔ اس کا یوں پیار سے کہنا۔۔۔ عزم کی توجہ اپنی جانب مبذول کر گیا تھا۔۔۔ اب آفرینش بارش کے تھمنے کا انتظار کرتے ہوئے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ جبکہ عزم کی نگاہ تو اس بھولی سی لڑکی پر آکر ٹھہر گئی تھی۔۔۔۔

”یہ کان میں لگائی ہیں۔۔۔ آپ کو اچھا محسوس ہو گا۔۔۔“ آفرینش نے ہینڈ فری اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ایک ہینڈ فری عذہ کے کان میں تھی اور دوسری آفرینش کے۔۔۔ اب عذہ کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔
”میری موم اسی طرح کی بارش میں حادثے کا شکار ہوئی تھی۔۔۔۔۔“ عذہ رنجیدہ ہو کر آفرینش کی جانب دیکھ گویا
ہوا۔۔۔

”مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔“ وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔



بارش کے سبب طلیحہ بھگنے سے بچنے کے لئے لیے لائبریری میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔
”بلال تم یہاں؟؟؟“ وہ مسرت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

”تم کیا ہر جگہ میرے پیچھے پیچھے پہنچ جاتی ہو“ بلال بے زاری سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔
”میں یہاں تمہاری وجہ سے نہیں آئی۔۔۔۔۔ بارش کے سبب آئی ہوں۔۔۔۔۔“ طلیحہ اس کی بے زاری
دیکھ۔۔۔۔۔ فوراً جاتے ہوئے اطلاع دینے لگی۔۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ اب کیا میرے سر پر کھڑی رہو گی؟؟؟“ بلال نے بک سے منہ نکال کر۔۔۔۔۔ اس پر ایک
سر سری سی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”تمہارے پاس چھتری ہے؟؟؟“ محبت بھی بڑی عجیب شے ہے۔۔۔۔۔ محبوب کتنی ہی بے زاری
دیکھائے۔۔۔۔۔ اس کی فکر عاشق کو پھر بھی لاحق رہتی ہے۔۔۔۔۔ اور یہی حال اس دیوانی کا تھا۔۔۔۔۔
”نہیں۔۔۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یہ لے لو۔۔۔۔“ اس نے اپنے بیگ سے ایک چھتری نکال کر بلال کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔۔
”مجھے اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔“

”پھر بھی رکھ لو۔۔۔۔ کیا پتا بعد میں پڑ جائے۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔ کیا تمہیں آفری پسند ہے؟؟“ پلے کے بعد سے
طلیحہ کے ذہن میں بس ایک ہی سوال گھوم رہا تھا۔۔۔۔ جو ڈرتے ڈرتے اس نے آخر کار بلال سے پوچھ ہی لیا
تھا۔۔۔۔

”آفری۔۔۔۔۔ اس کا نام نہ لو میرے سامنے۔۔۔۔۔ پاگل کر دیا ہے اس لڑکی نے مجھے۔۔۔۔۔ اسائنمنٹ تیار
کرنا ہے مگر میڈم کی کوئی خبر ہی نہیں۔۔۔۔۔ میسج پر میسج کر رہا ہوں مگر کوئی ریسپلائی نہیں۔۔۔۔۔“ بلال تو بھرا بیٹھا
تھا۔۔۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ طلیحہ کے سوال کو اپنے غصے اور جھنجھلاہٹ میں کور کرنے کو شش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس
نے ایسا جواب دیا کہ طلیحہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔

”تم سمجھے نہیں شاید۔۔۔۔۔ میں کیا پوچھنا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔۔“ طلیحہ اپنا سوال دوبارہ راتی اس سے قبل ہی بلال
دونوں ہاتھ جوڑ کر ”دیکھو پہلے ہی میرا میسج ٹاٹ کر رکھا ہے آفری نے۔۔۔۔۔ اب مزید سوال پوچھ پوچھ کر تم مت
کرو۔۔۔۔۔“ اس نے جھنجھلا کر طلیحہ کے سوالات سے خود کو بچا لیا تھا۔۔۔۔۔

”ہمممم۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔“ وہ خاموشی سے بیٹھ کر۔۔۔۔۔ بارش رکنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔
”آفرینش جب لائبریری بند ہو جائے گی تب آؤ گی کیا؟؟“ بلال انتظار کر کے تھک چکا تھا۔۔۔۔۔ اب اس نے غصے
میں میسج کرنا شروع کر دیے تھے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آفری۔۔۔ لا بیری بند ہونے سے پہلے یہاں پہنچو۔۔۔ ورنہ۔۔۔“ اس کا دھمکی امیز میسج دیکھتے ہی آفرینش نے زبان دانتوں میں دبائی تھی۔۔۔

”اففف۔۔۔ یہ تو آج مجھے مار ہی ڈالے گا۔۔۔۔“ بارش تھمنے کے بعد۔۔۔۔ آفرینش نے جب بلال کے میسجز دیکھے۔۔۔ تو ڈرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

”شکر ہے تم آئی۔۔۔ لا بیری بند ہونے میں تین منٹ باقی ہیں۔۔۔۔“ بلال جتاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”سوری۔۔۔ دیکھو میں نے میسج ٹائپ کیا تھا بس سینڈ نہیں کر سکی۔۔۔“ وہ اپنے سیل کی اسکرین بلال کو دکھاتے ہوئے۔۔۔۔ معصوم سہ چہرہ بنا کر کہنے لگی۔۔۔۔

”اففف۔۔۔ احسان ہے آپ کا۔۔۔ کے آپ نے ٹائپ کرنے کی زحمت کی۔۔۔۔“ وہ طنزیہ کہہ کر کتابیں نکال کر آفرینش کو پکڑانے لگا۔۔۔۔ ”اس کی ساری انفارمیشن اسٹڈی کر لو“

”یہ تو 3 D modeling کی بکس ہیں۔۔۔۔ ہمارا اسائنمنٹ 2 D ڈرائنگ کا ہے۔۔۔۔“ آفرینش نے فورالچھ کر کہا۔۔۔۔

”تم سے جتنا کہا جا رہا ہے۔۔۔ اتنا کرو۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ بلال نے رعب دار انداز میں آنکھیں دیکھاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

”او۔۔۔ کے۔۔۔“ وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

سر عبد الرحمان نے سب سے پہلے بلال اور آفرینش کے اسائنمنٹ کی تعریف کی۔۔۔ جس پر بلال چوڑے ہوتے ہوئے عزہ کی جانب دیکھ کر مسکرا نے لگا۔۔۔ پھر سر نے عزہ اور انوشہ کے اسائنمنٹ کی تعریف شروع کر دی۔۔۔ جس پر بلال کے چہرے کی مسکراہٹ چھو منتر ہو گئی۔۔۔

”سر۔۔۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں فرسٹ کون آیا ہے؟؟“ بلال بڑے بھرم سے استفسار کرنے لگا۔۔۔ جس پر آفرینش اسے آنکھیں دیکھا کر چپ رہنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔۔ مگر وہ کہاں خاموش بیٹھنے والا تھا۔۔۔ اسے آخر عزہ کو چیلنج میں ہرانا بھی تو تھا۔۔۔

”تم دونوں نے ہی زبردست اسائنمنٹ تیار کیا تھا۔۔۔“ سر عبد الرحمان فیصلہ نہیں کر پارہے تھے کہ اس بار فرسٹ کسے اناؤنس کریں۔۔۔

”نہیں سر۔۔۔ میں چاہتا ہوں۔۔۔ آپ دونوں میں سے ایک کا انتخاب کریں۔۔۔ فرسٹ کے لئے۔۔۔“ بلال پر اعتماد تھا اپنے اسائنمنٹ کو لے کر۔۔۔ اسے یقین تھا کہ وہ عزہ کو اس مقابلے میں زیر کر چکا ہے۔۔۔

عزہ اطمینان سے بیٹھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ بلال کی بے صبری دیکھ۔۔۔

”اگر تم دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہے فرسٹ پوزیشن کے لیے۔۔۔ تو میرا انتخاب عزہ اور انوشہ کا اسائنمنٹ ہے۔۔۔“ سر عبد الرحمان کے اعلانیہ کہتے ہی بلال سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”پر ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ میں نے آپ کو D 3 کا اسائنمنٹ جمع کروایا ہے۔۔۔“ بلال فوراً ہی احتجاج بلند کرنے لگا۔۔۔ جس پر آفرینش دانت پیستے ہوئے اسے چپ کرانے لگی۔۔۔

”چپ ہو جاؤ۔۔۔ کیوں سر سے بحث کر رہے ہو۔۔۔“

”کیونکہ میں نے اسائنمنٹ D 2 کا مانگا تھا۔۔۔ D 3 کا نہیں۔۔۔ اسائنمنٹ واقعی قابل تعریف تھا۔۔۔ تمہاری اور آفرینش کی محنت نظر آرہی تھی اس میں۔۔۔ مگر۔۔۔ میری ریکوائرنمنٹ D 2 تھا۔۔۔ اس لئی عذہ اور انوشہ کا اسائنمنٹ فرسٹ پوزیشن پر ہے۔۔۔“ سر عبدالرحمان نے اسے وجہ بیان کر دی تھی۔۔۔ جسے سنتے ہی کلاس نے آفرینش اور بلال پر ہنسنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

”میں نے کہا تھا۔۔۔ D 2 کا بناتے ہیں۔۔۔ لیکن تمہیں تو اوور اسمارٹ بننے کا زیادہ شوق چڑھا تھا۔۔۔ اب کرا لی بے عزتی۔۔۔“ آفرینش اسے کھا جانے والی نگاہ سے۔۔۔ گھور کر بولی۔۔۔

جس پر وہ شرمساری سے سر جھٹک کر بک کھولنے لگا۔۔۔

”چیلنج ہار گئی ہو تم۔۔۔ اس لئی تیار ہو کر فیملی فوٹو کے لئی خود آجانا۔۔۔“ کلاس کے اختتام پر عذہ اس کی جانب آکر۔۔۔ کندھے پر ہلکے سے ہاتھ رکھ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”بار بار بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں اپنی زبان سے پھرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔“ بلال آنکھوں میں آنکھیں ڈال بھرم سے کہنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ہمم۔۔۔ یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں ڈیڈ کوفون کر کے اطلاع دے دیتا ہوں کے ان کا چھوٹا بیٹا
فیملی فوٹو کے لئیے تیار ہے۔۔۔۔۔ ”عزہ مسکراتے ہوئے کہ کر چلا گیا۔۔۔۔۔ اسکی بات پر بلال دانت
کچکچاتے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

”ڈیڈ۔۔۔ مائے فٹ“ وہ غصے سے چیئی رپرلات مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔
”بلال دل چاہ رہا ہے تمہارا خون کر دوں۔۔۔۔۔ آج ہو سکے تو پورے دن سامنے نہیں آنا میرے۔۔۔۔۔“ آفرینش
غصے سے کہتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔



وہ دونوں ہی بھائی بلیک پینٹ کوٹ میں بلا کے حسین لگ رہے تھے۔۔۔۔۔
”اچھے لگ رہے ہو۔۔۔ بس تھوڑا ٹائی ی ٹھیک کر لو۔۔۔“ عزہ نے مسکراتے ہوئے اس کی ٹائے درست کی
تھی۔۔۔۔۔

”واو۔۔۔۔۔ کتنا خوبصورت ہے یہ نیٹ کا دوپٹہ۔۔۔۔۔“ ایک جانی پہچانی آواز۔۔۔ ان دونوں بھائی یوں کی کان کی
سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ جس پر وہ دونوں سامنے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔ آفرینش سفید رنگ کی کلیوں والی
فراک اور اس پر سفید ہی رنگ کا چوڑیدار پاجامہ پہنے۔۔۔ نیٹ کے دوپٹے سے ہوا میں کھیلنے ہوئے۔۔۔ اپنی دھن
میں مگن چلتی ہوئی آرہی تھی۔۔۔۔۔ اس کا نیٹ کا دوپٹہ ہوا میں اچھلنے کے بعد۔۔۔ اس کے حسین چہرے پر آکر
مس ہوا تھا۔۔۔ جس پر وہ بڑے پیار اور اداسے اسے اپنے چہرے سے ہٹا کر مسکرانے لگی۔۔۔ اس بات سے بے خبر

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

۔۔۔ کے اس کا یہ دل فریب عمل دو خو بروٹڑکوں کے دل کو ہلا گیا ہے۔۔۔۔ ان دونوں کے لئیے ہی آفرینش کے حسین سراپے سے نظر ہٹانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں ہی ٹک ٹکی باندھے۔۔۔۔ فدا فدا نظروں سے اس حسین گڑیا کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔“ اچانک اسے اپنے وجود پر نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔ جب اس نے سامنے کی جانب دیکھا تو چونک کر دوپٹہ تیزی سے سیٹ کرنے لگی۔۔۔۔

”تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟“ بلال ابرو اچکاتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

”میرے والدین کی آج پچیسویں شادی کی سالگرہ ہے۔۔۔ تو ہم فیملی فوٹو کے لئیے یہاں آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔ اور تم؟؟“ آفرینش نے عذہ کو دیکھ کر بھی مکمل انکور کر دیا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی بھی اس سے خفاء خفاء معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔ جسے عذہ نے محسوس بھی کر لیا تھا۔۔۔۔ اس نے بلال کی جانب دیکھ حیرت سے سوال کیا۔۔۔۔

”ہم بھی یہاں فیملی فوٹو کے لئیے آئیے ہوئے ہیں۔۔۔۔“ بلال کے بولنے کے قبل ہی عذہ نے جواب دے دیا۔۔۔۔ جسے سن کر بھی وہ کوئی ی ری۔ ایکشن نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

”آپ کا کیل کس کے ساتھ ہے؟؟“۔۔۔“ فوٹو گرافر عذہ اور بلال دونوں کی جانب الجھ کر دیکھتے ہوئے آفرینش سے پوچھنے لگا۔۔۔۔ جس پر وہ بری طرح بوکھلا کر نفی میں گردن ہلاتے ہوئے تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔ اس کے یوں بھاگ کر جانے پر بلال کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان بکھر آئی تھی۔۔۔۔

جبکہ عذہ ابھی بھی الجھتا تھا کہ آخر آفرینش اتنا خفاء خفاء کیوں رہنے لگی ہے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”۔۔۔ تھوڑا قریب قریب آئی میں آپ دونوں بھائی۔۔۔“ فوٹو گرافر کے کہتے ہی عزہ بلال کے نزدیک آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

ان کے والدین صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ اور وہ دونوں بھائی صوفے کے پیچھے کھڑے مسکرا کر تصویر بنوا رہے تھے۔۔۔۔۔

”تھوڑا اور قریب آئی میں آپ“ فوٹو گرافر نے بلال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
”نہیں ٹھیک ہے۔۔۔“ بلال منہ بسور کر جواب دینے لگا۔۔۔ جس پر اقصی بیگم متی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھنے لگیں۔۔۔۔

”پلیز تھوڑا سہ۔۔۔ فیملی فوٹو اچھی آئی ہے گی۔۔۔“ فوٹو گرافر کے کہنے کے باوجود بلال اپنی جگہ سے ایک انچ ہلنے کے لیے بھی تیار نہیں تھا۔۔۔۔

”آپ ایسے ہی لے لیں۔۔۔“ بلال نے سپاٹ سہ جواب دیا تو عزہ اپنے والد کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔ جو اس لمحے کافی شرمندہ نظر آ رہے تھے۔۔۔۔

فوٹو گرافر کے اسماعیل کہتے ہی عزہ نے اچانک سے اس کا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔ جس کے نتیجے میں وہ بالکل عزہ سے لگ گیا تھا۔۔۔ عزہ نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے میں ہاتھ ڈال کر۔۔۔ اس لمحے کی یادگار تصویر بنوائی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کا یوں کھینچنا بلال کو سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔ اس نے اگلے ہی لمحے غصے سے کوٹ اتار کر صوفے پر پٹک دیا۔۔۔۔۔ اور غصے سے تلملاتے ہوئے باہر چلا گیا۔۔۔ اقصی بیگم آوازیں دیتی رہ گئی تھیں۔۔۔ عزہ اور اس کے ڈیڈ فوٹو گرافر اور اس کی ٹیم کے سامنے کافی شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

پورا دن گزر گیا تھا مگر بلال کا کچھ اتنا پتا نہ تھا۔۔۔ اقصی بیگم پریشانی کے عالم میں دروازے کے باہر چکر کاٹ رہی تھیں۔۔۔۔۔

”عزہ بیٹا۔۔۔ ذرا دیکھ لو بلال کو۔۔۔ صبح سے جو غصے میں گیا ہے۔۔۔ ابھی تک لوٹا نہیں ہے۔۔۔“ عزہ صوفے پر بیٹھائی۔ وی دیکھنے میں مگن تھا کہ اقصی بیگم وہاں آکر۔۔۔ اس کے پاس کھڑے ہو کر التجائیہ انداز میں گویا ہونیں۔۔۔۔۔

”اچھا میں دیکھتا ہوں۔۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔“ ریموٹ سے ٹی وی بند کرتے ہوئے۔۔۔ عزہ بلال کو ڈھونڈنے کے لیے کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے عتیق کو بھی کال کر دی تھی۔۔۔۔۔

”ہیلو طلیحہ۔۔۔ کیا بلال تمہاری طرف آیا ہے؟؟“ عزہ اسے ہر جگہ ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔۔۔ مگر بلال تو مانو غائب ہو گیا ہو۔۔۔ تھک کر اس نے رشتے داروں کو کال کرنا اسٹارٹ کر دیا۔۔۔ جن میں سے ایک طلیحہ بھی تھی۔۔۔۔۔

جب طلیحہ کو بلال کی ناراضگی اور غائب ہونے کی خبر ملی۔۔۔ تو وہ سمجھ گئی۔۔۔۔۔ کے بلال کہاں گیا ہوگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم فکر مت کرو۔۔۔ میں جانتی ہوں وہ کہاں گیا ہے۔۔۔ میں بات کرتی ہوں اس سے۔۔۔“ طلیحہ کا اطمینان بخش جواب سن کر عذہ کی فکر میں کمی آئی تھی۔۔۔

۔۔۔ دونوں کے گھر ایک ہی گلی میں ہونے کے سبب وہ بچپن کے ساتھی تھے۔۔۔ اس لڑکی نے طلیحہ کو علم تھا کہ بلال ناراض ہو کر ان کے پرانے محلے کے گارڈن میں گیا ہو گا۔۔۔۔۔ جہاں وہ دونوں بچپن میں کھیلا کرتے تھے۔۔۔

طلیحہ جب گارڈن میں پہنچی تو وہ بچپن کی طرح منہ لٹکائے بیٹھا نظر آ رہا تھا۔۔۔ اسے دیکھتے ہی طلیحہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

طلیحہ نے آج پھر بچپن کی یاد کو تازہ کرنے کا سوچا۔۔۔ اور وہاں رکھا پانی کا پائیپ اٹھا کر بلال پر بن موسم بارش شروع کر دی۔۔۔

”آہ۔۔۔ کون ہے یہ بد تمیز؟؟۔۔۔“ بلال اپنا چہرہ ڈھاکتے ہوئے خود پر بن موسم برسات دیکھ چونک کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

”بد تمیز میں نہیں تم ہو۔۔۔ جسے اپنی ماں کے پریشان ہونے کا ذرا بھی احساس نہیں ہے۔۔۔“ چہرہ بھینگنے سے بچانے کے لیے اس نے ہاتھ درمیان میں حائل کیا تھا۔۔۔ لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ تھا وہ تقریباً پورا ہی بھیگ چکا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بے وقوف لڑکی۔۔۔ سارے میرے کپڑے گیلے کر دیئے۔۔۔ اب بن کرؤ اس بن موسم برسات کو۔۔۔“ بلال غصے سے جھنجھلا کر بولا۔۔۔ مگر طلیحہ اس کے غصے کو ذرا خاطر میں نہ لائی تھی۔۔۔

”اففف۔۔۔ رکو تم ابھی۔۔۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔“ کہتے ہوئے بلال نے بھی پاس رکھا ایک پانی کا پائیپ اٹھالیا تھا۔۔۔ اور طلیحہ پر جوابی حملہ شروع کر دیا تھا۔۔۔

دونوں بالکل بچپن کی طرح پانی سے کھیل رہے تھے۔۔۔

”بلال مت کرؤ۔۔۔“ وہ خود کو بڑی مشکل سے بچانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

”گیم تم نے شروع کیا تھا۔۔۔ لیکن ختم میں کرؤں گا۔۔۔“ بلال نے اسے پورا مصنوعی برسات میں نہلا دیا تھا۔۔۔ اس دوران وہ غصیلہ شہزادہ اپنا غصہ بھی بھول بیٹھا تھا۔۔۔

”اف۔۔۔ اب بس۔۔۔ میں ہار گئی۔۔۔“ طلیحہ نے ہار من کر پائیپ نیچے پھینک دیا تھا۔۔۔ اور تھکے تھکے قدم لے کر بیچ پر آ کر ٹک گئی تھی۔۔۔

”کب بڑی ہو گی تم؟؟“ بلال بھی پائیپ پھینک کر اسکے برابر میں آ کر بیٹھ گیا۔۔۔ طلیحہ کو گھورتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”جب تم ہو گے۔۔۔ انٹی بہت پریشان ہو رہی ہیں تمہارے لئیے۔۔۔ اور تمہیں کوئی فکر ہی نہیں۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”انہیں بھی میری کوئی فکر نہیں ہے۔۔۔ کس سے پوچھ کر دوسری شادی کی تھی انہوں نے؟؟۔۔۔ کیا میں ان کا بیٹا نہیں تھا؟؟۔۔۔ کیا میں انہیں کما کر کھلا نہیں سکتا تھا؟؟۔۔۔ ایک بار بھروسہ تو کرتیں مجھ پر۔۔۔۔۔“ بلال کی آواز میں جو درد چھپا تھا اسے طلیحہ محسوس کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔

”کتنا غلط سوچتے ہو تم۔۔۔۔۔ بات کما کر کھلانے کی نہیں ہے بلال۔۔۔ اگر وہ تمہاری ماں ہیں اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ ان کا کوئی ارمان نہ ہو۔۔۔ کوئی خواہشات نہ ہو۔۔۔ کوئی آرزو نہ ہو۔۔۔۔۔ تمہاری ماں ہونے سے پہلے وہ ایک لڑکی تھیں۔۔۔ ناجانے کتنے سنہرے خواب ہوں گے ان کی آنکھوں میں۔۔۔ جو بد قسمتی سے تمہارے ابو نے بے دردی سے توڑ ڈالے۔۔۔ تمہارے ابو۔۔۔“ طلیحہ ابھی بول رہی تھی کہ بلال تیزی سے بیچ میں بات کاٹ گیا۔۔۔

”میرے ابو کے خلاف میں ایک لفظ نہیں سنوں گا۔۔۔۔۔“ وہ غصے سے کہتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

”تمہاری غلطی نہیں ہے۔۔۔ انٹی کی غلطی ہے۔۔۔ کے انہوں نے تم سے سچائی چھپا کر رکھی۔۔۔۔۔ انہیں تمہیں بتانا چاہیے تھا کہ تمہارے ابو کیسے آدمی تھے۔۔۔۔۔ ایک نمبر کے جواری۔۔۔۔۔“ طلیحہ کا غصے سے کھڑے ہو کر کہنا گناہ ہوا تھا۔۔۔ اس نے زور سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمر کے پیچھے لے جا کر موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”میرے ابو کے خلاف اگر ایک لفظ بھی تم نے اور کہا تو یہ تمہارے لئیے اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ سمجھیں۔۔۔“ اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔۔ جلالت بھری نظر اس نازک صفت لڑکی پر ڈالتے

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ہوئے کہا۔۔ تو وہ لرزتے آنسوؤں کے ساتھ اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ مسلسل کوشش کر رہی تھی اپنا ہاتھ اس شتمگر سے چھڑوانے کی۔۔۔

”مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔“ وہ تکلیف سے بلک کر بولی۔۔۔۔

اس کے آنسو دیکھ۔۔۔ دل نرم گیا۔۔۔۔

فورا جھٹکے سے ہاتھ چھوڑ کر دور ہٹ گیا۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے واپس بیچ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

”سوری۔۔۔ شاید میں غصے میں اپنی حدود کروس کر گیا۔۔۔“ بلال اسے روتا دیکھ شرمساری سے گویا ہوا۔۔۔

”ہممم۔۔۔۔“ طلیحہ آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

”سنو۔۔۔۔ تم پوری بھیگ گئی ہو۔۔۔ یہ پہن لو۔۔۔“ بلال اپنی شرٹ بیگ سے نکال کر اس کے دونوں

کندھوں پر ڈالنے لگا۔۔۔

”مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔۔“ وہ خفگی سے کہتے ہوئے شرٹ ہٹانے لگی۔۔۔

”چپ ہو کر پہنو۔۔۔“ بلال اب زبردستی اسے شرٹ پہنانے لگا۔۔۔

اس لمحے جب وہ نزدیک آکر کندھے پر شرٹ ڈال رہا تھا۔۔۔ طلیحہ اس کی گرم سانسیں اپنے وجود پر محسوس کر رہی

تھی۔۔۔ ایک بار شکوئے بھری نظر سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ جو ناجانے کون سا حق جتاتے ہوئے زبردستی

اپنی شرٹ کندھے پر ڈال رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ساتھ چلتے ہیں۔۔۔ میں تمہیں گھر بھی چھوڑ دوں گا۔۔۔“ بلال نے نرمی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مگر طلحہ اس کی بات لا پرواہی سے سنتے ہوئے آگے چل دی تھی۔۔۔



آفرینش تصویریں لینے جب فوٹو شاپ پہنچی۔۔۔ تو اتفاق سے وہاں عتیق بھی آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا لفافہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو آفرینش سے بے دیہانی میں ٹکرانے کے سبب زمین پر گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گرنے کے سبب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لفافے کی کچھ تصویریں باہر آگئی تھیں۔۔۔ جن پر نظر پڑتے ہی آفرینش حیران ہو کر عتیق کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

”انوشہ سین ئی رکی یہ والی تصویر آپ کے پاس کیا کر رہی ہے؟؟۔۔۔ یہ تو سین ئی ر عذہ نے لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی نگاہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تصویر ہاتھ میں لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عتیق کی جانب دیکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس پر وہ بوکھلا کر تصویر چھینتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیزی سے کھڑا ہو کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تصویر واپس لفافے میں ڈالنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

”یہ عذہ کی نہیں ہیں اور نہ ہی اس نے لی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ میری تصویریں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر تم اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ عتیق اپنی گھبراہٹ دباتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

لیکن اس کی دھمکی سے کہیں زیادہ اس بھولی لڑکی نے اس کی بات پر غور کیا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ خوشی سے دودو فٹ اچھل پڑی تھی۔۔۔

عتیق اس کا خوشی سے چہکتا ہوا ری۔ ایکشن دیکھ الجھ گیا تھا۔۔۔

”شکریہ عتیق سین ئی۔۔۔ آپ کی پسند کمال ہے۔۔۔ بے مثال ہے۔۔۔ اللہ آپ کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔۔۔“ خوشی کے مارے اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔ وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے عتیق کو خوب دعائیں دینے لگی۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔ بریک لگاؤ اپنی ان دعاؤں کو۔۔۔ اور بتاؤ اتنا بندروں کی طرح کیوں اچانک اچھل رہی ہو؟؟؟“ عتیق نہایت اشتیاق سے پوچھنے لگا۔۔۔ جس پر وہ بغیر وجہ بتائے۔۔۔ فقط شکریہ ادا کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

عتیق نا سمجھی سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔



وہ کافی دنوں سے مس زلیخہ کے بلانے کے باوجود ڈیزائننگ کی کلاس اٹینڈ نہیں کر رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے مس زلیخہ آج خود اس سے ملنے آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ میں چلی آئی تھیں۔۔۔ وہ کلاس میں اکیلے بیٹھ کر اسائنمنٹ تیار کر رہی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ بیزی ہو کیا؟؟“ مس زلیخہ نے ذرا جھک کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ جس

کے جواب میں اس نے نفی میں گردن کو جمبش دی تھی۔۔۔

”و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ آئی یں بیٹھیں۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟؟۔۔۔“ وہ مس زلیخہ کے لئیے

تعظیماً کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ مس زلیخہ کے سامنے والی چچی پر بیٹھنے کے بعد وہ دوبار اپنی نشست پر بیٹھی۔۔۔

”میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ تم آج کل کہاں غائب ہو؟؟۔۔۔ کلاس کیوں اٹینڈ نہیں کرتیں؟؟۔۔۔“

”مس۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے مشکل ہوتی ہے بہت۔۔۔ اس لئیے۔۔۔ اور ویسے بھی۔۔۔ فیشن ڈیزائننگ صرف

میرا شوق ہے۔۔۔۔۔ منزل نہیں۔۔۔۔۔ جو منزل ہے سوچ رہی ہوں اس کی طرف زیادہ دیہان دوں۔۔۔۔۔ تو بہتر

رہے گا۔۔۔۔۔“ وہ گسبھیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

”تم عزم کے چکر میں یہ فیلڈ نہیں چھوڑ رہی نہ؟؟“ ان کا سوال سنتے ہی آفرینش کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

”نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میم۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔“ زبان خوف کے مارے اس کا ساتھ نہیں

دے رہی تھی۔۔۔

”مجھ سے جھوٹ مت بولو۔۔۔ میں نے خود پڑھا ہے تمہاری آنکھوں کو۔۔۔۔۔ اس لیے تمہیں مجھ سے چھپانے کی

ضرورت نہیں“

ان کے کہتے ہی آفرینش نے نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔

”تم نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔۔۔ اس لئی ے نظریں مت جھکاؤ۔۔۔ ہاں۔۔۔ البتہ تم اپنے ساتھ کافی نا انصافی کر رہی ہو۔۔۔ عذہ کی خاطر تم اپنے خوابوں کو چھوڑ کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔ جو بالکل غلط ہے۔۔۔ عذہ کے برابر آؤ آفرینش۔۔۔ پیچھے مت چلو۔۔۔ پیچھے چلو گئی۔۔۔ تو صرف اس کی ایک فین بن کر رہ جاؤ گی۔۔۔ جبکہ تم اس قابل ہو کے اس کی برابر کر سکو۔۔۔ مانا آرکیٹیکٹ فیلڈ میں نہیں کر پار ہیں۔۔۔ کیونکہ یہ تمہارا شوق نہیں ہے۔۔۔ اسے کرنے میں تمہیں کوئی انٹر سٹ نہیں ہے۔۔۔ تم صرف اپنے آپ کو فورس کرتی ہو اس فیلڈ کے لیے۔۔۔ جو غلط ہے۔۔۔۔۔“

”مسئیٰ! صرف سینئیٰ رکا نہیں ہے۔۔۔ میری امی بھی راضی نہیں ہیں۔۔۔“

”تو کرو انھیں راضی۔۔۔ آخر یہ تمہاری پوری زندگی کا سوال ہے۔۔۔۔۔ تمہیں پورا حق ہے اپنی فلیڈ کے انتخاب کا۔۔۔ ایک بار خود پر بھروسہ تو کرو۔۔۔ میں تم میں فیوچر کی ایک قابل فیشن ڈیزائنر دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔ اپنے خوابوں میں ایک بار تو کوشش کرو رنگ بھرنے کی۔۔۔۔۔ ابھی وقت ہے۔۔۔۔۔ فیلڈ بدلی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ آگے جا کر شاید دوبارہ موقع نہ مل سکے۔۔۔۔۔ اس لئیے اچھی طرح سوچ لو۔۔۔۔۔“ مس زلیخہ سمجھا کر چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔

ان کی بات پر وہ پوری رات غور و تفکر کرتی رہی۔۔۔

بہت سوچا مگر دل ناداں کسی صورت بھی عزہ کی فیلڈ چھوڑنے کے لئی راضی نہ تھا۔۔۔ مگر ذہن مس زلیخہ کی باتوں کی تائید کر رہا تھا۔۔۔ وہ پوری رات بستر پر کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

سب سے پہلے اس نے یہ بات زرش سے شئی رکی۔۔۔ اور اسکی رائے مانگی۔۔۔

دوست ہونے کے ناطے اس کی رائے بھی مس زلیخہ سے زیادہ جدا نہ تھی۔۔۔

ان کی باتیں سوہا بھی کان لگا کر سننے لگی۔۔۔

”بلال تمہیں پتا ہے۔۔۔“ سوہا نے مصالحو دار خبر سب سے پہلے بلال کو بتانا اہم گمان کیا۔۔۔

”کیا؟؟“ وہ لاعلمی میں کندھے اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

”آفرینش فیشن ڈیزائننگ کے ڈپارٹمنٹ میں جا رہی ہے۔۔۔“ اس کی مصالحو دار خبر بلال کا دل ہلا گئی

تھی۔۔۔ اتفاق سے وہیں پاس ہی عزمہ بھی کھڑا تھا۔۔۔ سوہا کی کہی بات اس کے کانوں تک بھی رسائی حاصل کر چکی

تھی۔۔۔ اسے بھی کافی زبردست شاک لگا تھا۔۔۔

دونوں ہی آفرینش کے اچانک فیصلے پر حیران و پریشان تھے۔۔۔

”ہیلو۔۔۔“ عزمہ موقع تلاش کر رہا تھا آفرینش سے بات کرنے کا۔۔۔ جسے ہی اسے کیٹین میں اکیلا بیٹھا

دیکھا۔۔۔ فوراً ہی برابر والی چچی پر آکر ٹک گیا۔۔۔

”سینٹی۔۔۔“ اس کے لہجے میں آج پہلے جیسی چہک دیکھ عزمہ چونکا تھا۔۔۔

”کیا تم آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ چھوڑ رہی ہو؟؟“ عزمہ کے سوال کرتے ہی آفرینش کی آنکھیں حیرت سے بڑی

ہو گئیں۔۔۔

”آپ کو کس نے بتایا؟؟“ وہ الجھ کر تیزی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کس نے بتایا یہ سوال اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔ اہمیت یہ رکھتا ہے کہ جو میں نے سنا وہ سچ ہے؟؟؟“

”جی۔۔۔ مگر ابھی میں نے کوئی ی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔۔۔ میں ابھی تھوڑا ابھی ہوئی ی ہوں۔۔۔“

”کیوں ابھی ہو تم؟؟۔۔۔ جبکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔۔۔ تم نے مجھے بتایا تھا۔۔۔۔۔ کے تم ایک کامیاب فیشن

ڈیزائنر بننے کا خواب دیکھتی ہو۔۔۔ اس لمحے تمہاری آنکھوں میں۔۔۔ میں نے چمک دیکھی تھی۔۔۔ جو مجھے

آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ میں کبھی نظر نہیں آئی۔۔۔ اگر زندگی میں کامیابی چاہتی ہو تو خواب اور منزل الگ الگ

مت کرو۔۔۔“ مس زلیخہ کے بعد عزمہ واحد تھا جو اس کے خوابوں کو اہمیت دے رہا تھا۔۔۔ مانا آرکیٹیکٹ

ڈیپارٹمنٹ چھوڑنے سے وہ اس سے کافی دور ہو جائے گی۔۔۔ مگر یہ سوچ کر دل کو تسلی دے رہا تھا۔۔۔ کے

آفرینش اب اس ڈیپارٹمنٹ کی جانب قدم بڑھا رہی ہے۔۔۔ جہاں اس کے خوابوں کا بسیرا ہے۔۔۔ جس

خواب کے ذکر سے ہی اس کی آنکھیں چمکتی ہیں۔۔۔

”میں فیلڈ چینج کرنا چاہتی ہوں مگر۔۔۔ اس فیلڈ میں ایک ایسا شخص بھی ہے۔۔۔ جیسے میں کسی حال میں چھوڑنا نہیں

چاہتی۔۔۔ اور فیلڈ بدل لینے سے وہ مجھ سے کافی دور چلا جائے گا۔۔۔“ آفرینش پریشان ہو کر اسے حال دل بیان

کرنے لگی۔۔۔ وہ جذبات میں بہ گئی تھی۔۔۔ حواس تو تب بحال ہوئے جب عزمہ کو تفتیشی نظروں سے خود کو

گھورتا ہوا پایا۔۔۔

”ضرور آفری بلال کی بات کر رہی ہے۔۔۔ ہم۔۔۔ ویسے بھی بلال کے علاوہ اور ہو بھی کون سکتا

ہے۔۔۔“ عزمہ دل ہی دل کڑتے ہوئے کہنے لگا

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میرا مطلب۔۔۔ ایک شخص نہیں ہے۔۔۔ میرا مطلب تھا کہ۔۔۔“ آفرینش اب بات بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔ وہ عزم کی الجھی نگاہوں سے گھبرا کر بے ترتیب جملے ادا کرنے لگی۔۔۔

”کسی کے لئے بھی اپنے خوابوں کو مت چھوڑو۔۔۔ میں بس اتنا ہی کہوں گا۔۔۔“ عزم کا دل بہت رنجیدہ ہو گیا تھا آفرینش کی بات سن۔۔۔۔۔ اس کی زندگی میں بلال کی اہمیت دیکھ عزم دل ہی دل جل کر خاک ہو رہا تھا۔۔۔ یہی سبب تھا کہ وہ اپنی قیمتی رائے دے کر۔۔۔ تیزی سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

”آفرینش۔۔۔ تم بے وقوف۔۔۔ اب کیا سوچیں گے سینٹی میری بارے میں۔۔۔ کہیں وہ یہ تو نہیں سمجھیں گے۔۔۔ میں ان پر لائی ن مار رہی ہوں۔۔۔ اففف۔۔۔ بے وقوف وقوف وقوف۔۔۔“ وہ اپنے سر پر۔۔۔ پاس رکھا خالی گلاس اٹھا کر مارتے ہوئے۔۔۔ خود کو ملامت کرنے لگی۔۔۔

”سنو۔۔۔“ بلال اس کے کلاس میں آ کر بیٹھتے ہی اپنی جانب متوجہ کرنے لگا۔۔۔

”ہاں۔۔۔“ آج پہلی بار وہ آفرینش کو بہت پریشان نظر آیا۔۔۔

”تم ڈیپارٹمنٹ کیوں بدل رہی ہو؟؟ کیا میرے تنگ کرنے کی وجہ سے؟؟۔۔۔ اگر میری وجہ سے کر رہی ہو۔۔۔ تو پلیز مت کرو یا۔۔۔ میں آج سے تمہیں بالکل تنگ نہیں کروں گا۔۔۔“ بلال منتی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

بلال کی لمحہ لمحہ جان نکل رہی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی حال میں اسے روکنا چاہتا تھا۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔۔۔ ہیلو۔۔۔ تم سے کس نے کہا کہ میں تمہاری وجہ سے چھوڑ رہی ہوں؟؟۔۔۔ فیشن ڈیزائنر بننا میرا خواب ہے۔۔۔۔۔ اور اب میں اپنے خوابوں میں رنگ بھرنا چاہتی ہوں۔۔۔ ڈیپارٹمنٹ کی چینجنگ کا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔۔۔“ آفرینش کی پوری وضاحت سننے کے باوجود بلال کے دل کو قرار نہیں آیا تھا۔۔۔

”مگر یوں بیچ سال میں چھوڑنا کیا صحیح ہوگا؟؟۔۔۔۔۔ تم کیسے کور کرو گی۔۔۔ اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔“ بلال کی بات سن وہ مزید پریشان ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”مجھے پتا ہے۔۔۔ یہ آسان نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔ میں زرش سے مدد لے لوں گی۔۔۔ ویسے بھی میں چھپ چھپ کر ڈیزائننگ کی کلاسیں لیتی رہی ہوں۔۔۔۔۔ میں اپنے خوابوں کی طرف پہلا قدم بڑھا رہی ہوں۔۔۔۔۔ تم بجائے میرا ساتھ دینے کے الٹا مجھے ڈرا رہے ہو۔۔۔۔۔“ وہ بلال سے ابھی جھنجھلا کر کہہ رہی تھی کہ سر عبدالرحمان کلاس میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔ جس کے سبب ان کی کنور سیشن رک گئی تھی۔۔۔۔۔

کلاس ختم ہونے پر۔۔۔۔۔ وہ اپنی بک بھول کر تیزی سے جانے لگی۔۔۔۔۔

”ارے بک تو لے جاؤ اپنی۔۔۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔۔“ بلال نے بک اٹھاتے ہوئے۔۔۔ آفرینش کو پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔۔۔

آفرینش کے بک ہاتھ میں لیتے ہی۔۔۔ سوہاپاؤں سلپ ہونے کے سبب اس سے ٹکرائی۔۔۔۔۔ جس کے نتیجے میں بک اس کے ہاتھ سے گر گئی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

بک گرتے ہی اس میں سے بلال کی تصویر نمودار ہوئی۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔ بلال کافی حیران ہوا۔۔۔

جبکہ آفرینش شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

---پلے کی ساری تصویریں انوشہ کے پاس تھیں۔۔۔۔۔جس میں سے ایک تصویر بلال کے شہزادے کے روپ

میں تھی۔۔۔۔۔ اس تصویر کو آفرینش نے طلیحہ کو دینے کے لئیے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

”ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟۔۔۔ انوشہ سینئى رنے میرے پاس رکھوائى تھی۔۔۔ میں واپس دینا بھول

گئی۔۔۔“ آفرینش کے ماتھے پر پسینہ جھلک رہا تھا۔۔۔ وہ فوراً ہی صفائی پیش کرنے لگی۔۔۔ اس سے قبل کہ

بلاں کوئی غلط مطلب اخذ کرے۔۔۔۔

”پر میں نے تو کچھ پوچھا ہی نہیں۔۔۔ پھر صفائی کی کیوں دے رہی ہو۔۔۔“ بلال مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

اپنی تصویر آفرینش کی بک میں دیکھ۔۔۔ اس کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے تھے۔۔۔

”دل میں چور ہے اس لئی۔۔۔“ آفرینش کی شرمساری دیکھ۔۔۔ وہ شوخی سے اس کے نزدیک آکر

۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال گویا ہوا۔۔۔

”جی نہیں۔۔۔ بس تم کوئی غلط مطلب اخذ نہ کر لو اس لیے۔۔“ وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔۔ جواب دے

کر۔۔۔ چلی گئی تھی۔۔۔

بلاں مسکراتے ہوئے اسے باہر جاتا دیکھتا رہا۔۔۔



آفرینش نے اپنی والدہ سے چھپ کر ڈیپارٹمنٹ چنچ کر والیا۔۔۔ یہ فیصلہ اس نے کافی سوچ سمجھ کر لیا تھا۔۔۔ جسے ہی اس نے آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ چھوڑا۔۔۔ واٹس اپ گروپ میں یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلنے لگی۔۔۔

”او۔۔۔ بلال۔۔۔ سناتم نے۔۔۔ آفری نے فیشن ڈیزائننگ کا ڈیپارٹمنٹ جوائن کر لیا“ بلال کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ وہ سیل لے کر آفرینش کو کال ملاتے ہوئے ہاسٹل سے باہر نکل آیا۔۔۔

”آفری کیا تم نے ڈیپارٹمنٹ چنچ کیا ہے؟؟“

”ہاں۔۔۔۔“

”پر کیوں یار؟؟۔۔۔ سال کے بیچ میں کیوں چھوڑ رہی ہو۔۔۔ تمہیں بہت مشکل ہو جائے گی کور کرنے میں۔۔۔ تمہیں آرکیٹیکٹ کی فیلڈ میں جو بھی مشکل آرہی ہے مجھ سے شیئر کرو۔۔۔ میں اسے حل کرنے میں تمہاری مدد کروں گا۔۔۔ پر اس طرح چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔“ بلال خود سے اس کا دور جانا برداشت نہیں کر پارہا تھا۔۔۔

آفرینش نے اسے نرمی سے بتایا کہ وہ اپنے خوابوں کی طرف پہلا قدم لے چکی ہے۔۔۔۔۔ اب کسی صورت پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔۔۔



ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ اپنا ماڈل تیار کرنے میں مصروف تھا کہ عتیق کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

”یار۔۔۔ میرے بھائی۔۔۔ میری چھوٹی سی مدد کر دے۔۔۔ پلیز۔۔۔“ عتیق ہر بار کی طرح مدد مانگتے ہوئے آیا تھا۔۔۔

”اب کیا مدد چاہے تجھے؟؟“ عزہ سرسری سا اس پر نظر ڈالتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”یار۔۔۔ ڈیزائننگ کی کلاس میں آفری کو ماڈل کی ضرورت تھی۔۔۔ اس نے مجھ سے رابطہ کیا۔۔۔ میں نے کہہ دیا کہ ہر روز کا ایک ہزار لوں گا۔۔۔“

”اووو۔۔۔ تو میں کیا کروں؟؟۔۔۔ مجھے کیوں بتا رہا ہے؟؟“ عزہ الجھ کر۔۔۔ بے زاری سے پوچھنے لگا۔۔۔

”وہ مجھے دراصل کل جاب کے لئے انٹرویو دینے جانا ہے۔۔۔ تو کیا تو میری جگہ آفری کا ایک دن کے لئیے ماڈل بن جائے گا۔۔۔ پلیز یار۔۔۔“ بہت دن گزر گئی تھیں اس بھولی سی لڑکی کو دیکھے۔۔۔ یہ موقع وہ بھلا کیسے جانے دے سکتا تھا۔۔۔

”چل ٹھیک ہے۔۔۔ میں چلا جاؤں گا۔۔۔ بس ٹائی م بتا دے۔۔۔“ اس کے راضی ہوتے ہی عتیق خوش ہو کر فوراً گلے لگنے لگا۔۔۔

”شکر یہ میرے دوست۔۔۔ اللہ تیرے جیسا دوست سب کو دے۔۔۔“

”بس بس۔۔۔ زیادہ مکھن نہ لگا۔۔۔ اور ٹائی م بتا۔۔۔“ عزہ اسے ہٹاتے ہوئے۔۔۔ لا پرواہی سے کہنے لگا۔۔۔

عتیق اسے ٹائی م بتا کر چلا گیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش عتیق کا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

”ہیلو۔۔۔“ عزنہ کی آواز سنتے ہی وہ بھولی سی لڑکی خوشی سے چہکتی ہوئی پیچھے موڑی۔۔۔

”سینئر“ اس نے ہر بار کی طرح بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

”آپ یہاں؟؟“

”وہ۔۔۔ آج کے لئیے میں تمہارا ماڈل ہوں۔۔۔ عتیق کو ایک ضروری کام آگیا تھا۔۔۔ تو اس نے اپنی جگہ مجھے

بھیجا ہے۔۔۔“ عزنہ کی بات سننے ہی آفرینش کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

”تو کیا کرنا ہے مجھے؟؟“ عزنہ تجسس سے۔۔۔ آفرینش کی جانب دیکھ استفسار کرنے لگا۔۔۔

”آپ کو بس اپنے دونوں ہاتھ سیدھے رکھنے ہیں۔۔۔ اور اسٹیٹ کھڑا ہونا ہے تاکہ میں آپ کے کپڑوں کا ناپ

لے سکوں۔۔۔“ آفرینش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

عزنہ کا قد آفرینش سے لمبا تھا۔۔۔ وہ پیاری سی گڑیا اس کے کندھے تک آرہی تھی۔۔۔۔۔

عزنہ کے کالر کا ناپ لینے میں اسے کافی مشکل پیش آرہی تھی۔۔۔ جس پر عزنہ بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ

ہونٹوں میں دبا رہا تھا۔۔۔

کمرے کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا تھا کہ ایک حصہ اوپر تھا۔۔۔ جہاں سلائی مشین رکھی تھی۔۔۔ اور دوسرا حصہ

تین سیڑھیاں اتر کر نیچے تھا۔۔۔ جہاں عزنہ آفرینش کا ماڈل بنے کھڑا تھا۔۔۔

آفرینش نے عزنہ کی لمبائی کے سبب اسے دوسری سیڑھی پر کھڑا کیا۔۔۔ اور خود انچی ٹیپ لینے چلی گئی

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

تیسری سیڑھی پر۔۔۔ کھڑے ہونے پر وہ عزم کے بلکل برابر آنے لگی۔۔۔

”چھوڑو آفری۔۔ کل عتیق آئے گا۔۔ اس کے کالر کا“ بولتے بولتے اچانک سانسیں تھم گئی ہیں۔۔۔ دل کی دھک دھک کانوں کو صاف سنائی دینے لگی۔۔ اس نازک سی گڑیا نے نائیپ کی غرض سے سفید کپڑا پیچھے سے لاکر عزم کے کندھوں پر ڈالا۔۔ اور خود بھی اس کے کندھے پر ہلکی سی تھوڑی رکھ کر نائیپ لینے لگی۔۔۔ اس بات سے بے خبر۔۔۔ کے مقابل کی اس کی نزدیکی سے سانسیں ہی تھم چکی ہیں۔۔۔ وہ دیوانوں کی طرح اسے نائیپ لیتا دیکھتا رہا۔۔۔

ایک عجیب جادوئی احساس نے آج عزم کو پوری طرح جکڑ لیا تھا۔۔۔
”ہو گیا۔۔۔۔۔ شکریہ۔۔۔“ آفرینش مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔
”اتنی جلدی ہو گیا۔۔۔“ عزم منہ بسور کر دل میں گویا ہوا۔۔۔
آفرینش کا خوبصورت سراپا اس کی آنکھوں میں رہ گیا تھا۔۔۔
وہ جب سے واپس آیا تھا۔۔۔ بس خاموشی سے کھڑکی کے پاس کھڑا۔۔۔ آفرینش کے ساتھ گزارے ہوئے لمحوں کے سحر میں ہی ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

چہرے پر پیاری سی مسکان رقصا تھی۔۔۔۔۔
”اوئے۔۔۔ بہت بہت شکریہ یار۔۔۔“ عتیق کہ اس کے کندھے پر تھپکتے ہی۔۔۔ وہ سحر سے باہر نکلا تھا۔۔۔
”وہیکم۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تیرا واقعی بہت شکریہ یاد۔۔۔۔۔ تو نے آج کا دن سمجھا لیا۔۔۔۔۔ ورنہ میرے ایک ہزار مر جاتے۔۔۔۔۔ اب کل سے میں خودی چلا جاؤں گا۔۔۔“ عتیق کے کہتے ہی عزہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

”کل بھی جانا ہے ماڈل بن کر؟؟“ وہ بڑے خوش ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔ تین دن کی بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔ پر تو فکر مت کر۔۔۔۔۔ کل میں خود چلا جاؤں گا۔۔۔“

”تیری فکر کس کو ہے؟؟۔۔۔۔۔“ عزہ نے فوراً ہی ذلیل کیا تھا۔۔۔۔۔ ”مجھے تو آفری کی ہے۔۔۔۔۔ اس نے میرا نائیپ لیا ہے۔۔۔۔۔ سوچ رہا ہوں ایک دن کی تو بات ہے۔۔۔۔۔ ایک دن اور اس کا ماڈل بن جاؤں گا۔۔۔۔۔ ورنہ بیچاری کی محنت بیکار جائے گی۔۔۔۔۔“ عزہ نے اپنے دل کے جذبات کو ذرا بھی عتیق پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔ یہ بھی ہے۔۔۔۔۔ چل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تو ہی چلے جانا۔۔۔۔۔ مگر یاد سے تین ہزار روپے لے آنا۔۔۔۔۔ پتہ چلا شرم حضوری میں تو میرے پیسے چھوڑ آئے۔۔۔۔۔“ عتیق کہ کر خوشی خوشی کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔۔

دوسرے دن بھی عزہ کو اپنا ماڈل دیکھ۔۔۔۔۔ آفرینش پھولے نہیں سمار ہی تھی۔۔۔۔۔

”یہ لیس تین ہزار روپے۔۔۔۔۔“ اپنا کام مکمل ہوتے ہی آفرینش نے عزہ کی جانب تین ہزار روپے بڑھائے۔۔۔۔۔

”یہ کس لئی ہے؟؟“ وہ انجان بنتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

”سینٹی ر عتیق سے تین ہزار کی بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔ تین دن کے لئی ہے۔۔۔۔۔ یہ وہی پیسے ہیں۔۔۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ارے۔۔۔۔۔ وہ مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اگر پیسوں کا کوئی معاملہ ہوتا تو وہ مجھے ضرور بتاتا۔۔۔۔۔“ عزہ نہایت

صفائی سے جھوٹ کہنے لگا۔۔۔۔۔

”مگر۔۔۔۔۔ مجھے تو نہیں لگا تھا کہ عتیق سین ئی مزاق کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ وہ بہت سیریس مونڈ میں تھے۔۔۔۔۔“ وہ فوراً ہی الجھ کر بول اٹھی تھی۔۔۔۔۔

”وہ بہت مزاقیہ ہے۔۔۔۔۔ یہ باتیں چھوڑو۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ۔۔۔۔۔ کوئی مشکل تو پیش نہیں آرہی؟؟“ عزہ نے

بڑی خوبصورتی سے موضوع بدل دیا تھا۔۔۔۔۔ جسے آفرینش اتنا خاص محسوس بھی نہ کر سکی۔۔۔۔۔

”ہمم۔۔۔۔۔ بہت آرہی ہے۔۔۔۔۔ میرے پاس پورے آدھے سال کے نوٹس نہیں ہیں۔۔۔۔۔“ وہ منہ لٹکائے جواب دینے لگی۔۔۔۔۔

”او۔۔۔۔۔ اچھا۔۔۔۔۔ چلو میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔ میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔“ عزہ نے مسکراتے ہوئے وداع لی۔۔۔۔۔

عزہ نے آفرینش کی خاطر عتیق سے اس کے پورے سال کے نوٹس لے لیے تھے۔۔۔۔۔ اور بدلے میں عتیق نے اس سے آرٹ کلب میں داخلہ مانگا۔۔۔۔۔ تاکہ وہ انوشہ کے قریب رہ سکے۔۔۔۔۔

آفرینش عتیق کی بہت شکر گزار ہوئی نوٹس دینے پر۔۔۔۔۔ وہ بھولی لڑکی کہاں جانتی تھی کہ اس مدد کے پیچھے عزہ کا ہاتھ ہے۔۔۔۔۔

*****-----***** * * * * *

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

طلیحہ رات کے وقت ہاسٹل لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ آج ریڈیو اسٹیشن سے آتے ہوئے اسے کافی دیر ہو گئی

تھی۔۔۔ جس کے سبب یونی کے روڈ سنسان نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے موڑ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔

وہ واپس اپنی دھن میں مگن بوتل کا کین منہ سے لگا کر آہستہ آہستہ چلنے لگی۔۔۔۔۔

اسے پھر محسوس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے ہے۔۔۔۔۔

اس بار وہ پیچھے نہ موڑی بلکہ تیز تیز قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے آنے والے شخص نے بھی اپنے قدم تیز کر لئیے تھے۔۔۔۔۔

طلیحہ اب تیز قدم بڑھاتی ہوئی اپنا سیل نکالنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے بلال کو کال ملانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

مگر بلال نے اس کی کال دیکھ کر بھی انکور کر دی۔۔۔ اور واپس اپنے اسائنمنٹ میں مگن ہو گیا۔۔۔۔۔

طلیحہ کی بار بار کال آنے کے سبب وہ ڈسٹرب ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس لئیے سیل ہی اس نے سوچ آف کر دیا۔۔۔۔۔

طلیحہ بھاگتے ہوئے ایک کلاس میں آکر اندھیرے میں چھپ گئی۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ پاؤں خوف کے مارے کانپ

رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ لرزتے وجود کے ساتھ مسلسل دعا گو تھی کہ خدا اسے اس انجان خطرے سے بچالے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اس کا ذہن خوف کے مارے مفلوج ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے اب عزہ کو کال ملانا شروع کر دیا۔۔۔

”آہ۔۔۔“ دروازہ اس نے اندر سے لاک کر لیا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ وہ بے ساختہ

خوف کے مارے چیخ پڑی۔۔۔ اور اسی دوران اس کا سیل بھی ہاتھ سے گر کر۔۔۔ زمین بوس ہوا۔۔۔

جس کے نتیجے میں وہ بند ہو گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے خود اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا تاکہ خاموشی پا کر باہر کھڑا شخص چلا جائے۔۔۔

دروازے پر کافی دیر تک دستک ہوتی رہی۔۔۔

اس کا دل خوف کے مارے بند ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ روتے ہوئے زمین پر سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔

”تمہیں طلحہ کی کال آئی تھی؟؟“ عزہ کے پوچھتے ہی بلال نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

”کیوں؟؟؟“ کیا ہوا؟؟؟“ بلال ابرو اچکا کر عزہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

”پتا نہیں۔۔۔ پہلے اتنی ساری مس کالز دیں۔۔۔ اب جب میں واش روم سے نکل کر کال بیک کر رہا ہوں تو فون

بند جا رہا ہے۔۔۔“ عزہ پریشان ہو کر بتانے لگا۔۔۔

”کیا؟؟؟“ وہ تمہیں بھی کال کر رہی تھی۔۔۔“ بلال عزہ کی بات سنتے ہی تیزی سے کھڑا ہوا۔۔۔

”اللہ خیر کرے۔۔۔“ اب وہ دونوں بھائی سمجھ چکے تھے کہ طلحہ کسی مصیبت میں ہے۔۔۔ وہ دونوں ہی طلحہ

کو ڈھونڈنے کے لئے باہر کی جانب دوڑے۔۔۔

دونوں ہی پاگلوں کی طرح اسے تلاش کرتے پھر رہے تھے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اچانک پھر دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔ اس بار طلیحہ کی خوف کے مارے جان نکلنے لگی۔۔۔

”طلیحہ کیا تم اندر ہو؟“ بلال کی آواز سن۔۔۔ وہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتی ہوئی آکر دروازہ کھولتی ہے۔۔۔۔۔
”تم نے میری کال کیوں ریسپو نہیں کی؟؟“ بلال کو دیکھتے ہی اس کی جان میں جان آئی۔۔۔ وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے آگئی۔۔۔۔۔

”سوری۔۔۔۔۔“ بلال بہت شرمندگی محسوس کر رہا تھا اس لمحے۔۔۔۔۔

”شکر ہے خدا کا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ اگر تمہیں آج کچھ ہو جاتا تو میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پاتا۔۔۔۔۔“ بلال نے اسے اپنے سینے سے لگ کر۔۔۔۔۔ دل بھر کر رو لینے دیا۔۔۔۔۔

”آئی بندہ کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اکیلے اتنی رات میں واپس آنے کی۔۔۔۔۔ کل سے ہی تمہیں میں یا بلال لینے آئی یں گے واپسی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔“ عزہ کے آتے ہی وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے اس کے بازو سے سر ٹکا کر۔۔۔۔۔ بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔۔ جس پر وہ بڑے بھائی کی طرح سر پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرانے لگا۔۔۔۔۔
”ہاں۔۔۔۔۔ کل سے میں تمہیں خود لینے اور چھوڑنے جاؤں گا۔۔۔۔۔ تمہیں اکیلے آنے جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔“ بلال کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

طلیحہ کب سے چئی رہی رہی بیٹھے بیٹھے مسکرا رہی تھی۔۔۔ اس کی مسکراہٹ سوہا۔۔۔ زرش۔۔۔ اور آفرینش کو اب پریشان کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا ہوا ہے؟؟۔۔ کیوں پاگلوں کی طرح اکیلے بیٹھ کر مسکرائے جا رہی ہو؟؟“ سوہانے آخر کار اسے ٹوک ہی دیا تھا۔۔۔

”کیونکہ۔۔۔ مجھے لگتا ہے بلال بھی مجھ سے پیار کرتا ہے۔۔۔“ طلیحہ نے شرماتے ہوئے۔۔۔ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

”اففف۔۔۔۔۔ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنا بند کرو پلینز۔۔۔۔۔ بلال تو تمہیں منہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔۔۔ پیار کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔۔۔“ طلیحہ کی بات سنتے ہی سوہانے تن بدن میں آگ لگی تھی۔۔۔۔۔ اس نے فوراً ہی منہ بسور۔۔۔۔۔ حقارت بھری نظر طلیحہ پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اس کے لہجے سے ہر بار کی طرح مغروریت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔

”لگاتا تو وہ تمہیں بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔“ زرش نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی بات سنتے ہی آفرینش اور طلیحہ منہ پر ہاتھ رکھ کر دبی دبی ہسنی ہنسنے لگیں۔۔۔۔۔

”زرش۔۔۔۔۔ تم سے بات نہیں کی میں نے۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔ کے۔۔۔۔۔ تو اپنا منہ بند رکھو۔۔۔۔۔ ہر وقت بیچ کنور سیشن میں مت خود پڑھا کرو۔۔۔۔۔“ وہ زرش کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے۔۔۔۔۔ ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔۔۔۔

”کانچ کے محلوں میں رہنے والے لوگ۔۔۔۔۔ دوسروں کے گھروں پر پتھر نہیں مارتے۔۔۔۔۔ سمجھی بچی۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ بڑی آئی ہیں۔۔۔۔۔ تم میری دوست کو کچھ کہو گی۔۔۔۔۔ تو بدلے میں ایک کی جگہ تین سنو

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

گی۔۔۔ کیونکہ ہم تو ایسے ہی ہیں بھئی یا۔۔۔ ہا ہا۔۔۔“ زرش آپجان کر ہنستے ہوئے۔۔۔ سوہا کی مزید تپا رہی تھی۔۔۔

”ابھی تو میں جلدی میں ہوں۔۔۔ بعد میں آکر بات کرتی ہوں تم سے۔۔۔“ سوہا بیگ اٹھا کر۔۔۔ دانت پیستے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

”کیوں اس سے لڑتی رہتی ہو۔۔۔ انور کرنا سیکھو اس کی باتوں کو۔۔۔“ آفرینش مسکراتے ہوئے زرش کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

”آفری تم بھولی ہو۔۔۔ انور کرنا یا چپ رہنا ہر مسئی لہ کا حل نہیں ہوتا۔۔۔ ان جیسوں کو ان کی اوقات دیکھنا ضروری ہے۔۔۔“ زرش نے آفرینش کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

”آئی بیڈ یا۔۔۔“ طلیحہ اچانک سے زور سے چیکی بجا کر۔۔۔ خوش ہو کر بولی۔۔۔ جس پر زرش اور آفرینش اسکی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

سوہا اپنا رجسٹر لے جانا بھول گئی تھی۔۔۔ اسے لینے واپس کمرے میں داخل ہو ہی رہی تھی کہ طلیحہ کی بات سن۔۔۔ اس کے پاؤں تھم گئی۔۔۔ اور اس نے وہیں۔۔۔ خاموش کھڑے ہو کر طلیحہ کی بات سننے کا فیصلہ

کیا۔۔۔
”کیسا آئیڈ یا؟؟“ زرش اور آفرینش ہم آواز ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں نے نوٹ کیا ہے۔۔۔ میری تکلیف پر بلال بھی تڑپ اٹھتا ہے۔۔۔ وہ بھی مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ جتنی

میں اس سے۔۔۔ بس۔۔۔ اسے احساس نہیں ہے۔۔۔ اس لئیے میں سوچ رہی ہوں۔۔۔ اپنے بیمار پڑنے یا

پاؤں کی ہڈی ٹوٹنے کا ناٹک کرؤں۔۔۔“ طلحہ کے بات سنتے ہی آفرینش الجھ کر بولی

”پر اس سے کیا ہوگا؟؟۔۔۔ وہ زیادہ سے زیادہ تمہاری خیرت معلوم کر لے گا۔۔۔“

”او۔۔۔ ہووو۔۔۔ خیرت معلوم کرنے کے ساتھ ساتھ وہ میرے لئیے پریشان بھی تو ہوگا۔۔۔ اس کا دل مجھے

دیکھنے کے لئیے بے صبر ہوگا۔۔۔ کے ناجانے میں کیسی ہوں؟؟۔۔۔ میں ٹھیک ہوں یا نہیں۔۔۔ الغرض وہ

میری فکر کرے گا۔۔۔ اور اسی دوران تم یازر ش باتوں ہی باتوں میں اسے احساس دلانا کے میں اس کے لئیے

کتنی اہمیت کی حامل ہوں۔۔۔ جب اسے میری اہمیت کا احساس ہوگا۔۔۔ تبھی تو وہ میری جانب متوجہ ہوگا۔۔۔ ورنہ

ابھی تو وہ مجھے منہ بھی نہیں لگاتا۔۔۔“ طلحہ کے آئیڈیے پر زرش تو راضی تھی مگر آفرینش متفق نہ تھی۔۔۔

”یہ تو ایک طرح کا دھوکا ہوا۔۔۔ جو غلط ہے۔۔۔ وہ بیچارہ تمہارے لئیے پریشان ہوگا۔۔۔“ آفرینش طلحہ کی

بات پر احتجاج کرنے لگی

”ارے یار۔۔۔ تم سمجھتی نہیں ہو آفری۔۔۔ اس کی بے قراری ہی تو محبت کا ثبوت بنے گی۔۔۔ اور یہی تو ہمیں دیکھنا

ہے۔۔۔ اس لئیے یہ چھوٹا سا ناٹک کرنا ضروری ہے۔۔۔“ طلحہ نے اسے اعتماد میں لینے کی کوشش کی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اسے پتا چلا تو بہت دوکھ کرئے گا۔۔۔ جتنا میں اسے جانتی ہوں۔۔۔ وہ دلی طور پر سب کے لئیے بہت اچھا ہے۔۔۔ بس وہ دیکھتا نہیں ہے۔۔۔ اس طرح نائٹ کر کے تم اس کا بھروسہ توڑ دو گی۔۔۔“ آفرینش نے ایک بار بھر سمجھانے کی پُر زور کوشش کی۔۔۔ مگر طلحہ اور زرش پلین سے پیچھے ہٹنے کے لئیے تیار نہیں تھے۔۔۔

”او۔۔۔ تو یہ میڈم بلال کی توجہ حاصل کرنے کے لئیے نائٹ کرنے والی ہے۔۔۔ واو۔۔۔ اب آئے گا مزا۔۔۔ کریڈٹ تو نائٹ اسٹارٹ کر۔۔۔ اختتام میں کراؤں گی۔۔۔ وہ بھی اپنے طریقے سے۔۔۔ بڑی آئی می میرے بلال کو اپنا کہنے والی۔۔۔“ سوہانے دلی ہی دلی طلحہ کے پلین کی بینڈ بجانے کی ٹھان لی تھی۔۔۔

”ہیلو۔۔۔ کب سے باہر کھڑا ہوں۔۔۔ مجھے کلاس میں بھی جانا ہے۔۔۔ جلدی نیچے آؤ۔۔۔“ بلال کا کال آتے ہی طلحہ خوشی سے چہک اٹھی۔۔۔ زرش نے آنکھوں کے اشارے سے کہا کہ آج ہی پلین اسٹارٹ کر دو۔۔۔ جس پر طلحہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

بلال جلدی مچا رہا تھا۔۔۔

”ارے یار۔۔۔ پانچ منٹ گزر گئی۔۔۔ کہاں ہو؟؟۔۔۔ پلین سمجھا کرؤ یار۔۔۔ میری بھی کلاس ہے۔۔۔“

پانچ منٹ گزرنے کے باوجود طلحہ نہ آئی۔۔۔ تو اس نے دوبارہ کال کی تھی۔۔۔

”ارے بابا۔۔۔ کہ تو دیا آرہی ہوں۔۔۔ صبر رکھو۔۔۔“ طلحہ نے جھنجھلا کر کہتے ہوئے سیل بیگ میں رکھ لیا۔۔۔

”چلو۔۔۔ بیسٹ اف لک۔۔۔“ زرش مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

”ہاں یار۔۔۔ مگر تھوڑا ڈر لگ رہا ہے۔۔۔“ طلحہ گھبراتے ہوئے بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔ ہو۔۔۔ ڈر و مت۔۔۔ کر گزرو۔۔۔ کیونکہ ڈر کے آگے جیت ہے۔۔۔“ زرش اس کا حوصلہ بڑھانے لگی۔۔۔

طلیحہ نے آپجان کر پانچ منٹ ایسے ہی گزار دیے تھے۔۔۔ بلال کی کال پر کال آرہی تھی۔۔۔

”چلو۔۔۔ بائیں۔۔۔“ وہ دونوں سے وداع لے کر جلدی سے باہر کی جانب لپکی۔۔۔

وہ آپجان کر بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔۔ جب بالکل بلال کے سامنے پہنچی۔۔۔ تو ایسا ظاہر کرنے لگی۔۔۔

۔۔۔ جیسے تیزی سے آتے ہوئے اس کا پاؤں سلپ ہو گیا ہو۔۔۔

اور دھڑم کر کے زمین پر گر گئی۔۔۔

بلال نے جیسے ہی اسے گرتے ہوئے دیکھا۔۔۔ بدحواسی کے عالم میں۔۔۔ بھاگتا ہوا۔۔۔ اس کی جانب لپکا۔۔۔

طلیحہ نے اپنے پلین کے مطابق زور زور سے رونا شروع کر دیا۔۔۔

”اف۔۔۔ میرے خدا۔۔۔ زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟؟“ بلال پریشان ہو کر اسکے پاس زمین پر بیٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”تمھاری جلد بازی کی وجہ سے دیکھو کیا ہو گیا۔۔۔ مجھے لگتا ہے میرے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔۔۔“ وہ پاؤں پکڑ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔ نو۔۔۔ چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں۔۔۔“ بلال کی بات سنتے ہی اس کے کان کھڑے

ہوئے۔۔۔ پلین بناتے وقت اس کے ذہن میں ڈاکٹر کا تو خیال ہی نہیں آیا تھا۔۔۔

”اب کیا کروں؟؟“ طلیحہ دل میں پریشان ہو کر بولی۔۔۔

”چلو میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھو۔۔۔“ بلال کھڑے ہو کر۔۔۔ اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھانے لگا۔۔۔

یہ وہ ہاتھ تھا جیسے بچپن سے تھامنے کی چاہ ہے۔۔۔ اس دیوانی کو۔۔۔

دل چاہا کہ لمحہ یہیں تھم جائے۔۔۔

طلیحہ نے باخوشی اس کا اپنی جانب بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے اچھی طرح چیک۔ اپ کیا۔۔۔ اور ان کے نزدیک طلیحہ کا پاؤں بالکل ٹھیک تھا۔۔۔

”مگر ڈاکٹر۔۔۔ میرے بہت تیز درد ہو رہا ہے۔۔۔“ طلیحہ مصنوعی کرب چہرے پر سجاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

”مگر آپ کا پاؤں بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے۔۔۔“

”آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔“ طلیحہ نے روتوسہ چہرہ بنا کر۔۔۔ بڑے بھرم سے

استفسار کیا۔۔۔

ڈاکٹر صاحب سے اسے بحث کرتا دیکھ بلال فوراً کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

”او۔ کے۔۔۔ شکریہ۔۔۔“ بلال ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے۔۔۔ طلیحہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لے آیا۔۔۔

طلیحہ نائک میں لڑکھڑا کر چل رہی تھی۔۔۔ جیسے اس کا ایک پاؤں کام ہی نہ کر رہا ہو۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال نے ڈاکٹر کی جگہ طلحہ کی بات پر یقین کیا۔۔۔

”سوری یار۔۔۔ میری جلد بازی کی وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔۔۔ تم چاہو تو میں تمہیں کسی اور اچھے ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں۔۔۔“

بلال کے کہتے ہی وہ سٹپٹا کر تیزی سے نفی کرنے لگی۔۔۔

”اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں خود کسی اچھے ڈاکٹر کو دیکھا دوں گی۔۔۔ تم بس مجھے میرے ہاسٹل چھوڑ دو۔۔۔ اتنی تکلیف میں ریڈیو اسٹیشن نہیں جاسکتی۔۔۔“ طلحہ کے کہنے پر وہ شرمندہ ہو کر اسے واپس ہاسٹل چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔
طلحہ نے اگلے دن اپنے پاؤں پر پلستر چڑھ والیا تھا۔۔۔

بلال اس کا کافی خیال رکھ رہا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے طلحہ کا چہرہ ہر وقت خوشی سے کھلا کھلا رہتا۔۔۔



عزہ آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھے۔۔۔ اپنا ماڈل بنانے میں مصروف تھا۔۔۔ کے اچانک اسکے کانوں کی سماعت سے آفرینش کی آواز ٹکرائی۔۔۔
وہ باہر کھڑکی سے آرہی تھی۔۔۔

عزہ کا دل اس کی آواز سننے ہی مچل اٹھا۔۔۔ تیزی سے اپنا کام چھوڑ کر کھڑکی کی جانب لپکا۔۔۔
آفرینش کی آواز وہاں کلاس میں موجود انوشہ اور عتیق نے بھی پہچان لی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کا اپنے ماڈل کو چھوڑ کر کھڑکی کی طرف تیزی سے جانا انوشہ کو حیران کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ عتیق یہ دیکھ مسکرانے لگا۔۔۔۔

مس زلیخہ اپنے سارے اسٹوڈنٹس کو باہر گارڈن میں لائی ی تھیں۔۔۔۔ جن میں سے ایک آفرینش بھی تھی۔۔۔۔

عزہ کا چہرہ خوشی سے دکنے لگا تھا۔۔۔۔ جتنی دیر آفرینش وہاں کھڑی رہی عزہ بھی ٹک ٹکی باندھے اسے دیوانوں کی طرح کھڑا دیکھتا رہا۔۔۔

انوشہ کا دل مانو جل کر کوئی لہ ہو رہا تھا۔ وہ اپنا ماڈل اٹھا کر وہاں سے پاؤں پٹکتی ہوئی ی چلی گئی۔۔۔۔
”کیا بات ہے؟؟۔۔۔ کیا چل رہا ہے؟“ عتیق انوشہ کے جاتے ہی عزہ کے پاس آ کر ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح استفسار کرنے لگا۔۔۔

”کیا؟؟۔۔۔ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔“ عتیق کا سوال سن۔۔۔ عزہ کو گمان ہوا۔۔۔۔ جیسے اس کی کوئی ی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔ وہ کھڑکی سے ہٹ کر۔۔۔ اپنے ماڈل کے پاس آ کر واپس کام کرنے لگا۔۔۔

”ہمم۔۔۔ تو نظریں کیوں چورا رہا ہے؟؟“ عتیق نیچے کی جانب منہ جھکا کر۔۔۔ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شوخی سے پوچھنے لگا۔۔۔

”چل۔۔۔ میں کب چورا رہا ہوں۔۔۔ وہ تو میں کام کر رہا ہوں۔۔۔ دکھ نہیں رہا تجھے۔۔۔“ عزہ اپنی بوکھلاہٹ جھنجھلا کر کور کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہائے۔۔۔ عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتے میرے یار۔۔۔۔“ عتیق شوخی سے بولا۔۔۔۔

”کیا بکواس کر رہا ہے۔۔۔ کون سہ عشق۔۔۔ وہ بہن جیسی ہے میری۔۔۔“ عزہ فوراً ہی مصنوعی غصہ چہرے پر سجاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”او۔۔۔ بہن جیسی ہے۔۔۔ بہن تو نہیں ہے نا۔۔۔“ عتیق شرارت بھرے انداز میں ایک آنکھ دبا کر

بولا۔۔۔۔ 😊

”تو فالٹوہ دماغ مت چلا۔۔۔ خرچ ہو جائے گا۔۔۔ کام کرنے دے مجھے۔۔۔“ عزہ جھنجھلا کر کہتا ہوا واپس ماڈل بنانے لگا۔۔۔۔

”ویسے۔۔۔ تو کب مانے گا۔۔۔ تجھے وہ اچھی لگتی ہے؟؟“ عتیق کے سوال پر عزہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

”عتیق اب زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔ فالٹوہ بکواس بند کر۔۔۔ میں اسے طلیحہ کی طرح اپنی بہن مانتا ہوں۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ عزہ نے اس بار گھور کر۔۔۔۔ غصے سے کہا۔۔۔۔

”او۔۔۔ کے۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔ غصہ کیوں ہو رہا ہے؟؟۔۔۔ پر۔۔۔ ایک بار۔۔۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بول۔۔۔ کیا تو واقعی اسے اپنی بہن مانتا ہے؟؟۔۔۔ دل میں چور ہے تیرے۔۔۔ تبھی تو غصے میں اس سوال کو ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔ چل۔۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔ انوشہ تو جا چکی ہے۔۔۔ تیرے ساتھ رہ کر بور نہیں ہونا مجھے۔۔۔ تو لگا رہ

۔۔۔۔ بہن بہن کرنے میں۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو تو بہن بہن کرتا رہ جائے۔۔۔ اور کوئی ی اور اسے لے اڑے۔۔۔۔“ عتیق دوستانہ انداز میں کہہ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عتیق کی باتیں ایک دوستانیوں کے لئیے اس کا ذہن ہلاگ ئی یں تھیں۔۔۔

”اف۔۔۔ یہ عتیق بھی ناں۔۔۔ جب دیکھو بکواس کرتا رہتا ہے۔۔۔“ عزہ سر جھٹکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔



”بلال مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے“ سوہا سے بائی یک پر بیٹھا ہوا دیکھ۔۔۔ اس کی جانب تیزی سے چلتی ہوئی آئی تھی۔۔۔

”جلدی کہو۔۔۔ مجھے طلیحہ کو لینے جانا ہے۔۔۔“

”مجھے بھی طلیحہ کے متعلق ہی بات کرنی ہے تم سے۔۔۔“

”کیا؟ کیا بات کرنی ہے؟“ وہ تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

”طلیحہ کے پاؤں میں کوئی ی چوٹ نہیں آئی ہے۔۔۔ وہ صرف نائک کر رہی ہے۔۔۔ تمہاری توجہ پانے کے

لئیے۔۔۔ اگر یقین نہ آئے تو آفرینش یازرش سے پوچھ لو۔۔۔ وہ دونوں بھی اس نائک کے بارے میں جانتی

ہیں۔۔۔“ سوہانے مانو بلال کے سر پر بم پھوڑا ہوا۔۔۔

اسے فوراً ہی ڈاکٹر کی بات یاد آئی تھی۔۔۔ جس پر اب اسے خود پر غصہ آنے لگا۔۔۔ کہ وہ کیسے اتنی آسانی سے

طلیحہ کے ہاتھوں ایک ہفتے سے بے وقوف بن رہا۔۔۔

”مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے“ بلال ریڈیو اسٹیشن کے پاس پہنچا۔۔۔ تو طلیحہ کو اپنا منتظر پایا۔۔۔ بلال نے سنجیدگی سے

کہا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہاں پوچھو“ طلیحہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بلال یوں اچانک پاؤں کے متعلق سوال کرئے گا۔۔۔

”تمہارا پاؤں کیسا ہے اب؟“

”ہاں۔۔ کافی بہتر ہے اب تو۔۔۔“

”او۔۔۔ اچھا لگا سن کر۔۔۔ ویسے کس ڈاکٹر کو دیکھا رہی ہو تم؟۔۔۔ نام بتانا۔۔۔“

بلال کا سوال سنتے ہی وہ سٹیٹاگئی۔۔۔

”وہ ڈاکٹر۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ مجھے نام یاد نہیں آرہا۔۔۔“ وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔ نہ یاد آنے کا نالٹک کرنے لگی۔۔۔

”طلیحہ حد ہوتی ہے ہر چیز کی۔۔۔ جھوٹ بولنا بند کرؤ اب۔۔۔ مجھے پتا چل گیا ہے کہ تم صرف میری توجہ حاصل کرنے کے لئے یہ نالٹک کر رہی ہو۔۔۔ تم نے آج میرا بھروسہ توڑا ہے۔۔۔ میں پاگلوں کی طرح تمہارے لئے فکر مند ہوتا رہا۔۔۔ اور تم میرے جذبات سے کھیل رہی تھیں۔۔۔ شرم آنی چاہئے تمہیں۔۔۔۔۔ ہو سکے تو مجھے اپنی شکل مت دیکھانا۔۔۔“ بلال غصے سے چنگھاڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔ وہ طلیحہ کو وہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

آفرینش کینیٹین میں آکر بیٹھی تو عذہ بھی اسی کے پاس آکر ٹک گیا۔۔۔

”کیسی ہو؟؟“ عذہ کے سوال پر وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

”اللہ کا بڑا کرم۔۔۔ آپ کیسے ہیں سینئیں؟؟“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں بھی ٹھیک۔۔۔۔ اور کیا ہو رہا ہے آج کل؟؟“

”کچھ خاص نہیں۔۔“

”۔۔۔ تمہیں عتیق کے نوٹس مل گئی؟“

”ہاں۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا سینئر عتیق اتنے اچھے ہیں۔۔۔ انہوں نے میری اتنی مدد کی ہے اپنے نوٹس دے کر

۔۔۔ کے میں آپ کو کیا بتاؤں۔۔۔ اللہ۔۔۔ عتیق سینئر تو میری اس مشکل زندگی میں ہیرو کی طرح آئی ہیں

ہیں۔۔۔“ آفرینش کے منہ سے عتیق کی تعریفیں۔۔۔ عزہ کا دل جلانے لگیں۔۔۔

”ہو ہی نہ جائے وہ اتنا اچھا۔۔۔ انوشہ کی خاطر ڈیل کی ہے اس نے مجھ سے۔۔۔“ عزہ دل ہی دل کڑتے ہوئے

کہنے لگا۔۔۔

وہ چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے۔۔۔ عتیق کی تعریفیں نا جانے کس دل سے سنتا رہا۔۔۔

”ویسے آپ کو کیسے پتا عتیق سینئر نے مجھے نوٹس دیے ہیں؟؟؟“ آفرینش ایک دم الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

اس کا سوال سنتے ہی عزہ بوکھلا گیا۔۔۔

”عتیق نے خود بتایا مجھے۔۔۔“ عزہ کی جان میں جان آئی تھی یہ دیکھ کر کہ اس نے مزید کوئی سوال نہ کیا اور اثبات

میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

اچانک آفرینش کے سیل پر طلحہ کی کال آئی۔۔۔ اس نے روتے ہوئے آفرینش کو بتا دیا کہ بلال اس کے نائک

کے بارے میں جان گیا ہے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ اسے ریڈیو اسٹیشن کے باہر اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔ اسے اکیلے آنے میں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اس لئیے آفرینش اسے لینے آ جائے۔۔

”ٹھیک ہے تم وہیں رکو۔۔۔ میں آتی ہوں ٹیکسی لے کر۔۔۔“ آفرینش کہتے ہوئے چیئی رے سے کھڑی ہوئی۔۔

”میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔۔۔“ عذہ بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

وہ دونوں ٹیکسی میں بس اسٹاپ پر پہنچے۔۔۔ جہاں طلحہ ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

عذہ نے دروازہ کھول کر۔۔۔ طلحہ کے لئیے اترنا چاہا۔۔۔

”تم اندر بیٹھو۔۔۔ میرا کھڑکی کے پاس بیٹھنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔“ طلحہ کے کہتے ہی عذہ اندر ہو گیا۔۔۔

اب عذہ طلحہ اور آفرینش کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

آفرینش اور عذہ کافی امبرس فیل کر رہے تھے۔۔۔ نزدیک بیٹھنے کے سبب۔۔۔

طلحہ اپنے ہی گم میں مگن تھی۔۔۔ اس نے عذہ کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔ ”بلال مجھ سے

بہت ناراض ہے۔۔۔ کیا وہ مجھ سے اب کبھی بات نہیں کرے گا؟؟“ طلحہ عذہ کو دیکھ۔۔۔ بچوں کی طرح ہلک کر

بولی۔۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ اس کا غصہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ تم فکر مت کرو۔۔۔ ویسے تم نے بہت غلط کیا اس کے

ساتھ۔۔۔۔۔“ عذہ کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ٹیکسی ڈرائیور نے ریڈیو اون کر دیا۔۔۔۔۔

اب گاڑی میں صرف ریڈیو چلنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک عذہ کی سانس رکی۔۔۔۔۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔ اس بھولی سی لڑکی نے سوتے ہوئے اپنا سر عذہ کے کندھے پر ٹکا دیا۔۔۔۔۔

عذہ حیرت سے اس بھولی سی لڑکی کا خوبصورت چہرہ نزدیک سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک عذہ کا دل اپنی جانب تیزی سے راغب کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اچانک اسے عتیق کا کیا سوال یاد آیا۔۔۔ کیا وہ واقعی آفرینش کو اپنی بہن سمجھتا ہے؟؟

عذہ نے ایک بار طلیحہ کی جانب دیکھا۔۔۔ اسے کوئی فیملنگ یا کھیچاؤ محسوس نہ ہوا۔۔۔۔۔

پھر اس نے آفرینش کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ بھی بالکل طلیحہ کی طرح کندھے پر سر ٹکائے ہوئی ی تھی۔۔۔۔۔

مگر اس کا سر ٹکا نادل ہلا گیا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں چہرہ جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔۔ دل کی اسپیڈ بڑھا رہی

تھیں۔۔۔۔۔ اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔۔۔۔۔

”It's 7: 35 pm” ریڈیو میں سے آواز آئی۔۔۔۔۔

”آج ٹھیک ساڑھے سات بجے۔۔۔ مجھے احساس ہو گیا ہے۔۔۔ کے مجھے تم سے محبت ہے آفرینش۔۔۔۔۔“ عذہ نے

آفرینش کے بھولے سے چہرے کو فدا فدا نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔ دل ہی دل اعلان کر دیا کہ اسے آفرینش

سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال کی سالگرہ پر طلیحہ اسے منانے کے لئیے سرپرائز پارٹی پلین کر رہی تھی۔۔۔

آفرینش۔۔۔ زرش۔۔۔ عزہ۔۔۔ عتیق اور انوشہ سب طلیحہ کی سرپرائز پارٹی کو پلین کرنے میں مدد کر رہے تھے۔۔۔

طلیحہ بازار سے کو کو پاؤ ڈر لانا بھول گئی تھی۔۔۔۔

اس لئیے آفرینش کو کو پاؤ ڈر لینے مارٹ جانا پڑا۔۔۔

”بلال نام ہے اس کمینے کے بیٹے کا۔۔۔ یونی میں پڑھتا ہے۔۔۔ اگر اس کے باپ نے پیسے نہ دیے تو ہم اسے اٹھالیں گے۔۔۔“ آفرینش کو کو پاؤ ڈر اٹھا کر ابھی ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔ کے بلال کا نام سن۔۔۔ اس کے قدم رکے۔۔۔۔۔

”کون ہیں یہ لوگ؟؟۔۔۔ اور یہ بلال کو کیوں اٹھانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔“ آفرینش ان کی باتیں سن کافی گھبرا گئی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرئے۔۔۔

اس نے بلال کو فون کر کے مارٹ بلا لیا۔۔۔

بلال اس کے کال پر دوڑا چلا آیا تھا۔۔۔

”یہیں رکو۔۔۔ وہ لوگ اندر ہیں۔۔۔ بہت خطرناک ہیں۔۔۔ ان کے پاس میں نے گن بھی دیکھی

ہے۔۔۔“ آفرینش مارٹ سے کچھ دور آ کر کھڑی ہو گئی تھی بلال کے انتظار میں۔۔۔ بلال کے آتے ہی وہ خوفزدہ ہو کر اسے اطلاع دینے لگی۔۔۔۔

”

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

تم یہاں رکو۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔۔۔“ بلال آفرینش کے بار بار منع کرنے کے باوجود ان لوگوں کو دیکھنے کے لئیے مارٹ میں داخل ہو گیا۔۔۔

”وہاں تو مجھے کوئی نہیں ملا۔۔۔“ بلال واپس آکر آفرینش کو دیکھ کہنے لگا۔۔۔

”پر وہ دونوں لڑکے مارٹ میں ہی تھے۔۔۔ میں نے خود ان کی باتیں سنی ہیں۔۔۔“ آفرینش کا چہرہ خوف کے مارے زرد پڑھ رہا تھا۔۔۔

اسے اپنے لئیے پریشان ہوتا دیکھ بلال دل ہی دل خوش ہو رہا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر پیاری سی تبسم بکھر آئی تھی۔۔۔

”وہ دونوں لڑکے تمہارے ابو کے متعلق کوئی بات کر رہے تھے۔۔۔ جتنا مجھے ان کی بات کا مفہوم سمجھ میں آیا۔۔۔“ آفرینش کے بتانے پر بلال کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

”میرے ابو کے بارے میں۔۔۔“ وہ الجھ کر دوبار آفرینش کا کہا جملہ دہرانے لگا۔۔۔

”تمہیں شاید غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔ وہ دونوں لڑکے کسی اور کے متعلق بات کر رہے ہوں گے۔۔۔“ بلال کافی پریشان ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن اس نے اپنی پریشانی اپنے تک محدود رکھنا بہتر سمجھا۔۔۔

”انہوں نے بلال نام لیا تھا۔۔۔ اور ہماری یونی کا ذکر بھی کیا تھا۔۔۔ مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی۔۔۔“ آفرینش اپنی بات پر زور دیتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”اچھا بابا۔۔۔۔۔ فری کا ٹیگ تھوڑی لگا ہے مجھ پر۔۔۔ جو اٹھا کر لے جائیں گے۔۔ تم فکر مت

کرو۔۔۔ اور واپس چلو۔۔۔“ بلال اسے ہاسٹل چھوڑ کر واپس مارٹ آیا تھا۔۔۔ ان دو لڑکوں کو ڈھونڈنے۔۔۔
تب اس کی نظر اپنے والد پر پڑی۔۔۔ جنہیں دو گنڈے نما لڑکے گہرے ہوئے تھے۔۔۔ ایک نے جب ان کا کالر
پکڑا تو بلال سے نہ رہا گیا اور وہ ان دونوں کو مارنے پہنچ گیا۔۔۔

”ارے بیٹا چھوڑ دو انھیں۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ میں کہ رہا ہوں چھوڑو۔۔۔“ بلال نے ان میں سے ایک پر پیچھے سے زوردار حملہ کر ڈالا تھا۔۔۔ اگلے لمحے اس گنڈے نے خود کو زمین پر پڑا پایا۔۔۔ اس کے والد اپنے بیٹے کو یوں اچانک دیکھ شاکڈ ہوئے۔۔۔ وہ بلال کو مسلسل روکنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

”ہٹ۔۔۔ ورنہ گولی چلا دوں گا۔۔۔“ دوسرے والے نے بلال کے سر پر گن تان دی تھی۔۔۔ اس کے دھمکی دیتے ہی بلال کے والد ہاتھ جوڑ کر اسے معاف کرنے کی منتیں کرنے لگے۔۔۔

”اسے معاف کر دو۔۔۔ یہ ابھی بچہ ہے۔۔۔۔۔“

”ہمارا پیسہ واپس کر دے۔۔۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہئی ہے ہمیں۔۔۔ سمجھا۔۔۔ اور اپنے بیٹے سے بول۔۔۔ غصہ قابو میں رکھے۔۔۔ ورنہ آئی بندہ ہاتھ اٹھانے تک کے قابل نہیں چھوڑو گا۔۔۔ سمجھا۔۔۔“ وہ دونوں گنڈے بلال کے والد کے ہاتھ جوڑنے پر ٹھنڈے پڑ گئی تھیں۔۔۔ وہ آخری وار ننگ جاری کر کے وہاں سے چلے گئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ابو۔۔ آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔ کہاں تھے آپ؟؟۔۔۔ آپ امی اور مجھے چھوڑ کر کیوں گئی؟۔۔۔ آپ۔۔۔“ بلال کے ذہن میں بہت سارے سوال ایک ساتھ گھوم رہے تھے۔۔۔ جن کے جوابات صرف آفاق صاحب کے پاس تھے۔۔۔ مگر وہ تو مانو بلال سے بھاگ رہے ہوں۔۔۔۔

”کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھ سے بات کریں۔۔۔ میں بہت الجھا ہوا ہوں۔۔۔ مزید نہ الجھائیں۔۔۔ بات کریں مجھ سے ابو۔۔۔“ وہ ان کے پیچھے پیچھے روڈ تک آگیا تھا۔۔۔

آفاق صاحب اس کے سوالات سے بچنے کے لئی تیزی سے بائی یک پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

”کم از کم میرا قصور ہی بتاتے جائیں۔۔۔ آخر کیوں بات نہیں کر رہے مجھ سے۔۔۔“ آفاق صاحب تیزی سے بائی یک اسٹارٹ کر کے وہاں سے روانہ ہو گئی۔۔۔ بلال پیچھے سے چیختا رہا۔۔۔ وہ دلی طور تڑپ اٹھا تھا اپنے والد کو یوں اچانک دیکھ۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد وہ سر پکڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ کیوں آفاق صاحب اس سے بھاگ رہے ہیں۔۔۔۔

دوسری طرف طلحہ نے ساری تیاری مکمل کر لی تھی۔۔۔۔

انہوں نے آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ کو پورا سجا دیا تھا۔۔۔۔

”اووو۔۔۔“ بلال جب کلاس میں داخل ہوا تو ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔ صرف ایک کینڈل جل رہی تھی۔۔۔ جس کے پاس آفریش کھڑے ہو کر کولڈ ڈرنکس کی سیٹنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

کینڈل کی پیلی پیلی مدھم سی روشنی میں اس کا چہرہ نہایت پُر نور معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بھولی سی لڑکی آسمانوں کی کوئی ی پری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ جس نے اپنی جانب تیزی سے بلال کے دل کو راغب کیا تھا۔۔۔۔۔
”تم؟؟؟“ بلال کو یوں اچانک ڈیپارٹمنٹ میں دیکھ۔۔۔۔۔ وہ چونک کر بولی۔۔۔۔۔
”یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟؟“ بلال پورے کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے۔۔۔۔۔ خوش ہو کر۔۔۔۔۔ آفرینش سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔ اسے خوش گمانی ہو گئی تھی کہ یہ ساری سجاوٹ اور تیاری آفرینش نے اس کے لئیے کی ہے۔۔۔۔۔

”وہ۔۔۔۔۔ تمہاری سرپرائز پارٹی پلین کی تھی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ تم نے سارا پلین خراب کر دیا۔۔۔۔۔“ آفرینش اسے دیکھ۔۔۔۔۔ منہ بسور بولی۔۔۔۔۔
جس پر وہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔۔۔۔۔
”او۔۔۔۔۔ میرے لئیے پارٹی رکھی ہے تم نے۔۔۔۔۔“ بلال مسرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔
”میں نے نہیں۔۔۔۔۔ طلحہ نے۔۔۔۔۔“ طلحہ کا نام سنتے ہی بلال کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”یہ سب طلحہ نے کیا ہے میرے لئیے؟؟؟“ وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔
”ہاں۔۔۔۔۔ یہ سب اس نے کیا ہے۔۔۔۔۔ صبح سے لگی ہوئی ہے تمہاری خاطر۔۔۔۔۔“
”اچھا۔۔۔۔۔ اور تم نے کیا کیا میرے لئیے؟؟؟“ بلال بڑے تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم جیسے بندر کے لئیے۔۔۔ میں بھلا کیوں کچھ کرنے لگی۔۔۔“ آفرینش فوراً ہی اتر کر بولی۔۔۔

”ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے ڈیئر بلال۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔“ ابھی بلال اس کی بات کا جواب دیتا۔۔۔ کے پیچھے سے کسی کے سریلی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔ جب وہ پیچھے موڑا تو طلیحہ ہاتھ میں کیک پکڑے۔۔۔ اسی کی جانب آرہی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ عزہ۔۔۔ عتیق۔۔۔ انوشہ اور زرش بھی تھے۔۔۔

”ہیپی برتھ ڈے برو۔۔۔“ عزہ کہتے ہوئے مسکرا کر گلے لگا۔۔۔ اس کے ہٹے ہی عتیق نے گلے مل کر اسے وش کیا۔۔۔

”مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔“ طلیحہ نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجا کر معذرت طلب کی۔۔۔

”کردے یار معاف۔۔۔ بچاری واقعی شرمندہ ہے۔۔۔“ عتیق نے بلال کی پیٹ پر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

”کردوناں بلال۔۔۔ وہ بہت زیادہ شرمندہ ہے۔۔۔“ آفرینش بھی طلیحہ کی خاطر بول پڑی تھی۔۔۔

آفرینش کے متنی انداز میں کہنا تھا کہ بلال نے طلیحہ کو معاف کر دیا۔۔۔ جس پر سب کے چہرے کھل اٹھے۔۔۔ سوائے عزہ کے۔۔۔

عزہ نے محسوس کر لیا تھا کہ بلال نے صرف آفرینش کے کہنے پر طلیحہ کو معاف کیا ہے۔۔۔

اسے شروع سے یہی لگتا تھا کہ آفرینش بلال کو پسند کرتی ہے۔۔۔ لیکن اب وہ بلال کا بھی آفرینش کی جانب جھکاؤ دیکھ۔۔۔۔۔ اپنی محبت کے چھن جانے کے خوف میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یہ لیں آپ کے لئیے“ آفرینیش نے مسکراتے ہوئے عزہ کی جانب ایک تحفہ بڑھایا۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ الجھا تھا۔۔۔

”میرے لئیے؟؟؟۔۔۔ پر میرا برتھ ڈے نہیں ہے آج“ وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔۔

”پتا ہے مجھے۔۔۔ مگر۔۔۔ آپ نے ہمیشہ میری بہت مدد کی ہے۔۔۔ اس لئیے میری جانب سے آپ کے لئیے چھوٹا سا تحفہ۔۔۔“ آفرینیش نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ بڑے پیار سے اس کی جانب تحفہ بڑھایا۔۔۔ جسے عزہ نے فوراً قبول کر لیا تھا۔۔۔

آفرینیش کا عزہ کو تحفہ دینا بلال سے ہنضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

سب پارٹی میں لگے تھے۔۔۔ مگر بلال کی نظریں تو آفرینیش اور عزہ پر آکر ٹھہر گئی ہیں تھیں۔۔۔

اس کا دل بری طرح کڑ رہا تھا۔۔۔ ان دونوں کو ایک ساتھ ہنستا مسکراتا دیکھ۔۔۔

”او۔۔۔ نو۔۔۔“ آفرینیش کے ہاتھ سے پانی کا گلاس غلطی سے الٹ گیا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا کوٹ اور اندر کی وائٹ شرٹ پوری گیلی ہو گئی تھی۔۔۔

عزہ نے اپنا کوٹ اتار کر اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

جسے لینے سے وہ تھوڑا ہچکچار ہی تھی۔۔۔

مگر پانی کپڑوں پر گرنے کے سبب۔۔۔ اس کی جلد کی رنگت ظاہر ہونے لگی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ کافی امبرس فیل کرنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

مجبور اس نے عزمہ کا کوٹ پہن لیا۔۔۔۔

اس کا عزمہ کا کوٹ پہننا۔۔۔ بلال کا دل جلا گیا۔۔۔ اب اس سے مزید برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ آفرینش کا عزمہ کے ساتھ باتیں کرنا۔۔۔۔

”یہ لو۔۔۔ میرا کوٹ پہن لو۔۔۔ اور عزمہ کا واپس کر دو۔۔۔“ بلال اپنا کوٹ اتار کر۔۔۔۔ آفرینش کے پاس چلا آیا۔۔۔۔

”مگر۔۔۔ یہ ٹھیک ہے۔۔۔ رہنے دو۔۔۔“ آفرینش لچک دار آواز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ جتنا کہ رہا ہوں اتنا کرؤ۔۔۔ اتارؤ عزمہ کا کوٹ۔۔۔۔“ بلال چیخ کر بولا۔۔۔۔

عزمہ کا خون کھول گیا تھا بلال کو آفرینش پر حق جتنا دیکھ۔۔۔۔ مگر ہر بار کی طرح وہ اپنا غصہ ضبط کرنے لگا۔۔۔۔

طلیحہ اور باقی سب بھی بلال کے آفرینش پر چیخنے کے سبب۔۔۔۔ ان تینوں کی جانب متوجہ ہو گئی تھیں۔۔۔۔

”بلال۔۔۔ اس طرح مت چیخو۔۔۔۔ سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔“ عزمہ نہایت تحمل سے گویا ہوا۔۔۔۔

”تو دیکھنے دو۔۔۔ میں کوئی غلط بات کر رہا ہوں کیا۔۔۔ آفری سنا نہیں تم نے۔۔۔۔ کوٹ اتارو عزمہ

کا۔۔۔۔“ بلال عزمہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال روپ دار آواز میں کہنے لگا۔۔۔۔ پھر آفرینش کی جانب

دیکھ۔۔۔۔ کوٹ اتارنے پر دباؤ ڈالنے لگا۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش کے کپڑے گیلے ہو گئے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے سفید کپڑوں میں اس کی جلد کی رنگت جھلک رہی تھی۔۔۔ خود کو کور کرنے کے لئے ہی اس نے مجبوراً عذہ کا کوٹ پہنا تھا۔۔۔۔۔ اب سب کے سامنے کیسے وہ کوٹ اتار دیتی۔۔۔۔۔

لیکن بلال اپنے غصے میں اس بات پر غور ہی نہیں کر رہا تھا کہ آفرینش کوٹ کیوں نہیں اتار رہی۔۔۔۔۔
”بلال پہلے تو چیخنا بند کرؤ۔۔۔۔۔ کسی لڑکی سے بات کرنے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔“ بلال کا دوبارہ آفرینش پر چیخنا عذہ کے صبر کا پیمانہ لبریز کر گیا تھا۔۔۔۔۔ ابھی عذہ سخت لہجے میں اسے گھور کر بول ہی رہا تھا۔۔۔۔۔ کے بلال بیچ میں تیزی سے بول پڑا۔۔۔۔۔

”اب تم مجھے بتاؤ گے۔۔۔۔۔ کے مجھے میری آفری سے کس طرح بات کرنی ہے۔۔۔۔۔“ بلال کا آفرینش کو (میری) کا لفظ کہ کر منسوب کرنا۔۔۔۔۔ سب کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔۔۔ آفرینش حیرت سے بلال کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اس نے ہمیشہ بلال کو اپنے اچھے دوست کی طرح سمجھا تھا۔۔۔۔۔ اگلے ہی لمحے اسے طلحہ کا خیال ستایا۔۔۔۔۔ مانو بلال نے (میری) کا لفظ ادا کر کے۔۔۔۔۔ اسے طلحہ کا مجرم بنادیا ہو۔۔۔۔۔

طلحہ کی آنکھوں سے آنسوؤں جھرجھر بننے لگے۔۔۔۔۔ جس بات کا اسے ڈر تھا آخر وہ سامنے آ ہی گئی تھی۔۔۔۔۔
”آفری۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔“ بلال غصے میں اب اس کا ہاتھ پکڑنے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”سنا نہیں تم نے۔۔۔ میں محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔“ آفرینش تو طلحہ کی مجرم بنی

کھڑی تھی۔۔۔ بلال دوبارہ زور سے۔۔۔ آفرینش کو دیکھ۔۔۔ اپنے دلی جذبات بیان کرنے لگا۔۔۔

طلحہ روتے ہوئے تیزی سے باہر کی جانب بھاگنے لگی۔۔۔

”سن لیا ہے۔۔۔ پر۔۔۔ میں نے کبھی بھی تمہیں اس نظریے سے نہیں دیکھا۔۔۔ ہمیشہ سے تمہیں صرف اپنا

ایک اچھا دوست مانتی آئی ہوں۔۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔“ آفرینش بلال کے منہ پر انکار کر کے تیزی

سے طلحہ کے پیچھے دوڑی۔۔۔

بلال کا دل پارے پارے ہوا تھا آفرینش کا جواب سن۔۔۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ آفرینش اسے ریجیکٹ کر کے

چلی گئی ہے۔۔۔

”چھوڑ دو مجھے۔۔۔“ زرش اور آفرینش تیزی سے طلحہ کو روکنے آئی یں تھیں۔۔۔ وہ روتے ہوئے اپنا ہاتھ

چھڑانے لگی۔۔۔

”میری بات سنو۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ بلال میرے بارے میں ایسا سوچتا ہے۔۔۔ یقین کرو میری بات

کا۔۔۔“ آفرینش روتے ہوئے طلحہ کو صفائیاں دینے لگی۔۔۔

”تم بتاؤ میں کیا کروں اب۔۔۔ زندگی بھر جس لڑکے کو چاہا۔۔۔ جس کے لئیے آج تک جیتی آئی

ہوں۔۔۔ وہ میری ہی بیسٹ فرینڈ کو میرے ہی سامنے پرپوز کر رہا ہے۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ چھوڑ

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

دو مجھے ابھی۔۔۔ اس وقت میں صرف اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے اس وقت کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔“ طلیحہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔ بلک بلک کر روتے ہوئے۔۔۔ آفرینش کو دیکھ گویا ہوئی۔۔۔۔۔ اس کا رونا آفرینش کو ندامت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔ جب کے اس بیچاری کی تو کوئی غلطی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ ”آفرینش چھوڑ دو اسے۔۔۔ وہ ابھی کچھ سمجھنے کی حالت میں نہیں ہے۔۔۔ اس کا دل ٹوٹا ہے۔۔۔ وہ بری طرح بکھر گئی ہے۔۔۔ اسے جانے دو۔۔۔۔۔“ زرش نے آفرینش کے ہاتھوں سے طلیحہ کا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

طلیحہ روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔ ”تم یہیں رکو۔۔۔ میں اس کے ساتھ رہوں گی۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔“ زرش آفرینش کو کہہ کر۔۔۔۔۔ طلیحہ کے پیچھے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

آفرینش بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔۔ عذہ جب کلاس روم سے نکل کر باہر آیا۔۔۔ تو آفرینش سامنے ہی کھڑی بری طرح رو رہی تھی۔۔۔۔۔ ”میرے ساتھ چلو۔۔۔“ عذہ نے پہلی بار خود ہاتھ تھاما تھا۔۔۔ اسے وہ کلاس کے پیچھے کے راستے سے چھت پر لے گیا۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھ کر آفرینش کافی دیر تک روتی رہی۔۔۔۔۔ اور عذہ صرف خاموش بیٹھا اسے روتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ویسے۔۔۔ میرا کوٹ بالکل نیا تھا۔۔۔“ عذہ نے لچک دار انداز میں آفرینش کو دیکھ کہا۔۔۔ جو روتے ہوئے اپنے آنسو بار بار کوٹ کی آستین سے صاف کر رہی تھی۔۔۔۔

”ہاں؟؟؟“ وہ نا سمجھی میں اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

”میرا کوٹ۔۔۔۔ بالکل نیا ہے۔۔۔ آج ہی بلال کی سالگرہ کے لئی پہنا تھا۔۔۔ اور اب تم نے اسے اپنے آنسوؤں سے بھیگودیا ہے۔۔۔“ عذہ لچک دار انداز میں۔۔۔ معصومانہ چہرہ بنا کر گویا ہوا۔۔۔۔

”او۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔ میں آپ کو دھو کر واپس کر دوں گی۔۔۔“ آفرینش اس کی بات سن۔۔۔۔ رونا بھول کر۔۔۔۔ شرمندگی سے نظریں جھکا کر جواب دینے لگی۔۔۔۔

عذہ اس کی معصومیت دیکھ بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ روک رہا تھا۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔۔ بس رونا بند کر دو۔۔۔۔ دھو کر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ یہ ابھی نیا ہے نا۔۔۔۔ اس لئیے ابھی میں اسے دھونا نہیں چاہتا۔۔۔۔ تم بس پلیر اپنے آنسوؤں پر کنٹرول کرو۔۔۔۔“ عذہ کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔ اپنا خوبصورت چہرہ اوپر کھلے آسمان کی جانب کر۔۔۔۔ آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اس کا چہرہ چاند کی مدھم سی روشنی میں مہتاب کی مانند چمک رہا تھا۔۔۔۔۔

عذہ فدا فدا نظروں سے اس بھولی سی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جس نے سفید رنگ کی شرٹ۔۔۔۔ بسکٹی رنگ کا ٹراؤزر۔۔۔۔ اور اس پر عذہ کا بلیک رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔۔ اس کے اسٹیٹ بال پوری کمر کو ڈھانپنے ہوئے تھے۔۔۔۔ اڑی مانگ میں وہ کوئی بھولی سی شہزادی معلوم

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ہور ہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی۔۔۔ جن میں کاجل نمایا تھا۔۔۔ اس کے پتلے سے ہونٹوں پر لائٹ

پنک رنگ کی لپ۔ اسٹک لگی تھی۔۔۔۔

عزہ کی نگاہیں اس کے خوبصورت و دل فریب وجود پر آکر ٹک گئی تھیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عزہ کے سیل پر زرش کی کال آئی۔۔۔ اور اس نے کہا کہ آفرینش سے کہنا کے طلحہ کے

لئیے پریشان نہ ہو۔۔۔ میں آج رات اس کے روم میں رہوں گی۔۔۔ تم اپنا خیال رکھنا۔۔۔ اور آج جو کچھ

ہو اس کے لیے خود کو بلیم مت کرنا۔۔۔۔

عزہ نے یہ پیغام آفرینش کو پہنچا دیا۔۔۔ ساتھ ساتھ اسے ہاسٹل بھی چھوڑ آیا۔۔۔۔

”ویسے۔۔۔ آفرینش کو دیکھ کر لگتا نہیں ہے۔۔۔ وہ اتنی خطرناک لڑکی نکلے گی۔۔۔ ڈائریکٹ منہ پر انکار کر

دیا۔۔۔ اففف۔۔۔ کیا ٹھیک ٹھاک ذلیل کیا ہے اس نے بلال کو۔۔۔ میں تو خدا کا شکر کر رہا ہوں۔۔۔ کے مجھے

آفرینش سے کبھی محبت نہیں ہوئی۔۔۔۔“ عتیق عزہ کے کمرے میں آکر۔۔۔ ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔ کرسی

پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی عزہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔

”ہاں یار۔۔۔ مجھے بھی نہیں لگتا تھا۔۔۔ اب تو میری بھی ہمت نہیں ہوگی اس سے کچھ کہنے کی۔۔۔۔“ یہ پہلی

بار تھا کہ عزہ عتیق کی بات سے بالکل متفق تھا۔۔۔۔

عتیق عزہ کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔ جو اس لمحے کافی پریشان نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

”یہ لو۔۔۔ ناشتہ کر لو۔۔۔ تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔“ عزہ بلال کے لئیے ناشتہ لے کر آیا تھا۔۔۔

”شکریہ۔۔۔“ بلال نے بغیر ناراضگی ظاہر کیے ناشتہ قبول کر لیا تھا۔۔۔
”مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔“

”بولو۔۔۔“ بلال ابرو اچکا کر اس کی جانب سرسری سہ دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔

”میں آفرینش کو پسند کرتا ہوں۔۔۔“ عزہ نے سب سے پہلے اپنی محبت کا کھلا اظہار بلال کے سامنے کیا۔۔۔

”تم یہ مجھے کیوں بتا رہے ہو؟؟؟“ بلال فوراً ہی جھنجھلا کر بولنے لگا۔۔۔

”کیونکہ تم میرے بھائی ہو۔۔۔ اور آفرینش کل رات تمہیں سب کے سامنے صاف انکار کر چکی ہے۔۔۔ تو

میں چاہتا ہوں۔۔۔ تم اب اسے بھول جاؤ۔۔۔ اور اسے۔۔۔ اس معاملے میں تنگ نہ کرو۔۔۔“ عزہ نے

دیہمے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

”تم مجھے حکم دے رہے ہو؟؟؟“ بلال نے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ بھائی ہوئے کے ناطے التجا کر رہا ہوں۔۔۔ کے پلیر اب میری محبت کے لئے راستہ ہموار کرو“ عزہ

نرم لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی بلال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال کے دل کو کافی گہرا صدمہ پہنچا تھا آفرینش کے انکار کے سبب۔۔۔

اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ آفرینش اسے انکار کر چکی ہے۔۔۔۔۔ وہ ایک بار۔۔۔ الگ سے آفرینش سے

بات کر کے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اس لڑکی سے وہ فیشن ڈیزائننگ کے ڈیپارٹمنٹ میں چلا آیا تھا۔۔۔۔۔

”تم یہاں ”آفرینش کی نظر۔۔۔ کلاس سے نکلتے ہی۔۔۔ سب سے پہلے بلال پر ہی پڑی تھی۔۔۔۔۔

”مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔“ وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

”پر مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔“ آفرینش تیزی سے اپنے ہاسٹل کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

”پلیز۔۔۔ ایک بار میری بات سن لو۔۔۔ کیا تم میرا پوزل طلحہ کے سبب ٹھکرا رہی ہو؟؟۔۔۔ کیونکہ طلحہ

تمہاری دوست ہے۔۔۔۔۔“ بلال اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں آج پہلی بار کافی

دیکھماپن تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

”طلحہ کا میرے انکار سے کوئی لینا دینا نہیں ہے بلال۔۔۔۔۔ میں نے کل رات ہی اپنا جواب دے دیا تھا۔۔۔۔۔ اب

پلیز مجھے تنگ کرنا بند کرؤ۔۔۔۔۔“ آفرینش دو ٹوک انداز میں کہہ کر۔۔۔۔۔ روپ دار آنکھوں کے ساتھ۔۔۔۔۔ اسے

ہٹنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

بلال آخری امید بھی ہار گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلا کر تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔



آفرینش نے جیسے ہی طلحہ کو کینٹین میں بیٹھا دیکھا۔۔۔ فوراً اس کے پاس آگئی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہیلو طلیحہ۔۔۔ کیسی ہو؟؟؟“ آفرینش مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

”ایسے مت جاؤ۔۔۔ تم مجھ سے کیوں خفا ہو؟؟؟“ میری کیا غلطی ان سب میں؟؟؟۔۔۔ کیوں مجھ سے میری سب سے اچھی دوست چھین رہی ہو؟؟؟۔۔۔“ طلیحہ اسے دیکھتے ہی۔۔۔ ٹرے اٹھا کر جانے لگی تھی۔۔۔ آفرینش اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔ افسردگی بھرے لہجے میں سوال کرنے لگی۔۔۔

”میں نے کب کہا کہ میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔ میں بس ابھی اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ سب غلطی اس گدھے بلال کی ہے۔۔۔ جسے مجھ جتنی خوبصورت لڑکی نظر ہی نہیں آئی۔۔۔“ بس آفرینش کا ہاتھ پکڑ کر پوچھنا تھا۔۔۔ کے وہ روتے ہوئے۔۔۔ بلک کر بولی۔۔۔

آفرینش نے فوراً اسے گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔

”واقعی ٹھیک کہا تم نے۔۔۔ سب غلطی اس گدھے بلال کی ہے۔۔۔“ آفرینش اس کی کمر سہلاتے ہوئے۔۔۔ اس کی بات سے اتفاق کرنے لگی۔۔۔

”شکر ہے خدا کا۔۔۔ تم دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔“ زرش جب کینیٹین میں آئی۔۔۔ تو ان دونوں سہیلیوں کو گلے لگے دیکھ۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

”میں بھی آرہی ہوں۔۔۔ رکو۔۔۔“ زرش مسکرا کر کہتے ہوئے۔۔۔ ان دونوں سے چپک گئی تھی۔۔۔

****_**** 

آفرینش نے آن لائن chalks آرڈر کی تھیں۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفاق صاحب اس کا پارسل لے کر یونی آہی رہے تھے کہ راستے میں ان کی بائی یک ایک پتھر سے ٹکرا گئی۔۔۔ جس کے سبب وہ سامان سمیت زمین بوس ہو گئے۔۔۔

بلال نے جب ایک شخص کو زمین پر سامان سمیت پڑا دیکھا۔۔۔ تو فوراً مدد کرنے کی غرض سے آگے بڑھا۔۔۔
”ابو آپ۔۔۔“ اس شخص کا چہرہ دیکھتے ہی۔۔۔ بلال کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

”بیٹا تم یہاں۔۔۔“ آفاق صاحب بھی کافی حیرت زدہ تھے اسے یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر۔۔۔
”آئی یں۔۔۔ بیچ پر بیٹھیں“ بلال نے انہیں سہارا دے کر اٹھایا تھا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں ذرا جلدی میں ہوں۔۔۔ مجھے یہ پارسل وقت پر پہنچانا ہے۔۔۔“ آفاق صاحب تیزی سے اپنا سامان سمیٹنے لگے۔۔۔

”پر مجھے آپ سے بات کرنی ہے ابو۔۔۔“ بلال منتی انداز میں۔۔۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر گویا ہوا۔۔۔
”بیٹا پھر کبھی۔۔۔ ابھی ذرا میں جلدی میں ہوں۔۔۔“ آفاق صاحب نے یہ کہہ کر بائی یک اسٹارٹ کر لی تھی۔۔۔

”او۔۔۔ نو۔۔۔ یہ ساری chalks تو ٹوٹی ہوئی نکلی ہیں۔۔۔ اب میں کیا کروں یار۔۔۔“ آفرینش کی ساری chalks ٹوٹی ہوئی نکلی تھیں۔۔۔ وہ پریشان ہو کر زرش کو دیکھ۔۔۔ رو تو سہ چہرہ بنا کر بولی۔۔۔
”۔۔۔ ایک کام کرو۔۔۔ شکایت درج کرواؤ۔۔۔ تاکہ نیکسٹ ٹائی م ایسا نہ ہو۔۔۔“ زرش کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اس نے کمپلین درج کرانے کے لیے کال ملا دی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اچانک بلال ناجانے کہاں سے نمودار ہوا۔۔۔ سیل آفرنیش سے چھین کر اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

”یہ کیا حرکت تھی بلال؟؟“ آفرنیش غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

”تمہارا پارسل لاتے وقت راستے میں میرے ابو کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اس لیے تمہاری chaks ٹوٹ گئی ہیں۔۔۔ شکایت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ تم مجھ سے پیسے لے لو“ بلال نے سیل کے ساتھ ساتھ ٹیبل پر پیسے بھی رکھ دیے تھے۔۔۔

”تمہارے ابو؟؟“ وہ دونوں ہی حیرت سے ہم آواز ہو کر بولیں۔۔۔

”جی ہاں۔۔۔ میرے ابو۔۔۔“ بلال نے خاصہ جماؤ دیتے ہوئے اعلانیہ کہا۔۔۔

”سوری۔۔۔ مجھے پتا نہیں تھا۔۔۔“ آفرنیش شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اس لڑکی نے تیزی سے معافی کی طالب ہوئی۔۔۔

”ہمم۔۔۔ ایک کام کر دو گی میرا؟؟“ بلال کے کہتے ہی آفرنیش نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

”تم یہاں؟؟“ آفاق صاحب کو آفرنیش نے بلال کے کہنے پر Chaks واپس کرنے کے بہانے۔۔۔ یونی بلایا تھا۔۔۔

جب وہ آئے۔۔۔ تو بلال کو اپنا منتظر پا کر۔۔۔ حیرت سے بول اٹھے۔۔۔

”جی۔۔۔ میں نے ہی آپ کو بلایا تھا۔۔۔ آپ مجھ سے کیوں بھاگ رہے ہیں ابو؟؟۔۔۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔“ بلال ان کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ جذباتی ہو کر گویا ہوا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بیٹا۔۔ میں چاہتا ہوں تم مجھے بھول جاؤ۔۔ اور اپنی نئی زندگی میں اپنی ماں اور دوسرے والد کے ساتھ ہنسی خوشی رہو۔۔۔۔۔“

”ایسا کیوں کہ رہے ہیں آپ؟؟۔۔ میں آپ کا بیٹا ہوں۔۔ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔“ بلال بلک کر کہنے لگا۔۔۔

”کیونکہ۔۔ تمہارا باپ تمہیں اچھی پرورش نہیں دے سکتا۔۔ یہ اچھی پرورش تمہیں اقصیٰ دے سکتی ہے۔۔ اس لئے تمہارے لئے بہتر ہے۔۔ تم اقصیٰ کے ساتھ رہو۔۔۔۔۔“ وہ بیچارگی سے بولے۔۔۔

”پر۔۔۔ میں بھی اور بچوں کی طرح ایک عام زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ دونوں کے ساتھ رہوں۔۔ مجھے کیوں اس امتحان میں ڈال رہے ہیں۔۔ میں آپ اور امی دونوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔“ بلال بچوں کی طرح ضد پکڑ بیٹھا تھا۔۔۔ اسے اپنے ماں۔۔ باپ دونوں چاہئیے۔۔۔۔۔ جیسے سب بچوں کے پاس ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

”بیٹا۔۔ کیا بچوں جیسی ضد کر رہے ہو۔۔ تمہاری امی دوسری شادی کر چکی ہیں۔۔ اور اس نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا۔۔۔ میں اقصیٰ اور تمہارا ٹھیک طرح خیال نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔ میں تمہارے دوسرے باپ کی طرح امیر نہیں ہوں۔۔ نہ ہی میں تمہیں اتنی مہنگی یونیورسٹی میں پڑھا سکتا تھا۔۔۔ میری اتنی حیثیت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔“ آفاق صاحب کے لہجے میں افسردگی نمایاں تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آپ سے کس نے کہا کہ اس یونی میں مجھے تو صیف سر پڑھا رہے ہیں۔۔۔ اس یونی کی فیس میں خود بھرتا ہوں۔۔۔ بلکہ ان کے گھر میں امی کے رہنے کا کرایہ بھی ادا کرتا ہوں۔۔۔ یونی کے بعد میں جاب کرتا ہوں۔۔۔ اور یہ جاب میں ابھی سے نہیں کر رہا۔۔۔ یہ میں اسکول لائی ف سے کر رہا ہوں۔۔۔“ بلال کی بات سن آفاق صاحب شرمسار ہوئے۔۔۔ ان کے چہرے پر رنج جھلک رہا تھا۔۔۔

”مجھے فخر ہے تم پر۔۔۔ میرے بچے۔۔۔ لیکن ہم پھر بھی ساتھ نہیں رہ سکتے۔۔۔“ وہ بلال کی کمر پر ہلکے سے تھتھپاتے ہوئے بولے۔۔۔

”کیوں؟؟۔۔۔ آخر کیوں نہیں رہ سکتے ہم ساتھ؟؟“ بلال الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

آفاق صاحب کو ان کے دوستوں نے کنوارے پن سے ہی جو اکیلنے کی بری لت لگادی تھی۔۔۔ وہ جو کچھ کما کر لاتے۔۔۔ سب جوئے میں اڑا دیتے۔۔۔

والدین نے یہ سوچ کر شادی کر دی۔۔۔ کے شاید۔۔۔ شادی کے بعد وہ سمجھل جائی یں۔۔۔ اور جو اکیلنا چھوڑ دیں۔۔۔

مگر ایسا نہ ہوا۔۔۔

شادی کے بعد وہ اپنے ساتھ ساتھ اقصی بیگم کی کمائی بھی جوئے میں اڑانے لگے۔۔۔

اسی وجہ سے دونوں میاں بیوی میں اکثر لڑائی بھی ہو جاتی۔۔۔

اقصی بیگم بڑی مشکل سے اپنا گھر چلا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

ایک روز جب آفاق صاحب کو کچھ نہ ملا۔۔۔ جوئے میں داؤ پر لگانے کے لیے۔۔۔ تو انھوں نے اقصی بیگم کے سونے کے کڑے اٹھالئیے۔۔۔

اس سونے کے کڑوں پر بہت زبردست لڑائی ہو گئی۔۔۔ اور اسی لڑائی میں۔۔۔ غصے میں آکر آفاق صاحب نے انھیں طلاق دے دی۔۔۔

اس رات کے بعد وہ دوبار گھر بھی واپس نہیں آئی۔۔۔

ابھی تک آفاق صاحب جوئے جیسی لعنت سے اپنا دامن نہیں چھڑا پائے تھے۔۔۔

جو اکیلے کے چکر میں انھوں نے خود پر کافی قرضہ چڑھا لیا تھا۔۔۔

یہی سبب تھا کہ کچھ گنڈے انھیں جان سے مار دینے تک کی دھمکیاں دے رہے تھے۔۔۔

وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی پر چھائی کی بھی بلال پر پڑے۔۔۔

”بیٹا۔۔۔ ابھی تم اپنی پڑھائی مکمل کرو۔۔۔ پھر ہم آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔“ آفاق صاحب یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔۔۔

بلال نے انھیں روکنے کی بہت کوشش کی۔۔۔ پر وہ ہر بار کی طرح ناکام رہا۔۔۔

****-----****    

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تمہیں پتا ہے۔۔۔ آرکیٹیکٹ والوں کا کمپنیشن ہو رہا ہے۔۔۔ اور جو فرسٹ آئیے گا اسے یونی کی طرف سے پورے ایک سال کے لئیے باہر ملک جا کر پڑھنے کا موقع ملے گا۔۔۔ اور مجھے ڈر ہے۔۔۔ کہیں میری انوشہ نہ چلی جائے۔۔۔“ عتیق سلائی مشین سے اپنا ڈریس تیار کرتے ہوئے۔۔۔ منہ لٹکائے بولا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی آفرینش خاموش نہ رہ سکی۔۔۔

”آپ کو اتنا کیوں یقین ہے کہ سینئی انوشہ ہی جیتیں گی؟؟۔۔۔ میرے سینئی ابھی تو جیت سکتے ہیں۔۔۔ بلکہ دیکھ لیجیئے گا۔۔۔ میرے سینئی ابھی جیتیں گے۔۔۔ کیونکہ ان کا آرکیٹیکٹ فیلڈ میں کوئی مقابلہ ہے ہی نہیں۔۔۔“ آفرینش اپنا ڈریس سلائی کرنا چھوڑ۔۔۔ عتیق کی جانب دیکھ۔۔۔ بڑے اتر کر بولی۔۔۔

”جی نہیں۔۔۔ میری انوشہ بیسٹ ہے۔۔۔ عذہ ہمیشہ اسی لئیے اسے اپنا پارٹنر بناتا ہے۔۔۔“ عتیق فوراً ہی جوابی کاروائی کرنے لگا۔۔۔

”اووو۔۔۔ کتنی غلط فہمی ہے آپ کو۔۔۔ میرے سینئی کو ضرورت نہیں ہے کسی پارٹنر کی۔۔۔ وہ اکیلے ہی کافی ہوتے ہیں۔۔۔ پچھلی بار بھی انوشہ سینئر کے تو پاؤں میں لگ گئی تھی جس کے سبب وہ بیڈ پر رہیں۔۔۔ میرے سینئی نے اکیلے پورا اسائنمنٹ سنبھالا اور فرسٹ پوزیشن بھی لی۔۔۔“ عتیق آفرینش کو عذہ کی خاطر لڑتا دیکھ۔۔۔ کافی حیران ہو رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلو۔۔۔ اچھا ہی ہے۔۔۔ خدا کرے۔۔۔ تمہارا سین ئی رجیت جائے۔۔۔ اور چلا جائے ایک سال کے لئیے باہر۔۔۔ اور میری انوشہ میرے ساتھ ہی اس یونی میں پڑھے۔۔۔۔۔“ عتیق زبان منہ سے نکال کر چھڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

”اللہ نہ کرے۔۔۔ اللہ کرے۔۔۔ سین ئی ر انوشہ ہی جیتیں۔۔۔ اور چلیں جائیں ایک سال کے لئیے۔۔۔ اور وہاں انھیں کوئی گوراپٹالے۔۔۔ اور آپ یہاں روتے رہ جائیں۔۔۔ اللہ۔۔۔ مزا آجائے گا۔۔۔“ آفرینش بھی ٹھیک ٹھاک اس کی ہٹار ہی تھی۔۔۔۔۔

”تم دونوں بچوں کی طرح لڑنا بند کرو۔۔۔ اور یہ سوچو اگر انوشہ یا عزہ ایک سال کے لئیے چلے گئی۔۔۔ تو تم دونوں کے دل کی بات تو دل میں ہی رہ جائے گی۔۔۔“ زرش نے ان دونوں کو بچوں کی طرح لڑتا دیکھ۔۔۔ ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی دونوں ہی پریشان ہو گئی۔۔۔۔۔

”عزہ کا آخری سال ہے آفری۔۔۔ اگر وہ فرسٹ آگیا۔۔۔ جو یقین ہے آئے گا۔۔۔ تو تمہیں موقع نہیں ملنے والا دوبار اپنے دل کی بات اس سے کرنے کا۔۔۔“ عتیق نے بھائی یوں کی طرح اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”پر۔۔۔ میں کیا کر سکتی ہوں؟؟“ آفرینش بھولے پن سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

”اظہار کرو۔۔۔ اور کیا۔۔۔“ زرش تیزی سے بولی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”پر۔۔۔ میں کیسے؟؟۔۔۔ نہ نہ۔۔۔ میں نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھ میں تو آج تک اتنی ہمت بھی نہیں ہوئی کے ان کا نام لے سکوں۔۔۔ اظہارِ محبت تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔“ آفرینش پریشان ہو کر انکار کرنے لگی۔۔۔

”تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔ تیار رہنا۔۔۔ میری انوشہ کا تو پتا نہیں۔۔۔ مگر تمہارا عزم گوری ضرور لے آئے گا۔۔۔ پھر اس کے پیچھے روتی پھرنا۔۔۔ اور کوسنا اس وقت کو جب تم نے ہمت نہیں کی تھی اظہار کرنے کی۔۔۔“ عتیق جھنجھلا کر بولا۔۔۔

”پر۔۔۔“ آفرینش کی جان نکلے جا رہی تھی۔۔۔ صرف یہ سوچ کر ہی۔۔۔ کے وہ عزم سے کیسے اظہار کرے گی اپنی فیلنگس کا۔۔۔

”پر۔۔۔ ور۔۔۔ کو مار و گولی۔۔۔ اور عملاً جا کر اظہار کرو۔۔۔“ زرش اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔

”اللہ۔۔۔ اتنا مشکل ہے یہ سب۔۔۔ اگر سین ئی نے مجھے ریجکٹ کر دیا تو۔۔۔“ وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔ منہ بسور گویا ہوئی۔۔۔

”اففف۔۔۔ ہمت کرو۔۔۔ ایک نا ایک دن تو تمہیں عزم کو اپنی فیلنگس بتانی ہی ہیں۔۔۔ تو ابھی کیوں نہیں۔۔۔ چلو اٹھو۔۔۔“ عتیق نے اس کی ہمت بندھائی تھی۔۔۔

”ابھی؟؟“ وہ آنکھیں بڑی بڑی کرتے ہوئے۔۔۔ بے یقینی سی کیفیت میں بولی۔۔۔

”جی بلکل ابھی۔۔۔ چلو اٹھو۔۔۔“ عتیق اور زرش اسے پکڑ کر آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ تک لے آئے تھے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔ چھوڑ مجھے۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔“ آفرینش کلاس روم میں اندر جانے کے خلاف پُر زور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔ جسے عتیق اور زرش خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔ زبردستی پکڑ کر اندر لے آئی تھیں۔۔۔

”کیا ہو رہا ہے؟“ عزہ ان دونوں کو آفرینش کو ایک ایک ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا۔۔۔ اندر لاتا دیکھ۔۔۔ الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

”اسے کچھ کہنا ہے تم سے۔۔۔“ زرش نے کمر پر دھک مار کر۔۔۔ اسے عزہ کے روبرو کھڑا کر دیا تھا۔۔۔

”ہاں بولو۔۔۔“ عزہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ آفرینش اپنی فیلنگس کا اظہار کرنے آئی ہے۔۔۔

”وہ۔۔۔ وہ۔۔۔“ آفرینش تین چار منٹ تک تو وہ وہ کا کلمہ ہی رٹتی رہی۔۔۔

”آگے تو بولو۔۔۔“ عتیق دانت پیستے ہوئے۔۔۔ دبی دبی آواز میں بولا۔۔۔

”وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ میں۔۔۔ میں وہ۔۔۔“

”یہ کب تک بکری کی طرح میں میں کرنے والی ہے۔؟“ عتیق بے زار ہوتے ہوئے۔۔۔ زرش کے کان میں آہستگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

”ایسی کیا بات ہے۔۔۔ جو تم اتنا ڈر رہی ہو بولنے میں۔۔۔“ عزہ فکر مند ہو کر بولا۔۔۔

”وہ۔۔۔ میں۔۔۔ وہ۔۔۔ آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔“ آفرینش ہڑبڑا کر تیزی سے بولی۔۔۔

بوکھلاہٹ میں اس کے ذہن میں جو پہلا جملہ آیا۔۔۔ اس نے منہ سے ادا کر دیا۔۔۔ بغیر ربط کی پرواہ کئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عتیق اور زرش نے ایک ساتھ۔۔۔ زور سے ہاتھ مار کر ماتھا پھوڑا۔۔۔

”اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔“ زرش نفی میں سر جھٹکتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

”کس بات کی مبارکباد؟؟“ عذہ نا سمجھی سے ابرو اچکا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

”وہ عتیق سین ئی نے بتایا کمپنیشن کے بارے میں۔۔۔ تو میں۔۔۔ میں آپ کو ایڈوانس میں فرسٹ آنے کی

مبارکباد دینے آئی ہوں۔۔۔“ آفرینش نے آخر کار بہانا تیار کر ہی لیا تھا۔۔۔

”شکریہ۔۔۔ مگر۔۔۔ انوشہ اور باقی سب بھی کم نہیں ہیں۔۔۔ مشکل ہونے والا ہے کمپنیشن بہت۔۔۔“ عذہ

مسکراتے ہوئے جواب دینے لگا۔۔۔

عذہ کا جواب سن۔۔۔ آفرینش نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

”ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ“ آفرینش تیزی سے بھاگی۔۔۔ مانو اس کے پیچھے کسی نے کتے چھوڑ

دیئے ہوں۔۔۔

”عذہ اسے یوں بھاگتا دیکھ الجھا تھا۔۔۔ جبکہ زرش اور عتیق دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔۔۔

زلٹ وہی آیا تھا جس کا سب کو پہلے سے ہی اندازہ تھا۔۔۔

عذہ فرسٹ آیا تھا۔۔۔

جیسے ہی یہ خبر آفرینش کے کانوں تک پہنچی۔۔۔ اس کا دل بے قرار ہو گیا۔۔۔ ذہن میں بہت سارے خیالات

گھومنے لگے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ تیزی سے آرٹ کلب چلی آئی۔۔۔

”مجھے آپ سے بات کرنی سین ئی۔۔۔۔“ وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔ نا جانے کہاں سے یہ حوصلہ اس میں بیدار ہو گیا تھا۔۔۔ شاید یہ عزم کو ہمیشہ کے لئیے کھودینے کا ڈر تھا۔۔۔ جس کے لئیے وہ دیوانی کسی صورت تیار نہ تھی۔۔۔

”ہاں بولو۔۔۔“ عزمہ سرسری سے۔۔۔ اسے نظر اٹھا کر دیکھ۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

”یہاں نہیں۔۔۔ کیا آپ صرف دس منٹ مجھے دے سکتے ہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔“ وہ التجائی یہ انداز میں کہنے لگی۔۔۔۔

”تم پلیز نہ بھی لگاتیں۔۔۔ تو بھی میں دے دیتا۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ پھر 5 بجے چھت پر ملتے ہیں۔۔۔“ اس کی آنکھوں میں گویا سرخی کا کاجل لگا ہوا۔۔۔ اس قدر لال ہو رہی تھیں۔۔۔ عزمہ کو کھودینے کا ڈر اس کی سانسیں روک رہا تھا۔۔۔

”او۔۔۔ کے۔۔۔ میں آ جاؤں گا۔۔۔“ عزمہ کا جواب سننے ہی وہ تیزی سے چلی گئی۔۔۔۔

چھت سے دکھنے والا منظر نہایت دلکش تھا۔۔۔ وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف لے رہا تھا۔۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ تجسس میں بھی مبتلا تھا کہ آفرینش اس سے کیا بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔

”سین ئی۔۔۔“ آفرینش کی آواز سن وہ موڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ کافی گھبرائی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں آپ کو پسند کرتی ہوں۔۔۔ صرف پسند نہیں۔۔۔ میں آپ کو بہت بہت۔۔۔ بہت زیادہ پسند کرتی ہوں۔۔۔ میں نے بچپن سے چاہا ہے آپ کو۔۔۔۔۔ آپ کو دیکھنے کے بعد ہی مجھے محبت نامی شے سے آشنائی نصیب ہوئی تھی۔۔۔ آپ کو شاید انداز نہ ہو۔۔۔ لیکن میں دیوانی ہوں آپ کی۔۔۔ اتنی دیوانی۔۔۔ کے ایک وقت میں اپنے خواب چھوڑنے کے لئی تیار تھی مگر آپ کی فیلڈ چھوڑنے کے لئی نہیں۔۔۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ آپ کے قریب رہنے کا ذریعہ تھا۔۔۔ میں جانتی ہوں۔۔۔ آپ مجھے اس نظر سے نہیں دیکھتے۔۔۔ مگر کیا آپ فیوچر میں مجھے اس نظر سے دیکھ سکتے ہیں؟؟۔۔۔ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے؟؟۔۔۔“ آفرینیش نے سالوں سے دل میں چھپی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔ اس کی آواز بھری بھری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ آنکھیں سرخ اور جواب کے لئی بے تاب نظر آرہی تھیں۔۔۔ وہ پُر امید نگاہوں سے عذہ کا خوبصورت چہرہ تک رہی تھی۔۔۔ اس کی جان مانوسولی پر لٹکی ہو۔۔۔۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی بے تابی بڑھ رہی تھی۔۔۔ وہ عذہ کے مثبت جواب کی منتظر کھڑی تھی۔۔۔ بہت دیر خاموشی چھائی رہی۔۔۔۔۔ عذہ کو آفرینیش کے یوں اظہار نے شکڈ میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔ ”کیا مجھے تھوڑا وقت دو گی؟؟۔۔۔“ عذہ نے کافی دیر سوچنے کے بعد۔۔۔ فقط اتنا جملہ سنجیدگی سے ادا کیا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

جسے سن کرو وہ دیوانی اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

****_***** ❁ ❁ ❁

”یہ تھوڑا وقت کتنا ہوتا ہے؟؟“ آفرینش واپس آ کر زرش سے استفسار کرنے لگی۔۔۔
”ہمممم۔۔۔ کبھی کبھار کچھ گھنٹے یاد نہ۔۔۔ اگر سامنے والا جواب دینا چاہتا ہے تو۔۔۔ اور اگر وہ نہیں دینا چاہتا۔۔۔ اور
صرف ٹال رہا ہے۔۔۔ تو عمر بھر۔۔۔“

”تو اب میں کیا کروں؟؟“ آفرینش معصوم سہ چہرہ بنا کر پوچھنے لگی۔۔۔
”انتظار۔۔۔ اور تم کر بھی کیا سکتی ہو۔۔۔ انتظار کرو۔۔۔ اور دعا بھی۔۔۔ کے خدا تمہارے حق میں فیصلہ
کرائے۔۔۔“ زرش کی بات سن۔۔۔ وہ منہ لٹکائے۔۔۔ خالی ذہن کے ساتھ بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔
”یہ تھوڑا وقت کتنا ہوتا ہے؟؟“ سوہا مرر میں اپنا عکس دیکھ کر اترار ہی تھی کے آفرینش معصومانہ چہرہ بنائے اس
سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

”اففف۔۔۔ آفری۔۔۔ تم تھکتی نہیں ہو یہ سوال کر کر کے۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے سین ی ر عزہ نے تمہیں ریجکٹ کر
دیا ہے۔۔۔ اس لئی ایک ہفتہ ہونے کے باوجود جواب نہیں آیا۔۔۔“ سوہا جھنجھلا کر کہتی ہوئی اپنی بکس
اٹھانے لگی۔۔۔
”مگر۔۔۔ انھوں نے انکار نہیں کیا۔۔۔“ آفرینش اس کی بات سن۔۔۔ خاموش نہ رہ سکی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”جواب نہ دینا ایک طرح کا انکار ہی ہے۔۔۔ تم کتنی بے وقوف ہو۔۔۔“ وہ منہ بگاڑ کر کہتی ہوئی ی کمرے سے چلی گئی۔۔۔

”کیا واقعی۔۔۔ سینئیں رکا جواب نہ دینا انکار ہے۔۔۔“ سوہا کی بات اس دیوانی کے دل پر لگ گئی تھی۔۔۔ وہ روتو سے چہرہ بنا کر بولی۔۔۔

وہ آرٹ کلب کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔ کے شاید عزہ اسے دیکھ کر اپنا جواب دے دے۔۔۔ مگر وہ تو خاموشی سے اس کے پاس سے گزر گیا۔۔۔

عزہ کی خاموشی اسے ناامیدی کی طرف دھکیل رہی تھی۔۔۔

وہ چھٹیوں میں اپنے گھر آئی۔۔۔

ہر وقت اداس ورنجیدہ رہتی۔۔۔

پھر اسے ایک دن عزہ اپنے گھر کے پاس کھڑا نظر آیا۔۔۔ جیسے ہی اس کی آفرینش پر نظر پڑی۔۔۔ وہ تیزی سے منہ موڑ کر چل دیا۔۔۔

اس کا یوں منہ موڑ کر جانا آفرینش کے ننھے سے دل پر بڑا گرا گزرا۔۔۔ اب تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ عزہ نے اسے ریکلٹ کر دیا ہے۔۔۔ بس منہ سے نہیں کہہ رہا۔۔۔

اس کی چھوٹی بہن بڑے مزے سے آئی سکریم کھاتے ہوئے آرہی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش اپنے غم میں اتنی مسرور تھی کہ اس نے یہ دیہان ہی نہ دیا کہ اس کی چھوٹی بہن اسی سمت سے آئی ہے۔۔۔ جہاں سے عذہ گیا ہے۔۔۔

”آج شام پانچ بجے۔۔۔ لائیٹ ہاؤس آجانا۔۔۔“ عذہ کی جانب سے میسج پا کر وہ گھبرا گئی۔۔۔ دل میں خوف لاحق ہوا کہ عذہ اسے ریجکٹ کرنے کے لئے تو نہیں بلارہا۔۔۔

ڈرتے ڈرتے۔۔۔ وہ پہنچ گئی۔۔۔

جیسے ہی لائیٹ ہاؤس کا دروازہ کھولا۔۔۔ آنکھیں حیران رہ گئیں۔۔۔ اس کی تصویروں سے پورا اندر کا لائیٹ ہاؤس سجا تھا۔۔۔ یہ وہ تصویریں تھیں۔۔۔ جنہیں اکثر عذہ چھپ کر لے لیا کرتا تھا۔۔۔ اس بھولی سی لڑکی کی اسکول لائیٹ تک کی یادیں ان تصویروں میں قید نظر آرہی تھیں۔۔۔

اسے تو کبھی خبر ہی نہ ہوئی۔۔۔ کہ عذہ نے اس کی لمحہ کی یادوں کو اپنے پاس قید کر رکھا ہے۔۔۔

ان میں ایک تصویر پر بڑا خوبصورت سہ لال رنگ کا باکس لٹکا نظر آ رہا تھا۔۔۔

آفرینش کا دل مسرت سے بھر آیا۔۔۔ آنکھیں جھلملا اٹھیں۔۔۔

اسے اپنی خوشی میں پورا جہاں رقص میں بدست ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

اچانک پیچھے سے کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔

وہ چمکتی آنکھوں سے پلٹ کر دیکھنے لگی۔۔۔

عذہ مسکراتا ہوا۔۔۔ اسی کی جانب آ رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیا آپ فیوچر میں مجھے اس نظر سے دیکھ سکتے ہیں۔۔۔ تو تمہارے سوال کا جواب ہے۔۔۔ میں تمہیں حال میں اسی نظر سے دیکھتا ہوں۔۔۔ اور ماضی میں بھی اسی نظر سے دیکھتا آیا ہوں۔۔۔ تو فیوچر میں نہ دیکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے بعد۔۔۔ کیا تم مجھے اتنا وقت دے سکتی ہو؟؟ کیا میرا انتظار کر سکتی ہو؟؟۔۔۔“ عزہ کا محبت سے چور لہجہ۔۔۔ اسے سنہرے خوب کی مانند دل فریب لگ رہا تھا۔۔۔ وہ نم آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

”میں زندگی بھر آپ کا انتظار کر سکتی ہوں۔۔۔“ وہ تیزی سے بولی۔۔۔

”تو رشتہ پکا سمجھوں؟؟“ عزہ نے اس لٹکے ہوئے باکس کو اتار کر کھولا۔۔۔ اس میں ایک نہایت خوبصورت انگوٹھی تھی۔۔۔ عزہ اسے ایک ہاتھ میں لے کر۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے آفرینش کا ہاتھ مانگنے لگا۔۔۔

”بلکل۔۔۔“ اس لمحے آفرینش کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی لئی۔۔۔ اس نے اپنا نازک ہاتھ۔۔۔ عزہ کی جانب بڑھا دیا۔۔۔

عزہ نے انگوٹھی پہنا کر۔۔۔ اس سے منگنی کر لی تھی۔۔۔

”اگر آج میری موم ہوتیں تو میں انھیں اس خوبصورت موقع پر ضرور اپنے ساتھ لاتا۔۔۔ مگر تم جانتی ہو وہ نہیں ہیں۔۔۔ اور ڈیڈ۔۔۔ وہ تو صرف اقصی میم کے شوہر اور بلال کے والد رہ گئی ہیں۔۔۔ اس لئی میں نے انھیں خود نہیں بلایا۔۔۔ سوری۔۔۔“ عزہ نے نہایت رنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔ وہ آج شدت سے اپنی ماں کی کمی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کوئی بات نہیں۔۔۔“ آفرینش دیکھے سے گویا ہوئی۔۔۔

وہ دیوانی تو بے یقینی سے بار بار اپنی انگوٹھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں سمندر کے کنارے بیٹھ گئی تھیں۔۔۔

”آپ نے اتنی دیر کیوں لگائی جواب دینے میں۔۔۔ مجھے لگا آپ نے ریجٹ کر دیا ہے۔۔۔“

”تمہیں ایسا کیوں لگا میں تمہیں ریجٹ کرؤں گا؟؟۔۔۔ میں تو بس تھوڑا کنفیوز ہو گیا تھا۔۔۔ تم نے اوور ٹیک جو

کر دیا تھا میرے پلین کو۔۔۔“

”کون سا پلین؟؟“ وہ فوراً ہی اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔

”تمہیں پریپوز کرنے کا۔۔۔“ عزم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

”آپ مجھے پریپوز کرنے والے تھے؟؟“ وہ حیرت سے استفسار کرنے لگی۔۔۔ اس کے لہجے میں بے یقینی جھلک

رہی تھی۔۔۔

”ہاں۔۔۔ abroad جانے سے پہلے میں منگنی کر لینا چاہتا تھا۔۔۔ پھر واپس آکر شادی۔۔۔ مگر تم نے اس دن

اچانک آکر جب اپنی فیلنگس کا اظہار کیا تو میں کنفیوز ہو گیا۔۔۔ کیونکہ میں کافی ٹائی م سے تمہیں پریپوز کرنے کا

پلین کر رہا تھا۔۔۔ اگر اسی دن جواب دے دیتا۔۔۔ تو میری ساری تیاری کا کیا ہوتا۔۔۔“ اس کا جواب سن

آفرینش کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان بکھر آئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”چلیں۔۔۔ سورج ڈھل رہا ہے۔۔۔ رات ہونے سے پہلے پہلے تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔“ عزہ پینٹ
جھاڑتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔

وہ بھولی سی لڑکی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس لمحے عزہ کاشدیت سے دل چاہا۔۔۔ کے اس کا ہاتھ تھام کر سمندر کے کنارے چلے۔۔۔
دونوں ساتھ ہی چل رہے تھے۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے آفرینش کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ تو وہ منع نہیں کرے گی۔۔۔ اس خوف سے کہ وہ برانہ مان جائے
۔۔۔

مگر۔۔۔ پھر دل میں خیال آیا۔۔۔ نکاح کے بعد حق سے پکڑے گا۔۔۔

”ابھی نہیں۔۔۔“ اس نے آہستگی سے اپنے دل کو سمجھایا۔۔۔

”کچھ کہا آپ نے؟“ آفرینش اس کی جانب دیکھ کر۔۔۔

”نہیں تو۔۔۔“ اس نے مسکراتے ہوئے نفی میں گردن کو جمبش دی۔۔۔

”تو کیا آپ پورے ایک سال کے لئیے جارہے ہیں؟؟“ آفرینش اس کو پوچھنے لگی۔۔۔

”ہم۔۔۔ مجھے میری موم کی طرح بیسٹ آرکیٹیکٹ بننا ہے۔۔۔ اس لئیے یہ موقع ہاتھ سے نہیں جانے

دے سکتا۔۔۔“ عزہ کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔ اس جملے کو ادا کرتے وقت۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش واقف تھی اس کے خوابوں سے۔۔۔ اور یہ بھی اچھی طرح جانتی تھی کے کیا مول ہے اس کے خوابوں کا

ایک سال جدائی می سہنے کے لئی۔۔۔ اپنے دل کو پکا کر رہی تھی۔۔۔

__*** 

”پکڑ اس سالے کو۔۔۔“ بلال اور عتیق یونی کے پاس والے ریسٹورینٹ آئے ہوئے تھے کھانا کھانے۔۔۔ کے

اچانک دو لڑکوں نے آکر بلال کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

”یہ کیا بد تمیزی ہے؟“ عتیق فوراً ہی ان سے بلال کا گریبان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

”ابے۔۔۔ سائیڈ ہٹ تو“ ان میں سے ایک نے عتیق کو زوردار دھکا دیا۔۔۔ جس سے وہ بیچارہ پاس پلر سے

جا ٹکرایا۔۔۔

بلال ان دونوں گنڈوں کو پہچان گیا تھا۔۔۔

”مجھے اس طرح کیوں پکڑ رہے ہو؟؟“ بلال خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔۔۔

”کیونکہ اب تیرے باپ سے وصولی۔۔۔ تیرے ہاتھ پاؤں توڑ کر لیں گے۔۔۔“ ان میں سے ایک بلال کے

چہرے پر مکارسید کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”چھوڑ سالے۔۔۔“ عتیق نے پیچھے سے آکر۔۔۔ اپنی پوری طاقت سے لات مار کر۔۔۔ بلال کا بدلا لیا تھا۔۔۔ حملا

اس قدر طاقت سے کیا کہ وہ بلال کا گریبان چھوڑ۔۔۔ اگلے لمحے منہ کے بل زمین بوس پڑا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

دوسرے والے نے فوراً ہی عتیق کو اڑے ہاتھوں لے کر زمین پر پٹک دیا۔۔۔

بلال نے کرسی اٹھا کر پہلے والے کے سر پر دے ماری۔۔۔

دوسرے والے نے جیسے ہی بلال کو حاوی ہوتے دیکھا۔۔۔ گن اس کی ماتھے پر لگادی۔۔۔

”اگر ہلا بھی ناں۔۔۔ تو گولی چلا دوں گا۔۔۔“ اس کی دھمکی سن۔۔۔ بلال مجبور ہو کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔

”میرے بھائی ی سے گن ہٹا۔۔۔“ عزہ ناجانے کہاں سے ہیر کی طرح انٹری لے کر۔۔۔ زوردار ہاتھ۔۔۔ اس

گنڈے کے ہاتھ پر مار کر گن گراتے ہوئے۔۔۔ بھرم دار آواز میں گویا ہوا۔۔۔

”آپ لوگ پلیز ہاتھ پائی ی بند کریں۔۔۔ ورنہ مجھے پولیس کو بلانا پڑے گا۔۔۔“ ریسٹورینٹ کا مالک آکر ان پانچوں

کو دیکھ روپ دار آواز میں بولا۔۔۔

”ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔۔۔ پولیس اسٹیشن جانے سے بہتر ہو گا۔۔۔“ عزہ نے ان دونوں گنڈوں کو دیکھ تحمل

سے کہا۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ گنڈے سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئی۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ اس سے کہو اپنے باپ کا قرضہ اتارے۔۔۔ ورنہ اسے اور اس کے باپ دونوں کو ہم چھوڑیں گے

نہیں۔۔۔“

”قرضہ؟؟۔۔۔“ عزہ تعجب سے بلال کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ پورے پانچ لاکھ کا قرضہ ہے اس کے باپ پر۔۔۔“ ان میں سے ایک چیخ کر بولا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بلال کے ابو نے تم سے پیسے کیوں لے تھے؟؟“۔۔۔ عتیق تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

”جو اکیلے کے لے۔۔۔ جواری سالہ۔۔۔“ اس گنڈے کا انکشاف بلال کو شک ڈ کر گیا تھا۔۔۔

”میرے ابو جو اکیلے ہیں؟؟“ بلال حیرت سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

”لو۔۔۔ باپ جواری ہے۔۔۔ اور بیٹے کو کوئی خبر ہی نہیں۔۔۔ ابے سالہ جواری ہے ایک نمبر کا۔۔۔ پر

۔۔۔ اب تو زیادہ معصوم مت بن۔۔۔ اور بتا۔۔۔ پیسے کب دے رہا ہے میرے واپس۔۔۔“ ان میں سے ایک گنڈا

۔۔۔ ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

”بہت جلد۔۔۔ بس ہمیں ایک ہفتے کا وقت دو۔۔۔ پلیز۔۔۔“ بلال کو آج طلحہ کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔ وہ

شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں اتر گیا۔۔۔ عذہ اس کے چہرے کی شرمساری پڑھ پارہا تھا۔۔۔ بھائی ہونے کا

فرض ادا کرتے ہوئے اس نے ان گنڈوں سے ایک ہفتے کا وقت مانگا۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ مگر ایک ہفتے بعد اگر پیسے نہ دیے۔۔۔ تو پھر اپنا انجام بھی سوچ لینا۔۔۔“ وہ گنڈے وارنگ

جاری کرتے ہوئے باہر چلے گئے۔۔۔

عذہ نے وعدہ تو کر لیا تھا۔۔۔ مگر پانچ لاکھ جیسی بڑی رقم وہ یونی اسٹوڈنٹ کہاں سے لاتا۔۔۔

”یہ لو۔۔۔ میرے پاس بس اتنے ہی ہیں۔۔۔“ بلال اپنے سارے پیسے نکال رہا تھا۔۔۔ جو اس نے اپنی نئی

بائی یک کے لے جمع کر رکھے تھے۔۔۔ اس نے اپنی یونی کی جانب سے ملی ہوئی اسکالرشپ کے پیسے بھی نکال

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

لئیے تھے۔۔۔۔۔ عتیق اسے پیسے جمع کرتا دیکھ۔۔۔ ایک لفافے میں اپنی پارٹ ٹائم جاب سے کمائی ہوئی ساری رقم لفافے میں رکھ کر بلال کے آگے بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔

”یہ میرے۔۔۔“ عازہ بھی اپنی اسکا لرشپ سے ملنے والے پیسے اور اپنی تمام جمع کنجی لفافے میں رکھ کر۔۔۔ اس کی جانب بڑھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

پہلی بار بلال کو شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔۔ کے عازہ اور عتیق جان نچھاور کرنے والے دوست ہیں۔۔۔ تینوں کے پیسے مل کر بھی صرف تین لاکھ کے قریب ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ تینوں ہی پیسوں کے لئیے بہت پریشان تھے۔۔۔۔۔ ایک ہفتہ مکمل ہونے کو تھا۔۔۔۔۔

جب عازہ کو پیسوں کا کوئی بندوبست ہوتے ہوئے نظر نہیں آیا۔۔۔ تو اس نے اپنے والد سے مدد مانگی۔۔۔۔۔ ”کہاں سے لائے تم یہ دو لاکھ روپے؟؟؟“ عازہ نے جب بلال کے ہاتھ میں پیسوں سے بھر لفافہ پکڑا یا۔۔۔ تو وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا

”ڈیڈ سے مدد لی میں نے۔۔۔“ عازہ کے کہتے ہی بلال غصے سے بھرا اٹھا۔۔۔۔۔

”تمہیں کیا ضرورت تھی انہیں ان سب میں involve کرنے کی۔۔۔ مجھے بھیگ نہیں چاہئیے ان کی۔۔۔۔۔ تم سے دوست ہونے کے ناطے مدد لے رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر تمہارے باپ کی بھیگ تو میں مر کر بھی نہ لوں۔۔۔“ بلال چنگھاڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بھیک نہیں ہے یہ۔۔۔۔۔ یہ وہ سارے پیسے ہیں بیٹا۔۔ جو تم مجھے کرائے کے طور پر دیا کرتے تھے۔۔ میں نے انھیں الگ سے جمع کر رکھا تھا۔۔ یہ سوچ کر۔۔۔ کے جب تمہیں ضرورت پڑے گی تو میں تمہیں دے دوں گا۔۔۔ اور بھلا ایک باپ اپنے بیٹے کو بھیک کیوں دینے لگا۔۔۔ میری ساری جائیداد پر جتنا حق عزم کا ہے۔۔۔ اتنا تمہارا بھی ہے۔۔۔ لیکن میں جانتا تھا تمہاری خودداری مجھ سے پیسے لینا قبول نہیں کرے گی۔۔ اس لئے تمہارے ہی پیسے واپس دے رہا ہوں۔۔۔“ بلال کے آخری جملے تو صیف صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے وقت سن لئیے تھے۔۔۔ وہ آج بلال سے ملنے ہاسٹل خود چلے آئے تھے۔۔۔ ان کی محبت بلال کو شرمندہ کر گئی۔۔۔

کے وہ کتنا غلط تھا۔۔۔

توصیف صاحب واقعی اسے اپنے بیٹے کی طرح مانتے تھے۔۔۔

بلال بغیر کچھ کہے۔۔۔ شرمندگی کے مارے کمرے سے تیز قدم بڑھاتا باہر چلا گیا۔۔۔

”تم یہاں۔۔۔“ بلال جب اپنے پرانے محلے کے گارڈن میں پہنچا تو خود سے پہلے طلیحہ کو وہاں پہنچ پر بیٹھا پایا۔۔۔ وہ بہت اداس نظر آرہی تھی۔۔۔

جیسے ہی طلیحہ کی نظر بلال پر پڑی۔۔۔ وہ فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔ اُسے مکمل انکسور کر کے وہاں سے جانے لگی۔۔۔

”تم ٹھیک کہہ رہی تھیں ابو کے بارے میں۔۔۔“ طلیحہ کے قدم بلال کی بات سن کر کے تھے۔۔۔ وہ پلٹ کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ جو بہت شرمندہ شرمندہ سے نظر آ رہا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیوں؟؟۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا؟؟“ وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

”تم یقین کرو گی اگر میں تمہیں بتاؤں کہ مجھے نہیں پتا تھا کہ میرے ابو جواری ہیں۔۔۔۔“ بلال کو گمان تھا کہ جواب نہ میں آئے گا۔۔۔۔ اس کے نزدیک کوئی بھی یقین نہیں کرے گا اس بات پر کہ ایک بیٹے کو کبھی پتا ہی نہ چل سکا کہ اس کا باپ جواری ہے۔۔۔۔

اسے آج اقصی بیگم سے شکوہ تھا کہ انھوں نے کبھی اسے یہ بات بتائی کیوں نہیں۔۔۔۔
”میں یقین کرؤں گی۔۔۔۔“ طلیحہ نے اس کے گمان سے بالکل الٹ جواب دیا۔۔۔۔
”میں بہت شرمندہ ہو گیا ہوں سب سے۔۔۔۔ کیا میں غلط تھا؟؟“

”غلط۔۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔ تم کبھی غلط نہیں تھے۔۔۔۔ تمہاری سچویشن ہی ایسی تھی کہ تمہاری جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی سب کرتا۔۔۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔۔ جو ان لڑکا ہو کر اپنی ماں کی دوسری شادی قبول کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔“ وہ طلیحہ کا جواب سن حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔ وہ لڑکی اسے کتنی اچھی طرح سمجھتی تھی۔۔۔۔ اس کا احساس بلال کو آج ہو رہا تھا۔۔۔۔

”شکریہ۔۔۔۔ مجھے سمجھنے کے لئیے۔۔۔۔“ بلال نے زندگی میں پہلی بار۔۔۔۔ اس لڑکی کا دل سے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔۔

وہ ہاسٹل کی جانب لوٹ رہا تھا کہ راستے میں۔۔۔۔ بیچ پر اپنے والد کو دیکھ۔۔۔۔ اس کے قدم رکے۔۔۔۔
”ابو آپ؟“ وہ حیران ہو کر۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیسے ہو بیٹا؟؟“ ان کے سوال پر بلال اثبات میں سر ہلاتا ہوا۔۔۔ برابر میں آکر ٹک گیا۔۔۔

”میں ٹھیک ہوں ابو۔۔۔ آپ کیسے ہیں؟؟۔۔۔ آپ یہاں مجھ سے ملنے آئی ہیں؟؟؟“ وہ تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔

”ہاں بیٹا۔۔۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرنے آیا تھا۔۔۔ تم نے میری بہت مدد کی ہے۔۔۔ میں بہت شکر گزار ہوں تمہارا۔۔۔۔۔ اور سچ پوچھو۔۔۔ تو بہت شرمندہ ہوں تم سے۔۔۔۔۔“ آفاق صاحب نظریں جھکائے بولے۔۔۔ ان کا لب و لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی بہت شرمسار ہیں۔۔۔

”شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ابو۔۔۔ میں نے ایک بیٹے ہونے کا فرض ادا کیا ہے۔۔۔ بلکہ الٹا میں آپ کا شکر گزار ہوں۔۔۔ اگر آپ واپس میری زندگی میں نہ آتے تو مجھے کبھی احساس ہی نہیں ہوتا۔۔۔ کے میرا بھائی اور دوسرے ابو میرے لئیے کتنے مخلص ہیں۔۔۔۔۔“ بلال نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

”میں اس جوے کی گندی لت کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔۔۔ پر۔۔۔ کیا کروں چھوڑ نہیں پاتا۔۔۔ اس لئیے سوچ رہا ہوں میں یہاں سے چلا جاؤں۔۔۔“ آفاق صاحب کے کہتے ہی بلال تڑپ اٹھا۔۔۔

”ابو۔۔۔ آپ پھر مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔“ اس کا لہجہ روہانہ تھا۔۔۔

”بیٹا۔۔۔ میرے یہاں سے چلے جانے میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔۔۔“ آفاق صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ سے تھپتھپاتے ہوئے۔۔۔ ایک گہری آہ بھر کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”واقعی؟؟۔۔۔ تم اپنے ڈیڈ کے ساتھ بیٹھو۔۔۔ میں ابھی تمہارے لئیے بریانی پکاتی ہوں۔۔۔ تمہیں بہت پسند ہے نا۔۔۔“ اقصی بیگم خوشی سے پھولے نہیں سمار ہی تھیں۔۔۔ وہ بے یقینی سی کیفیت میں گرفتار تھیں۔۔۔ اور کیوں نہ ہوتیں۔۔۔ بلال ہاسٹل جانے کے بعد پہلی باریوں گھر آیا تھا۔۔۔ ورنہ عذہ تو آتا جاتا رہتا تھا۔۔۔ مگر بلال۔۔۔ سوائے فیملی فوٹو کے علاوہ کبھی گھر آکر نہیں جھانکا تھا۔۔۔

”ہاں ہاں۔۔۔ جلدی جائییں اقصی بیگم۔۔۔ بلال کو بھوک لگ رہی ہوگی۔۔۔ میں اس کے ساتھ بیٹھتا ہوں۔۔۔“ توصیف صاحب بھی دلی طور پر بہت خوش ہوئے تھے بلال کے یوں اچانک گھر چلے آنے پر۔۔۔

”امی کیا میں آپ کے ساتھ مدد کرواؤں؟“ بلال پہلی بار توصیف صاحب کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتا رہا۔۔۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد کچن میں آکر۔۔۔ اقصی بیگم کو دیکھ۔۔۔ محبت سے پوچھنے لگا۔۔۔

جس کے جواب میں وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگیں۔۔۔

”امی آپ نے کبھی مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں۔۔۔“ بلال کے شکوے پر اقصی بیگم الجھی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔۔۔

”کس بارے میں؟؟“

”ابو کے بارے میں۔۔۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ ابو جواری ہیں۔۔۔“ وہ روہانہ لہجے میں نظریں جھکا کر کہنے

لگا۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”یہ جو تمھاری نظریں آج جھکی ہیں ناں۔۔۔ بس یہ کبھی نہ جھکیں۔۔۔ یہی سوچ کر میں نے تمھیں کبھی نہیں بتایا۔۔۔ میرا بیٹا اپنے باپ جیسا بالکل نہیں ہے۔۔۔ میں نے اس کی تربیت بہت اچھی کی ہے۔۔۔ اس بات پر ناز ہے مجھے۔۔۔“ اقصی بیگم فخریہ کہنے لگیں۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے جھکے چہرے کو اٹھاتے ہوئے۔۔۔

”امی۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں نے ہمیشہ آپ کے فیصلے کو غلط سمجھا۔۔۔ کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ کے آخر آپ دونوں کی طلاق کی وجہ کیا تھی۔۔۔“ بلال کی آنکھیں پُر نم ہو گئی ہیں تھیں۔۔۔

”کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ قصور میرا بھی ہے۔۔۔ مجھے تمھیں بتادینا چاہیے تھا۔۔۔ اصل میں مجھے لگتا تھا تم ابھی تک چھوٹے سے بچے ہو۔۔۔ تم تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ گے سچ جاننے کے بعد۔۔۔ لیکن۔۔۔ تمھارا سچ جاننے کے بعد یہاں آنا۔۔۔ مجھ سے معافی مانگنا۔۔۔ مجھے آج شدت سے احساس دلارہا ہے۔۔۔ میرا چھوٹا سا بلال اب بڑا ہو گیا ہے۔۔۔“ اقصی بیگم اس کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے۔۔۔ نہایت پیار سے بولیں۔۔۔

”آپ دونوں ماں بیٹے کھانا کھانے والے ہیں یا آنسوؤں سے پیٹ بھرنا ہے؟؟“ تو صیف صاحب ان ماں بیٹے کو روتا دیکھ۔۔۔ ٹوکتے ہوئے بولے۔۔۔ ان کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔

”ابو آپ فکر نہ کریں بریانی کی پوری دیکھی صاف کر کے ہی جاؤں گا۔۔۔“ بلال آنسو صاف کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کا تو صیف صاحب کو ابو کہنا۔۔۔ اقصی بیگم اور تو صیف صاحب کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں میاں بیوی بہت خوش ہوئے۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کاش عزه بھی آجاتا۔۔۔ تو فیملی کمپیٹ ہو جاتی۔۔۔“ اقصی بیگم کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ کر۔۔۔ عزه کی خالی چئی رڈ دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

”میں فون کر کے پوچھتا ہوں کہاں ہے وہ۔۔۔“ بلال سیل جیب سے نکالتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ اگر وہ بھی آجائے گا تو اچھا رہے گا۔۔۔ پھر تو وہ abroad چلا جائے گا۔۔۔ پھر پتا نہیں کب نصیب ہو اس طرح ایک ساتھ ڈنر کرنا۔۔۔“ تو صیف صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔

”کہاں ہو؟؟؟“ عزه کے کال ریسپو کرتے ہی بلال نے سوال کیا۔۔۔

”عقیق کے ساتھ ہوں۔۔۔ کیوں کیا ہوا؟؟؟“ خیرت؟؟؟“ عزه فکر مند ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

”ہاں ہاں۔۔۔ سب خیرت ہے۔۔۔ تم گھر آ سکتے ہو؟؟؟“

”اس وقت؟؟؟“ کیوں گھر میں کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟“ عزه بلال کے نیچر سے اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا۔۔۔۔۔

جہاں بلال ہو۔۔۔۔۔ اور تماشا نہ ہو۔۔۔۔۔ یہ تو ناممکنات میں سے ہے۔۔۔ یہی سبب تھا کہ وہ پریشان ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ بس ابو امی چاہ رہے تھے تم گھر آ جاؤ۔۔۔ تو ساتھ بیٹھ کر ڈنر کر لیں۔۔۔ پھر تم abroad چلے جاؤ گے۔۔۔ تو نا جانے پھر کب موقع ملے ایسے ساتھ بیٹھ کر کھانے کا۔۔۔“ بلال کے منہ سے ابو کا لفظ سن عزه کو زبردست جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔

”یہ میرے کان غلط سن رہے ہیں یا اس نے واقعی ڈیڈ کو ابو کہا ہے۔۔۔“ عزه دل ہی دل الجھ کر کہنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

لیکن اس نے اپنی حیرت بلال پر ذرا بھی ظاہر نہ ہونے دی۔۔۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میرا ماڈل ویسے بھی کمپلیٹ ہو گیا ہے۔۔۔ میں نکلتا ہوں۔۔۔“

”ٹھیک ہے۔۔۔ جلدی آ جاؤ۔۔۔ ہم سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔“

عزہ کے آنے پر آج پوری فیملی نے ایک ساتھ ڈنر کیا۔۔۔۔

”مجھے آپ لوگوں کو ایک بات بتانی تھی۔۔۔ میں نے منگنی کر لی ہے۔۔۔“ عزہ کا اعلان سب کے سروں پر بم کی مانند پھٹا۔۔۔

”کیا؟؟؟ کب؟؟؟ اور کس سے؟؟؟ تم نے منگنی کر لی اور اپنے باپ کو بتانا بھی ضروری نہیں

سمجھا۔۔۔“ توصیف صاحب کو عزہ کی منگنی کی خبر بہت ناگوار گزری تھی۔۔۔

”آفرینش سے۔۔۔ آپ کی پیئنگ کلاس کی اسٹوڈنٹ۔۔۔“ عزہ اپنی عادت کے مطابق نہایت تحمل سے گویا ہوا۔۔۔

”بیٹا پر۔۔۔ منگنی یوں اچانک؟۔۔۔“ اقصی بیگم لچک دار انداز میں احتجاج کرنے لگیں۔۔۔

”مجھے اندازہ نہیں تھا آپ لوگ اتنا گرم جوشی سے ری۔ ایکشن دیں گے۔۔۔ فلحال۔۔۔ میں منگنی کر چکا

ہوں۔۔۔ آج سب ساتھ بیٹھے ملے۔۔۔ تو سوچا بتا دوں۔۔۔“ عزہ تو توصیف صاحب کے غصے اور اقصی بیگم کے احتجاج کو ذرا بھی خاطر میں نہ لایا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کی نظر میں۔۔۔ اس کی والدہ کی وفات کے بعد اس کے والد صرف اقصی بیگم کے شوہر اور بلال کے والد رہ گئے تھے۔۔۔۔

اس کا لاپرواہی سے کہ کر کھڑا ہو جانا۔۔۔ تو صیف صاحب کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔

”عزہ باپ ہوں میں تمہارا۔۔۔“ وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولے۔۔۔۔

”او۔۔۔۔ تو یاد ہے آپ کو یہ بات۔۔۔۔ مجھے تو لگتا تھا موم کے ساتھ ساتھ میں نے آپ کو بھی کھو دیا۔۔۔“ عزہ

کے الفاظ نشتر کی طرح تو صیف صاحب کے دل کو چھلنی کر گئے۔۔۔ اس کی آنکھیں شکوئے بھری تھیں۔۔۔۔

”عزہ کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟“ تو صیف صاحب سخت لہجے میں استفسار کرنے لگے۔۔۔ ”میں نے کب

تمہاری پرواہ نہیں کی؟؟۔۔۔۔“

بلال تو فقط حیرت سے عزہ کا چہرہ تک رہا تھا۔۔۔۔

”کچھ نہیں۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔ میں نے آپ کا فیملی ڈنر خراب کر دیا۔۔۔ اب میں چلتا ہوں۔۔۔“ عزہ نرمی سے

۔۔۔ مسکرا کر کہتا ہوا باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

اس کی باتیں آج تو صیف صاحب کو احساس دلار ہی تھیں۔۔۔ کے وہ کس قدر ناکام رہے ہیں اپنے سگے بیٹے کے

حقوق ادا کرنے میں۔۔۔۔

کے عزہ جیسا خاموش طبیعت شخص بھی اس قدر دل برداشتہ ورنجیدہ ہو چکا ہے۔۔۔۔ کے وہ آج مانتا ہی نہیں کے

اس کے ماں باپ زندہ ہیں۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کہہ رہی ہے واپسی کا کوئی ی پلین نہیں۔۔۔“ عزہ منہ بسور کر کہتا ہوا۔۔۔ سیل ٹیبل پر زور سے پٹک کر۔۔۔ کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

پیچ و تاب تو اصل میں وہ بلال پر کھا رہا تھا۔۔۔ بیچارہ سیل تو بے گناہ ہی پڑکا گیا۔۔۔۔۔ بلال کے دل میں ہل چل مچ گئی تھی۔۔۔ طلحہ کے جانے کی خبر سن۔۔۔۔۔

*****_****

یونی میں بہت بڑا فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔ جن میں آرکیٹیکٹ فیلڈ کے ہائیسٹ ریننگ ہولڈر اسٹوڈنٹس کو سرٹیفکیٹس دیے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

بڑے بڑے بزنس مین بھی وہاں آئیے ہوئے تھے۔۔۔ جابس آفر کے لیے۔۔۔۔۔ شمر وز صاحب جیسے بڑے بزنس مین بھی وہاں کرسی پر جلوہ گر تھے۔۔۔۔۔ ان کی آنکھیں چمکی تھیں عزہ کو سرٹیفکیٹ دیتے وقت۔۔۔۔۔ عزہ اس لمحے۔۔۔ ان کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر الجھا۔۔۔۔۔

سمجھ تو تبا آئی۔۔۔ جب انہوں نے اناؤنسمنٹ کی۔۔۔ کے وہ بہت مسرت و فخر محسوس کر رہے ہیں کے وہ انوشہ کے والد ہیں جس نے اپنی قابلیت پر سیکنڈ ہائیسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔۔۔۔۔ وہ عزہ کو اپنی بیٹی انوشہ کے لئیے پرفیکٹ میچ تصور کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ عزہ کی نگاہ تو اوڈینس میں بیٹھی اس بھولی سی لڑکی پر ٹکی تھی۔۔۔ جو اس لمحے کچھ مایوس نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آفرینش عزه کو انوشہ کے ساتھ اسٹیج پر کھڑا دیکھ۔۔۔ احساسِ کمتری کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

مزید یہ احساسِ کمتری شمر وز صاحب کے اناؤنسمنٹ کے بعد بڑھا۔۔۔ جب اسے علم ہوا کہ انوشہ ایک بہت بڑے بزنس مین کی اکلوتی بیٹی ہے۔۔۔

”ویسے آفری۔۔۔ کچھ بھی کہو انوشہ اور عزه سینئری کی جوڑی کمال لگتی ہے۔۔۔ تم پتا نہیں کہاں سے بیچ میں ٹپک گئی ہو۔۔۔ کوئی بیچ ہی نہیں ہے تمہارا اور عزه سینئری رکالتو۔۔۔“ سوہانے جلے پر نمک کا کام کیا تھا۔۔۔ اس کی بات سن آفرینش کا دل افسردگی سے بھر آیا۔۔۔

”بیٹا یہ میرا بزنس کارڈ ہے۔۔۔“ شمر وز صاحب نے عزه کی جانب اپنا بزنس کارڈ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ ”شکریہ سر۔۔۔“ عزه نے مسکراتے ہوئے کارڈ کو قبول کر لیا۔۔۔

آفرینش وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

عزه موقع پاتے ہی کلاس روم میں چلا آیا تھا۔۔۔ جہاں آفرینش منہ جھکا کر بیٹھی تھی۔۔۔

”کچھ ہوا ہے کیا؟؟۔۔۔ تم وہاں سے اٹھ کر کیوں چلی آئی؟؟“ عزه کے سوال پر۔۔۔ وہ سر پکڑ کر۔۔۔ بہانا بنانے لگی۔۔۔ کے تالیوں کے شور سے اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔۔۔

”تم کہہ رہی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔ مگر تمہارا چہرہ تو کوئی اور ہی داستان سنار ہے۔۔۔“ عزه نے محسوس کر لیا تھا اس کے لہجے میں بھری ہوئی اداسی کو۔۔۔

”میری چھوڑیں۔۔۔ بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔“ آفرینش نے موضوع بدلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”مہمم۔۔۔ خیر مبارک۔۔۔ چلو۔۔۔ اسی خوشی میں تمہیں آئی سکریم کھلاتا ہوں۔۔۔۔۔“ عزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میرا بھی دل نہیں چاہ رہا۔۔۔“ آفرینش نے اداس سے چہرہ بنا کر۔۔۔ نفی میں گردن کو جمبش دی۔۔۔

”یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔۔ کہیں میرے کان کی سماعت خراب تو نہیں ہو گئی۔۔۔ آفری آئی س کریم کھانے سے انکار کر رہی ہے۔۔۔ او۔۔۔۔۔“ عزہ پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے کہنے لگا۔۔۔

”چلو ناں۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔“ آفرینش کے جواب نہ دینے پر۔۔۔ عزہ نے حق جماتے ہوئے۔۔۔ پہلی بار ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

آفرینش حیرت سے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ جو اس لمحہ۔۔۔ حُسنِ مجسم کی پکڑ میں تھا۔۔۔

”کبھی میرا ہاتھ مت چھوڑیے گا۔۔۔“ وہ دل ہی دل عزہ سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

”چلو۔۔۔“ آفرینش کی نگاہیں تو ہاتھوں پر ہی جم گئی تھیں۔۔۔ وہ کھینچ کر کھڑا کرتے ہوئے بولا۔۔۔

”او۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا اپنی آنکھوں پر۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ کہ دو یہ جھوٹ ہے۔۔۔ مطلب عزہ تمہارا taste اتنا گر کیسے سکتا ہے؟؟۔۔۔ اففف۔۔۔ یاد۔۔۔“ مشعل نے آفرینش کا ہاتھ عزہ کے ہاتھ میں دیکھ۔۔۔ حقارت بھری نظر آفرینش پر ڈالتے ہوئے۔۔۔ منہ بسور کہا۔۔۔

”اسکیوز می؟؟۔۔۔۔۔“ عزہ الجھ کر۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”اففف۔۔۔ میں تو تمہارے انتخاب پر حیران ہوں۔۔۔ تم نے مجھے انور کیا۔۔۔ اس آفرینش کے چکر

میں۔۔۔ او۔۔۔ مطلب اگر تم مجھ سے کسی کو کمپیر کر بھی رہے تھے۔۔۔ تو کم از کم میری برابری کا تو چنتے۔۔۔ تم

انوشہ کا انتخاب کرتے۔۔۔ تو شاید میں کچھ نہ بولتی۔۔۔ مگر آفرینش۔۔۔“ مشعل کے الفاظ تھے یا

نشر۔۔۔ آفرینش کو اپنے پورے وجود میں ان کی چھبن محسوس ہونے لگی۔۔۔

اس کا ننھا سہ تو دل تھا۔۔۔ مشعل کی باتوں کی تاب کہاں سے لاتا۔۔۔ وہ بکھر گئی تھی۔۔۔ آنکھوں میں آنسو

بھر آئے۔۔۔

”اب تم حد پار کر رہی ہو۔۔۔ آفرینش کسی بھی مقابلے میں تم سے یا انوشہ سے کم نہیں ہے۔۔۔ میں تم جیسی

لڑکیوں سے بات کرنا بھی اپنے وقت کا ضیاع سمجھتا ہوں۔۔۔ چلو آفری۔۔۔“ عزہ نے مشعل کو منہ پر ہی ذلیل

کر دیا تھا۔۔۔ ساتھ ساتھ آفرینش کا ہاتھ پکڑ کر اسی کے سامنے لے گیا۔۔۔

عزہ نے مشعل کی باتوں کو ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا۔۔۔ مگر آفرینش ایسا نہ کر سکی۔۔۔

اس کے تودل پر لکھ گئے تھے۔۔۔ مشعل کے کہے طنزیہ جملے

-----** 

عزہ سر عبد الرحمان کے ساتھ شمر وز صاحب کی کمپنی پہنچا۔۔۔

وہاں جا کر اسے علم ہوا کہ اس کی والدہ کا ادھور اپرو جیکٹ۔۔۔ دوباراری۔ اسٹارٹ ہو رہا ہے۔۔۔

یہ خبر سننے کے بعد تو مانو عزہ کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑھ گئی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اس نے فیصلہ کر لیا۔۔۔ وہ یونی میں رہ کر ہی اپنی پڑھائی کا آخری سال مکمل کرئے گا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ اپنی ماں کا چھوڑا ہوا ادھورا پروجیکٹ مکمل کرئے گا۔۔۔۔

سیل کے رنگ ہوتے ہی وہ اپنے حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔۔
”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آفرینش نے کال ریسیدو ہوتے ہی سلام پیش کیا۔۔۔۔
”و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔“

”کہاں ہیں آپ؟؟۔۔۔ مجھے اپنا پاسپورٹ بنوانے جانا ہے۔۔۔ کیا آپ میرے ساتھ چلیں گے؟؟۔۔۔ پھر امی کی طرف بھی جاؤں گی آج۔۔۔ انھیں اپنے کارناموں کا بھی تو بتانا ہے۔۔۔“ آفرینش کی بات سن وہ چونکا تھا۔۔۔۔
”کیا مطلب؟؟۔۔۔ تم نے ابھی تک انھیں اپنے ڈیپارٹمنٹ چینج کرنے کا اور امریکہ جانے کا بتایا نہیں؟؟۔۔۔۔“
”نہیں۔۔۔“ وہ ایک گہری آہ بھرتے ہوئے بولی۔۔۔۔
”اف۔۔۔ یقین نہیں آرہا مجھے۔۔۔۔“ وہ سر پکڑ بولا۔۔۔۔
”آؤ مجھے بھی نہیں رہا۔۔۔۔ کے میں نے اتنی بڑی بے وقوفی کر دی ہے۔۔۔۔ اس لئی آج گھر کا چکر ضرور لگاؤں گی۔۔۔۔“ وہ ندامت سے بولی۔۔۔۔

”زبردست بھئی ی۔۔۔۔ کمال کر دیا تم نے تو۔۔۔۔“ عذہ طنز کرئے بغیر رہ نہ سکا۔۔۔۔
”میں پہلے ہی بہت ڈرئی ہوئی ہوں۔۔۔۔ آپ اور نہ ڈرائیں۔۔۔۔“ آفرینش منہ لٹکائے بولی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میرے بارے میں اور ہماری منگنی کے۔۔۔“ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ آفرینش تیزی سے بچہ میں بولی۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ ابھی میں نے کچھ نہیں بتایا ہے گھر والوں کو۔۔۔“

”شباباش۔۔۔ آج تم نے مجھے لاجواب کر دیا ہے۔۔۔ اب تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔ تم میرے بارے میں سیرس ہو بھی یا نہیں۔؟؟“

”ارے۔۔۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں سینٹی ر آپ؟؟۔۔۔ میں اپنے پورے دل سے چاہتی ہوں آپ کو۔۔۔ میں کروں گی ناں آج بات۔۔۔۔“ وہ آخری جملے پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”مجھے تو ڈر لاحق ہو گیا ہے اب۔۔۔ کہیں تم مجھے امریکہ جا کر بھول نہ جاؤ۔۔۔“ عزہ معصومیت چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

”لو۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ ہم تو ساتھ جا رہے ہیں۔۔۔ لگتا ہے یادداشت کمزور ہو گئی ہے آپ کی۔۔۔۔“ وہ فوراً ہی ٹوکتے ہوئے۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ اچھا اگر میں نہیں جاؤں گا۔۔۔ تو کیا تم بھی اپنی یہ opportunity چھوڑ دو گی؟؟“ عزہ نے نہایت تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔

”بلکل۔۔۔ میں کبھی نہیں جاؤں گی آپ کو چھوڑ کر۔۔۔۔ جائیں گے تو ساتھ جائیں گے ورنہ دونوں یہیں رہیں گے۔۔۔۔“ آفرینش نے اعلانیہ کہا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

اسکی بات سن عزمہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔

”مگر یہ تو غلط ہو گا۔۔۔ تم نے اتنی محنت کی ہے۔۔۔ اس opportunity کے لئیے۔۔۔۔۔“ عزمہ نے خاصہ زور دیا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ بہت محنت کی ہے۔۔۔ اور دل سے چاہتی ہوں وہاں جا کر ایک نیا تجربہ لوں۔۔۔ مگر آپ کو چھوڑ کر نہیں۔۔۔۔۔“

”تم پھر وہی پرانی غلطی دہرا رہی ہو۔۔۔۔۔ اپنے خوابوں کو میرے لئیے مت چھوڑو۔۔۔“ عزمہ کے جذباتی ہو کر کہتے ہی آفرینش چیئی رے سے ٹیک ہٹا کر سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

”کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟۔۔۔ آپ abroad نہیں جارہے کیا؟؟۔۔۔“ وہ فوراً الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میں نے ایسا کب کہا۔۔۔ میں تو بس سمجھا رہا تھا تمہیں۔۔۔“ عزمہ نے بگڑتی ہوئی بات کو سمجھا لیا تھا۔۔۔

”اووو۔۔۔ اتنا جذباتی ہو کر آپ سمجھا رہے تھے۔۔۔ کے میں تو ڈر ہی گئی۔۔۔۔۔ فلحال میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔ میں امریکہ صرف تبھی جاؤں گی جب آپ جائیں گے۔۔۔۔۔ مانا ہم بہت دور ہو جائیں گے وہاں جا کر۔۔۔۔۔ بیزی بھی بہت رہیں گے۔۔۔ لیکن میں وقت نکال ہی لوں گی آپ سے ملنے آنے کا۔۔۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہممم۔۔۔“ عزہ اس کی باتیں سننے کے بعد ہمت نہ کر سکا۔۔۔ اسے بتانے کی۔۔۔۔۔ کے اب وہ abroad

جانے کا فیصلہ ترک کر چکا ہے۔۔۔

”تو کب آرہے ہیں آپ؟؟۔۔۔“

”نہیں۔۔۔ تم زرش کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔ مجھے ذرا سر عبدالرحمان سے کام ہے۔۔۔۔۔“

”او۔۔۔۔۔ او کے۔۔۔۔۔“ آفرینش نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

عزہ گھر سے نکل کر اب سر عبدالرحمان کے آفس پہنچا تھا۔۔۔ اس نے اپنی دلی خواہش کا ان کے سامنے اظہار کیا۔۔۔

”اچھی طرح سوچ لو عزہ۔۔۔ abroad جا کر پڑھنے کا سنہرا موقع ہر کسی کو نہیں ملتا۔۔۔“ انھوں نے ایک بار پھر عزہ سے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کو کہا۔۔۔

”میں جانتا ہوں۔۔۔ مگر میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔ آپ پلیز انکل شمر وز سے بات کریں۔۔۔“ عزہ نے التجائی یہ انداز میں کہا

”او۔۔۔ کے۔۔۔ میں بات کرتا ہوں۔۔۔“ سر عبدالرحمان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

”شکر یہ سر۔۔۔“ عزہ شکر یہ ادا کرنے لگا۔۔۔

*****_***** 

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم دونوں ہی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔۔۔ کتنی غلط بات ہے یہ۔۔۔۔۔ میں بہت مس کرؤں گی تم دونوں

کو۔۔۔“ زرش رو تو چہرہ بنا کر بولی۔۔۔۔۔

”ارے۔۔۔ میری جان۔۔۔ میں بھی تمہیں بہت مس کرؤں گی۔۔۔ میں روز ویڈیو کال کرؤں گی۔۔۔ تم فکر مت کرؤ۔۔۔“ طلیحہ اس کے گلے لگ کر۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔۔۔ ہماری دوستی دور ہو جانے سے ختم تھوڑی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ جو تم اتنا رو رہی ہو۔۔۔۔۔“ آفرینش بھی ان دونوں سے آکر چپک گئی تھی۔۔۔۔۔

”ہم کہیں بھی رہیں۔۔۔۔۔ رہیں گے ہمیشہ دوست ہی۔۔۔۔۔“ طلیحہ کے کہتے ہی وہ دونوں اس کی بات سے اتفاق کرنے لگیں۔۔۔۔۔

”مت جاؤ ناں یار۔۔۔ آخری بار سوچ لو۔۔۔“ آفرینش منی انداز میں طلیحہ کو دیکھ کہنے لگی۔۔۔۔۔

”مجھے گھٹن سی ہوتی ہے یہاں۔۔۔۔۔ بلال سے بار بار سامنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے میرے دل کے سارے زخم جوا بھی بھرے تک نہیں ہیں۔۔۔۔۔ مجھے واپس ہرے ہوتے محسوس ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ میں بلال کو بھول جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ اس لئی یہاں سے دور چلے جانے میں ہی۔۔۔۔۔ میری بہتری ہے۔۔۔۔۔“ طلیحہ رنجیدہ ہو کر بولی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ناچاہتے ہوئے بھی جھلک گئی تھی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”رو مت یار۔۔۔۔۔ خدا سب بہتر کرئے گا۔۔۔۔۔ دیکھنا تمہیں بلال سے کہیں بہتر ہمسفر ملے گا۔۔۔۔۔ جو تمہارا بہت خیال رکھے گا۔۔۔۔۔ بلال گدھے کی طرح نہیں۔۔۔۔۔ جو تمہیں ہر وقت اگنور کرتا رہتا تھا۔۔۔۔۔“ زرش اس کے آنسو۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ بڑے پیار سے بولی۔۔۔۔۔

”یہی تو سارا مسیٰ لہ ہے۔۔۔۔۔ اس دل کو وہ گدھا بلال ہی چاہیے۔۔۔۔۔“ طلحہ بلک کر روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

زرش اور آفرینش اسے یوں روتا دیکھ۔۔۔۔۔ خود بھی رونے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

سچی دوستی ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ کے اگر ایک غمزدہ ہو تو دوسرے کی آنکھیں اس کے غم میں برابر کی برستی ہیں۔۔۔۔۔

عزہ کے اپنی والدہ والے پروجیکٹ پر کام کرنے کی خبر جب توصیف صاحب کو سر عبدالرحمان نے دی۔۔۔۔۔ تو وہ غصے سے بھرا اٹھے۔۔۔۔۔

وہ عزہ سے بات کرنے خود ہاسٹل چلے آئی۔۔۔۔۔

”یہ میں کیسا سن رہا ہوں؟؟۔۔۔۔۔ تم abroad جانے کے بجائے اپنی موم کے ادھورے پروجیکٹ پر کام کرنے کی سوچ رہے ہو؟؟۔۔۔۔۔“ توصیف صاحب جب کمرے میں داخل ہوئے تو عتیق اور بلال لیٹے ہوئے تھے الگ الگ بیڈز پر۔۔۔۔۔ اور عزہ چچی ٹی پر بیٹھے اپنا اسائی منٹ کمپلیٹ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔ انھوں نے آتے ہی غصے سے بھرا کر پوچھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عتیق اور بلال انھیں غصہ میں دیکھ۔۔۔ فوراً سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔۔

”آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے۔۔۔“ عزہ کے نرمی سے کہتے ہی۔۔۔ بلال اور عتیق بھی حیرت سے اس کا چہرہ تنکے لگے۔۔۔

”پر کیوں؟؟؟۔۔۔ aboard جا کر پڑھنے کا موقع ہر کسی کو نہیں ملتا۔۔۔ یہ جانتے ہونا تم؟؟۔۔۔۔۔۔“

”ہاں میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔ یہ پروجیکٹ میری موم کا ہے۔۔۔ وہ اسے پورا کرنا چاہتی تھیں۔۔۔ آپ کو تو شاید یاد بھی نہ ہو۔۔۔ کتنی خوش تھیں وہ اس پروجیکٹ کو لے کر۔۔۔ یہ پہلا پروجیکٹ تھا ان کا۔۔۔ جو بغیر آپ کی مدد کے وہ پورا کرنے والی تھیں۔۔۔“ وہ روہانہ لہجہ میں گویا ہوا۔۔۔ اس کی نگاہوں میں۔۔۔ اپنی موم کا مسکراتا ہوا چہرہ گھومنے لگا تھا۔۔۔

”عزہ۔۔۔ تم جذباتی ہو کر فیصلہ کر رہے ہو۔۔۔ اس فیصلہ پر تمہارا پورا فیوچر ڈیپینڈ کرتا ہے۔۔۔“ توصیف صاحب اس کا جواب سن۔۔۔ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئے۔۔۔

”شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں جذباتی ہو کر سوچ رہا ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔ میرے لئی۔۔۔ میری موم کا ادھورا پروجیکٹ کمپلیٹ کرنا۔۔۔ دنیا کی سب سے بڑی فتح ہوگی۔۔۔ کیونکہ میں نے اس فیلڈ کا انتخاب کیا ہی اپنی موم جیسا قابل آرمیکٹ بننے کے لئی تھا۔۔۔ آپ پلیز مجھے نہ روکیں۔۔۔“ عزہ التجائی یہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔

کمرے میں کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

عزہ کا منت کرنا تو صیف صاحب پر اثر انداز ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ بنا کچھ کہے واپس چلے گئی تھیں۔۔۔۔۔
”تم واقعی نہیں جا رہے؟؟“ عتیق تو صیف صاحب کے جاتے ہی تیزی سے عزہ کے پاس آکر۔۔۔ تجسس سے
استفسار کرنے لگا۔۔۔

”ہاں بابا۔۔۔۔۔ اب لکھ کر دوں ایک ایک کو۔۔۔۔۔“ عزہ نے جھنجھلا کر جواب دیا۔۔۔
”مگر۔۔۔ آفرینش کا کیا؟؟۔۔۔ اسے پتا ہے تم abroad نہیں جا رہے؟؟“ عتیق کے سوال پر عزہ نے نفی میں
گردن کو جمبش دی۔۔۔۔۔

”میں ابھی اسے نہیں بتانا چاہتا۔۔۔۔۔ اگر میں نے اسے بتا دیا تو وہ بھی نہیں جائے گی۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا ایسا
ہو۔۔۔۔۔“ عزہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

”پر۔۔۔ کیا یہ ٹھیک ہو گا؟؟“ بلال نے ابرو اچکا کر۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔
”پتا نہیں۔۔۔ لیکن میں نہیں چاہتا وہ میری وجہ سے اپنے خوابوں کو چھوڑ دے۔۔۔ اور بعد میں پچھتاوے کا شکار
ہو۔“ عزہ کی بات سے عتیق بالکل متفق تھا۔۔۔ جبکہ بلال اعتراض ظاہر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

_*❤️❤️

وہ اپنے گھر پہنچی تو مبشرہ بیگم کو خفاء خفاء پایا۔۔۔ زونائی شہ نے بتایا کہ اس کی والدہ یونی گئی ہیں تھیں کچھ دنوں
پہلے۔۔۔ وہاں انھیں ڈیپارٹمنٹ کے چینج کرنے کا پتا چل گیا۔۔۔ وہ تب سے ہی بہت غصہ ہیں۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”امی۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھے آپ کو بتا کر کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مگر میں جانتی تھی اگر آپ کو بتایا تو آپ کبھی نہیں مانیں گی۔۔۔ صرف اس لئے آپ سے چھپایا۔۔۔“ وہ دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سجائے مبشرہ بیگم کے برابر میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔ معذرت طلب کرنے لگی۔۔۔

”کون امی؟؟۔۔۔ میں تمہاری امی نہیں ہوں۔۔۔ میں تو دشمن ہوں تمہاری۔۔۔ اور تمہارے برائٹ فیوچر کی۔۔۔“ مبشرہ بیگم خفگی سے بولیں۔۔۔

”امی ایسا تو نہ بولیں۔۔۔ میں واقعی شرمندہ ہوں۔۔۔ پر میں آرکیٹیکٹ نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔ مجھے اتنی خاص سمجھ بھی نہیں آتی تھی۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی۔۔۔ پر میرا دل نہیں لگتا تھا اس میں۔۔۔ میرے خواب ہمیشہ سے فیشن ڈیزائننگ سے وابستہ رہے ہیں۔۔۔ میں فیشن ڈیزائنر بننا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ میری مس سے بات کریں۔۔۔ مس زلیخہ سے۔۔۔ وہ آپ کو بتائیں گی میں کتنی قابل اسٹوڈنٹ ہوں اس فیلڈ میں۔۔۔ جبکہ آرکیٹیکٹ کی کلاس میں سر عبدالرحمان کبھی satisfy نہیں ہوتے تھے میرے اسائنمنٹس یا ماڈلز سے۔۔۔۔۔ امی زندگی بار بار نہیں ملتی۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے میرے خوابوں میں رنگ بھرنے دیں۔۔۔ مجھے وہ بنیں دیں جس کی چاہت میں رکھتی ہوں۔۔۔ جس کے خواب دیکھتے ہوئے میں بڑی ہوئی ہوں۔۔۔ پلیز امی۔۔۔ مجھے میرے خوابوں کو جی لینے دیں۔۔۔“ آفرینش ان کا ہاتھ پکڑ کر منتی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔ اس کے کہے جملے مبشرہ بیگم پر آشکار کر رہے تھے کے آفرینش کس قدر سنجیدہ ہے اپنے خوابوں کو لے کر۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ٹھیک ہے۔۔۔ بن جاؤ فیشن ڈیزائنر۔۔۔ پر میں بتا دوں۔۔۔ محلے کی آن پڑھ عورتوں نے تمہیں صرف سیلائی کرنے والی درزن بلانا ہے۔۔۔“ مبشرہ بیگم کے لہجے میں اب تھوڑی لچک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی آفرینش مسکرا دی۔۔۔

”مجھے ایک اور بات آپ سے شیئر کرنی تھی“ آفرینش کے کہتے ہی مبشرہ بیگم اس کی جانب موڑ کر۔۔۔

”اب کونسا دھماکا کرنے والی ہو؟؟؟“ وہ بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگیں

”منگنی کا۔۔۔“ آفرینش نے آنکھیں میچتے ہوئے۔۔۔ دیکھنے سے کہا۔۔۔

”کیا؟؟؟ کیا کہا تم نے؟؟۔۔۔“ مبشرہ بیگم کو اپنے کانوں کی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ دوبارہ تصدیق کرنے کے لئے پوچھنے لگیں۔۔۔

”میں۔۔۔ میں۔۔۔ میں نے سینئر عزمہ سے منگنی کر لی ہے۔۔۔“ مبشرہ بیگم کا ری۔ ایکشن دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔ بڑی ہمت کر کے جملہ ادا کیا۔۔۔

”آفری۔۔۔ مجھے لگتا تھا میری آفری بڑی بھولی ہے۔۔۔ بڑی بے وقوف۔۔۔ پر شکر ہے تم نے لڑکا تو اچھا پسند کیا“ مبشرہ بیگم ایک گہری سانس بھر کر۔۔۔ خوش ہوتے ہوئے بولیں۔۔۔

”کیا؟؟؟ آپ غصہ نہیں ہیں؟؟۔۔۔“ آفرینش الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

”غصہ ہوں۔۔۔ بالکل ہوں۔۔۔ مگر لڑکے کا نام سن کر غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے میرا۔۔۔ عزمہ پیٹنگ ماسٹر تو صیف صاحب کا بیٹا ہے نا؟؟۔۔۔ جو بہت امیر ہیں؟؟“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”جی امی۔۔۔ انھی کا بیٹا ہے۔۔۔“

”چلو۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ میں راضی ہوں۔۔۔“ وہ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔ مرے مرے لہجے میں بولیں۔۔۔
”آپ واقعی اتنی آسانی سے مان گئی ہیں؟؟“ آفرینش حیرت کے غوطے کھا رہی تھی مبشرہ بیگم کے اتنی جلدی
راضی ہو جانے پر۔۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ کیوں؟؟۔۔۔ مجھے راضی نہیں ہونا چاہیے؟؟۔۔۔“ وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔۔

”نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ بس آپ اتنی جلدی مان گئی ہیں۔۔۔ اس لئے
حیرت ہو رہی ہے۔۔۔“ آفرینش الجھے پن سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

”اتنے دھماکے تم نے کئے ہیں سوچ رہی ہوں ایک میں بھی کر دوں۔۔۔“ مبشرہ بیگم مسکراتے ہوئے
بولیں۔۔۔

”کیسا دھماکا؟؟“ وہ تجسس میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”توصیف صاحب اور ان کی بیگم خود آئے تھے تمہارا رشتہ لے کر۔۔۔ تمہارے ابو اور میں نے ہاں کر دی
ہے۔۔۔ مگر مجھے نہیں پتا تھا ہمارے ہاں کرنے سے پہلے ہی تم دونوں منگنی کر چکے ہو۔۔۔۔۔“ مبشرہ بیگم کے کہتے
ہی وہ خوشی سے دودو فٹ اچھلی تھی۔۔۔۔۔

”سین ئی نے شادی کے لئے پرپوز کرنے کے ساتھ ساتھ منگنی کی انگوٹھی پہنا دی تھی۔۔۔ میں کیسے منع
کرتی انھیں۔۔۔۔۔“

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”ہم۔۔۔ مگر تمہارے ابو نے باقاعدہ بڑی منگنی کا کہا ہے۔۔۔۔“

”اچھا۔۔ تو سرنے کیا کہا؟؟“

”کہنے لگے۔۔۔ ابھی ان کا بیٹا پڑھنے باہر ملک جا رہا ہے۔۔۔ جب واپس آئیے گا تو بھاری منگنی کر لیں

گے۔۔۔ اور شادی کی تاریخ بھی تبھی ڈیسیائیڈ کریں گے۔۔۔“ مبشرہ بیگم کے کہتے ہی آفرینش خوشی کے مارے ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔

”ارے ہاں۔۔۔ باہر ملک جانے سے یاد آیا۔۔۔ میں بھی امریکہ جا رہی ہوں۔۔۔ ایک سال کے لئیے۔۔۔ یونی کی طرف سے۔۔۔۔“

آفرینش نے مانو مبشرہ بیگم کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔۔

”کیا کیا کیا؟؟۔۔۔ کہاں جا رہی ہو تم؟؟“

”امریکہ۔۔۔ امی۔۔۔۔“ وہ خوش ہو کر بولی۔۔۔۔

”تم امریکہ جا رہی ہو پڑھنے؟؟“ مبشرہ بیگم کو اپنے کانوں پر ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

”جی امی۔۔۔۔ وہ بھی اپنی قابلیت پر جا رہی ہوں میں۔۔۔ کسی کی سفارش پر نہیں۔۔۔۔“ آفرینش فخریہ کہنے لگی۔۔۔۔

”اللہ۔۔۔۔ تجھے ڈھیروں کامیا بیاں نصیب کرے۔۔۔۔“ ان کی آنکھیں خوشی سے بھر آئی تھیں۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

مبشرہ بیگم شروع سے ہی آفرینش کے برائٹ فیوچر کو لے کر بہت پریشان رہا کرتی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ بھولی سی لڑکی اسکول لائی ف سے ہی پڑھائی میں بہت کمزور تھی۔۔۔

لیکن آج اپنی بیٹی کو کامیابی کی سیڑھیاں چڑتا دیکھ۔۔۔ ان کا دل بھر آیا تھا۔۔۔ انھوں نے خوشی سے اپنی بیٹی کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔۔

*****_-----*****_-----❤️❤️

وہ ایئر پورٹ پر پہنچ گئی تھی۔۔۔ وہاں عزہ کو نہ پا کر وہ پریشان ہو گئی۔۔۔۔۔
”ہیلو۔۔۔ سینئی کہاں ہیں آپ؟؟۔۔۔۔۔“ آفرینش کے سوال پر وہ بہت مشکل سے خود کو بکھرنے سے روکنے لگا۔۔۔۔۔

”میری بات غور سے سنو۔۔۔ مجھے آنے میں دیر ہو جائے گی۔۔۔ تم چلی جاؤ۔۔۔۔۔“
”کیا مطلب؟؟ میں سمجھی نہیں۔۔۔۔۔“ وہ نا سمجھی سے پریشان ہو کر بولی۔۔۔۔۔
”آفری تم جاؤ۔۔۔۔۔ باقی باتیں۔۔۔ تمہارے امریکہ پہنچنے کے بعد کریں گے۔۔۔۔۔“ عزہ نے غمگین لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

دل سے تو وہ بھی خواہش رکھتا تھا آفرینش کے ساتھ جانے کی۔۔۔ مگر اپنی والدہ کا پروجیکٹ پورا کرنا بھی اس کا خواب تھا۔۔۔ جسے وہ کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔۔
”کیا آپ نہیں آرہے؟؟۔۔۔۔۔“ آفرینش الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔“ عزہ کے کہتے ہی آفرینش نے سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

”کہاں ہیں آپ اس وقت؟؟۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔ آپ اس طرح مجھے اکیلا کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔ ہم نے ڈیسائیڈ کیا تھا ہم ساتھ جائیں گے۔۔۔“ آفرینش کو زبردست جھٹکا لگا تھا عزہ کی بات سن کر۔۔۔ وہ بے تابی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

”ارے بیٹا۔۔۔ سوئمنگ پول سے تھوڑا دور ہٹ جاؤ۔۔۔“ عزہ کے پیچھے سے آنے والی آواز آفرینش کے کان کھڑے کر گئی تھی۔۔۔

”آپ ابھی تک یونی میں ہیں؟؟۔۔۔“

”میں نے کہا ناں تم جاؤ۔۔۔ ہم بعد میں بات کریں گے۔۔۔“ عزہ نے سخت لہجے میں کہ کر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

عزہ دل ہی دل بہت غم زدہ ہو گیا تھا۔۔۔

”آپ کیوں نہیں جارہے؟؟“ وہ سر جھکائے سوئمنگ پول کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔ آفرینش کی آواز جب کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ حیرت سے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

”تم یہاں کیسے؟؟“ عزہ حیرت سے۔۔۔

”پہلے آپ میرے سوال کا جواب دیں۔۔۔ آپ میرے ساتھ کیوں نہیں جارہے؟؟“ آفرینش بری طرح الجھی ہوئی تھی

”آفری میں نے کہاناں تم جاؤ۔۔۔ ہم بعد میں بات کریں گے۔۔۔“ عزہ کھڑے ہو کر۔۔۔ تھل سے گویا ہوا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ مجھے ابھی جاننا ہے۔۔۔ آخر چل کیا رہا ہے؟؟۔۔۔ آپ کیوں نہیں جا رہے میرے ساتھ؟؟۔۔۔“ وہ بڑے اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

”آفری۔۔۔ میرے پاس ابھی تمہارے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ تمہارے خواب تمہارے منتظر ہیں۔۔۔ انھیں تھام لو۔۔۔“ عزہ نے کرب بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

”اووو۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔۔ شاید آپ کو مشعل کی باتیں ٹھیک لگنے لگیں ہیں۔۔۔ میں بھی ناں۔۔۔ بالکل بے وقوف ہوں۔۔۔ میں نے کیسے سوچ لیا کہ آپ جیسا حسین و جمیل لڑکا جو ہر چیز میں اول ہے۔۔۔ وہ مجھ جیسی معمولی سی دکھنے والی لڑکی کو پسند کرے گا۔۔۔ آپ کو احساس ہو گیا ہو گا کہ میں آپ کے قابل نہیں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ضرور یہی وجہ ہوگی۔۔۔ آپ مجھ سے پیچھا چھڑانے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔ اور میں۔۔۔ پانگلوں کی طرح ایئر پورٹ سے بھاگی چلی آئی آپ کی خاطر۔۔۔“ آفرینش شروع سے ہی خود کو عزہ کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

سو ہا کا بار بار اسے ذلیل کرنا۔۔۔ اسے احساس کمتری کی اتھا گہرائیوں میں اتار گیا تھا۔۔۔ عزہ نے تو کبھی اس نظر سے سوچا تک نہ تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

وہ آفرینش کی باتیں سن حیران و پریشانی کے عالم میں نفی میں گردن ہلاتے ہوئے۔۔۔ کھڑا ہوا۔۔۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔“ عزہ اسے سمجھانے کے لیے جیسے ہی ایک قدم آگے بڑھاتا ہے۔۔۔

وہ دو قدم پیچھے لیتے ہوئے۔۔۔ ”ایسا ہی ہے۔۔۔ آپ شرمندگی محسوس کر رہے ہیں میرا انتخاب کر کے۔۔۔“ وہ بغیر پیچھے دیکھے۔۔۔ قدم لے رہی تھی۔۔۔

”میری بات سنو۔۔۔ تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔“ عزہ اس کا ہاتھ پکڑنے کی غرض سے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی۔۔۔ میں سمجھ چکی ہوں۔۔۔ آپ پچھتا رہے ہیں مجھ سے منگنی کر کے۔۔۔ آپ۔۔۔“ عزہ کے ایک قدم اور اس کی جانب بڑھاتے ہی وہ پھر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔ یہاں تک کہ وہ سوئمنگ پول سے ایک قدم کی دوری پر رہ گئی۔۔۔

”یار۔۔۔“ عزہ نے دیکھ لیا تھا کہ آفرینش اور سوئمنگ پول میں ایک قدم کا فاصلہ رہ گیا ہے۔۔۔ اسے بچانے کے لئے جب ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔ تو آفرینش اس سے دور ہٹنے کی نیت سے ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔ اگلے لمحے وہ سوئمنگ پول میں گر چکی تھی۔۔۔

عزہ اسے نکالنے کے لئے خود بھی سوئمنگ پول میں چھلانگ لگا دیتا ہے۔۔۔

”چھوڑ دیں مجھے۔۔۔ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں۔۔۔“ عزہ نے جیسے ہی اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔۔۔ وہ غصے سے کہہ کر۔۔۔ عزہ کو خود سے دور دھکیلنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟“ طلیحہ بلال کو دیکھ۔۔۔ حیران ہو کر گویا ہوئی۔۔۔

”تمہیں روکنے آیا ہوں۔۔۔“ وہ بڑی مشکل سے ایک گہرا سانس بھر کر۔۔۔ کہنے لگا۔۔۔

”تم مجھے روکنے آئی ہو؟؟۔۔۔ وہ کیوں؟؟؟“ طلیحہ اس کا جواب سن کر حیرت کے غوطے کھانے لگی۔۔۔

”کیونکہ۔۔۔ تم میری دوست ہو۔۔۔ بچپن کی دوست۔۔۔ پوری دنیا میں واحد ایک لڑکی جو مجھے سمجھتی

ہے۔۔۔۔۔ جسے اگر آج میں نے جانے دیا تو میں دنیا کا سب سے بڑا بے وقوف ہوں گا۔۔۔“ بلال آنکھوں میں

آنکھیں ڈال۔۔۔ محبت سے گویا ہوا۔۔۔

”دوست۔۔۔ مگر میں تمہاری دوست بن کر نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ سو۔۔۔ مجھے مت روکو۔۔۔“ طلیحہ اس کا پورا

جواب تحمل سے سننے کے بعد۔۔۔ افسردگی سے بولی۔۔۔

”پلیز رک جاؤ۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم سے محبت کرنا۔۔۔ پردل پر زور نہیں چلتا۔۔۔ مجھے تھوڑا وقت دے

دو۔۔۔۔۔ اس طرح مت جاؤ۔۔۔“ بلال نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا منتی لہجہ بھی طلیحہ کو

روکنے میں ناکام تھا۔۔۔۔۔

وہ ٹیکسی میں بیٹھنے لگی تھی۔۔۔

”پلیز یار۔۔۔ مت جاؤ۔۔۔ میں اپنی محبت کھو چکا ہوں۔۔۔ اب دوست نہیں کھونا چاہتا۔۔۔“ بلال آخری بار

کوشش کر رہا تھا اسے روکنے کی۔۔۔۔۔

مگر طلیحہ نہ رکی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بلال اسے جانتا ہوا۔۔۔ ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ دیکھتا رہا۔۔۔

اسے خود سے دور جاتا دیکھ۔۔۔ شدت سے کربِ محبت جاگا۔۔۔

آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر۔۔۔ جب چہرے پر گرا۔۔۔ تو بلال اسے پوچھ کر۔۔۔ اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔

آفرینش کیا گئی۔۔۔ عزم کے چہرے سے تو مانو مسکراہٹ ہی غائب ہو گئی ہو۔۔۔

ایک سال ہونے کو آ رہا تھا۔۔۔

اس دوران عزم نے ذرا بھی کوشش نہ کی آفرینش سے رابطہ کرنے کی۔۔۔

ہاں البتہ۔۔۔ اس کے فیس۔ بک پر ہونے والی پوسٹیں باقاعدگی سے دیکھتا۔۔۔

”عزم بیٹا۔۔۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔“ شمر وز صاحب نے عزم کو الگ سے اپنے آفس میں بلا کر

رشتہ کی بات کرنا چاہی۔۔۔

”جی سر۔۔۔“ وہ چیئی رپر بیٹھتے ہوئے۔۔۔

”بیٹا تمہیں میری بیٹی انوشہ کیسی لگتی ہے؟؟“ ان کا سوال سنتے ہی عزم بری طرح چونکا تھا۔۔۔

”ڈیڈ۔۔۔“ انوشہ بھی عزم کے ساتھ پر وجیکٹ میں کام کر رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی شمر وز صاحب کی بات اس کے

کانوں کی سماعت سے ٹکرائی وہ زور سے اعتراضاً بولی۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ آنکھیں دیکھا کر خاموش رہنے کا اشارہ بھی

کر رہی تھی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں عزه کے سامنے۔۔۔۔“ عزه نے انوشہ کو ایک بار حیرت سے دیکھا۔۔۔ جیسے اس سے کہ رہا ہو۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔ بغیر شمر وز صاحب کی بات کا جواب دیے۔۔ عزه وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔ اس کے جاتے ہی انوشہ اپنے ڈیڈ کے پاس آکر۔۔۔ غصے سے بولی۔۔۔

”شرمندہ ہونے والی کیا بات تھی اس میں۔۔۔ مجھے عزه بہت پسند ہے تمہارے لئی۔۔۔“ شمر وز صاحب نرمی سے کہنے لگے۔۔۔

انوشہ واقف تھی کہ عزه کے دل میں صرف اور صرف آفرینش بسی ہوئی ہے۔۔۔ اس کے جانے کے بعد۔۔۔ وہ کبھی مسکرایا تک نہیں۔۔۔۔

”پر مجھے نہیں پسند۔۔۔“ انوشہ غصے سے دو ٹوک انداز میں بول کر باہر کی جانب چل دی۔۔۔

-----**❤️❤️❤️❤️❤️

وہ یونی آر ہی تھی کے راستے میں عتیق روڈ پر کھڑا نظر آیا۔۔۔

”اووو۔۔۔ انوشہ تم۔۔۔“ عتیق کا چہرہ کھل اٹھا تھا اسے دیکھتے ہی۔۔۔

”مم۔۔۔ تمہاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہو رہی ہیں؟؟“ انوشہ اسکی تھکی تھکی سرخ آنکھیں دیکھ۔۔۔ تجسس

سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

READERS CHOICE

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”وہ۔۔۔ پہلی نائیٹ ڈیوٹی کی۔۔۔ پھر صبح یونی۔۔۔ یونی سے فری ہو کر پارٹ ٹائی م جاب پر چلا گیا۔۔۔ اب وہیں سے لوٹ رہا ہوں۔۔۔ رات جاگنے کی وجہ سے شاید آنکھیں لال ہو گئی ہوں۔۔۔“ عتیق کے چہرے پر تھکن جھلک رہی تھی۔۔۔ اس کے باوجود چہرے پر پیاری سی مسکان سجا کر کہنے لگا۔۔۔

”اتنی محنت کیوں کرتے ہو تم؟؟۔۔۔“

”کیونکہ مجھے یونی کی فیس بھرنی ہوتی ہے۔۔۔ تھوڑا کن ذہن ہوں اس لئے اسکا لرشپ حاصل نہیں کر پاتا۔۔۔“ انوشہ بہت امیر خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔۔۔ جب سے یہ بات عتیق کے علم میں آئی تھی۔۔۔ اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ لیا تھا۔۔۔

عتیق نارمل فیملی سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔ یونی کی فیس ادا کرنے کے لئے بھی بڑی محنت کرتا۔۔۔۔۔ کبھی پھولوں کے اسٹال لگاتا۔۔۔ تو کبھی کسی اسٹوڈنٹ کا ماڈل بن کر پیسے کماتا۔۔۔

وہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی بغیر شرمائے فخر سے کرتا تھا۔۔۔

اور یہی اس کی ادا انوشہ کے دل کو لگ گئی تھی۔۔۔

”اچھا۔۔۔ تو ابھی یونی جا رہے ہو؟؟“ انوشہ نے نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

”ہاں۔۔۔“ وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

”میں بھی یونی جا رہی ہوں۔۔۔ ساتھ چلیں؟؟۔۔۔“ انوشہ کے پوچھتے ہی۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کا حسین چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔ تم اپنی کار میں جاؤ۔۔۔ میں تو پیدل جاؤں گا۔۔۔ وہ کیا ہے ناں۔۔۔ آج صبح مارنگ واک کرنے کا موقع نہیں ملا ہے۔۔۔ تو سوچ رہا ہوں ابھی کر لوں۔۔۔“ اسے پیدل جانا گوارا تھا مگر انوشہ کی بڑی سی کار میں بیٹھنا نہیں۔۔۔

وہ کہہ کر ابھی کچھ قدم ہی چلا تھا۔۔۔ کے اسے کسی کی پیچھے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ جیسے ہی موڑا۔۔۔ حیرت سے اس کا مسکراتا ہوا سراپا دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ انوشہ اپنی کار سے اتر کر عتیق کے پیچھے پیدل چلی آئی تھی۔۔۔۔۔

”آج میں نے بھی واک نہیں کی ہے۔۔۔ چلو ساتھ کر لیتے ہیں۔۔۔“ انوشہ مسکراتے ہوئے کہہ کر اگے چلنے لگی۔۔۔۔۔

”کیا؟؟؟۔۔۔ رک کیوں گئی۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔“ وہ تو مارے شاکڈ کے بت بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ انوشہ پیچھے موڑ کر۔۔۔ اسے بلانے لگی۔۔۔ جس پر وہ سر کھجاتے ہوئے۔۔۔ بے یقینی کے عالم میں۔۔۔ اثبات میں سر ہلا کر انوشہ کے پیچھے مسکراتے ہوئے چلنے لگا۔۔۔۔۔

”سوچ رہی ہوں۔۔۔ کیوں ناں زندگی بھر ساتھ چلنے کا فیصلہ کر لیں۔۔۔“ عتیق اس کی بات سنتے ہی مزید شاکڈ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

”کیا؟؟؟۔۔۔“ وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم مجھے آج شکڈ پر شکڈ دے رہی ہو۔۔۔ پہلے والے سے تو میں ابھی تک ٹھیک طرح نکل نہیں سکا۔۔۔ کے تم نے دوسرا اس سے بھی بڑا دے دیا۔۔۔ تھوڑا خیال کرو میرے دل کا۔۔۔ کہیں خوشی سے ہارٹ فیل نہ ہو جائے۔۔۔“ وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔ بے یقینی سی نظریں اس کے وجود پر ڈالے گویا ہوا۔۔۔

”چلو۔۔۔ تو پھر میں انتظار کر لیتی ہوں۔۔۔ تمہارے شکڈ سے باہر آنے کا۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ فدا فدا نظروں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے بولی۔۔۔

”میں مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتا ہوں۔۔۔

۔۔۔ مجھے ابھی بہت محنت کرنی ہے اپنا فیوچر بنانے کے لئی۔۔۔ سوچ لو۔۔۔ انتظار کر سکتی ہو؟؟“ عتیق سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

”ہم۔۔۔ سوچ لیا۔۔۔ انتظار کی بجائے میں ساتھ دینا چاہوں گی۔۔۔ کیا تم میرا ساتھ قبول کرؤ گے؟؟“ انوشہ نے ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

عتیق کا دل خوشی سے بھر آیا تھا۔۔۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہاتھ تھام لیا۔۔۔

****_*****❤️❤️❤️❤️

طلیحہ کی کال پر بلال کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

وہ عزم سے بلکل لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

”عزم۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔۔“ طلیحہ نے جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کیوں؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟“ عذہ نا سمجھی سے۔۔۔

”یار۔۔۔ میں کسی گاؤں میں نہیں رہ رہی۔۔۔ میں۔۔۔ شہر میں ہی رہ رہی ہوں۔۔۔ یہاں پر بھی سب کچھ ملتا ہے۔۔۔ تم مجھے کیوں دوائیاں، بیوٹی پروڈکٹس، پھل اور سبزیاں بھیج رہے ہو؟؟۔۔۔“ طلیحہ کی بات سن وہ چونکا تھا۔۔۔

عذہ اس سے پہلے انکار کرتا بلال اشارے سے دونوں ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگا۔۔۔ کے طلیحہ کو نہ بتائے کے وہ سارا سامان میں بھیجتا ہوں۔۔۔۔

عذہ کو اس پر ترس آ گیا تھا۔۔۔۔

اسکی طلیحہ سے محبت اب عذہ کو نظر آنے لگی تھی۔۔۔

”اچھا۔۔۔ میں اب خیال رکھوں گا۔۔۔ اگر تمہیں کچھ اور چاہیے تو بتا دو۔۔۔ میں وہ سامان بھیج دوں گا۔“

”نہیں۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔۔۔ یہاں سب کچھ ملتا ہے۔۔۔“ طلیحہ نے کہہ کر فون کاٹ دیا تھا۔۔۔

”یار۔۔۔ دوائیاں اور سبزیاں کون بھیجتا ہے؟؟“ عذہ کہہ کر مزاق اڑانے لگا۔۔۔۔ آفرینش کے جانے کے بعد

یہ پہلی بار تھا کہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

”مجھے فکر ہو رہی تھی۔۔۔ پتا نہیں وہاں کچھ ٹھیک سے کھاتی پیتی ہے یا نہیں۔۔۔ اس لڑکی۔۔۔ اور تم میری

حالت پر ہنسنا بند کرو۔۔۔۔“ بلال کی بات سن کر عتیق تو لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔۔۔

”مبارک ہو جی۔۔۔ مبارک۔۔۔“ عتیق بلال کے گلے لگتے ہوئے۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”کس بات کی؟؟“ وہ الجھ کر۔۔۔

”کے تم جیسے خود غرضوں کو بھی کسی کی پرواہ ہوئی ہے۔۔۔ لگتا ہے سینے میں ایک عدد دل آگیا ہے۔۔۔“ عتیق بھلے ہی مزاق کر رہا تھا۔۔۔ مگر بات سچ تھی۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ اسے خود سے زیادہ کسی اور کی پرواہ ہونے لگی تھی۔۔۔

۔۔۔ کامیابیوں کی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد۔۔۔ وہ آج واپس لوٹ رہی تھی۔۔۔
عزہ تیزی سے آفس سے نکل گیا تھا۔۔۔ وہ ایئر پورٹ پہنچ کر کال ملاتا ہے۔۔۔
”ہیلو۔۔۔ کہاں ہو؟؟“ میں ایئر پورٹ پہنچ گیا ہوں۔۔۔“ عزہ مقابل کو بتانے لگا۔۔۔
”میں ایئر پورٹ پر ہی ہوں۔۔۔“ آفرینش بھی اپنے سیل پر مقابل کو اطلاع دینے لگی۔۔۔
”ویٹ۔۔۔ میں۔۔۔“ الفاظ بولتے بولتے حلق میں ہی رہ گئے۔۔۔ جب سامنے وہ حسن سراپا سیل کانوں پر لگائے
۔۔۔ سفید پینٹ کوٹ۔۔۔ اور کھلی آبخار میں سامنے کھڑی نظر آئی۔۔۔
عزہ کی مانوسا نسیم تھم گئی ہیں ہوں۔۔۔

ایک سال بعد دیکھا تھا آج اس کی ترسی ہوئی ہے آنکھوں نے اس دشمن جاں کو۔۔۔
آفرینش کا حال بھی عزہ سے جدا نہ تھا۔۔۔ اس کی ترسی نگاہیں آج ایک سال بعد جا کر یارِ حُسن سے سیراب ہوئی ہیں تھیں۔۔۔

”آپ کو کیسے پتا کہ میں آرہی ہوں؟؟“ آفرینش حیرت سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔۔۔ برو۔۔۔ تم اچانک سے خاموش کیوں ہو گئی؟؟۔۔۔“ کیم کہتے ہوئے عزہ کے پاس آیا۔۔۔

عزہ اصل میں اپنے پروجیکٹ کے لئیے کیم کو لینے ایئر پورٹ آیا تھا۔۔۔

جو امریکہ سے آفرینش کی فلائٹ میں ہی آیا تھا۔۔۔

آفرینش کو خود پر بہت غصہ آیا۔۔۔ جب اس نے کیم کو دیکھا۔۔۔

”اف۔۔۔ بے وقوف آفری۔۔۔“ وہ خود کو اپنی خوش فہمی پر ملامت کرنے لگی۔۔۔

”امی۔۔۔ کہاں ہیں آپ؟؟۔۔۔ میں ویٹ کر رہی ہوں“ آفرینش اپنی جھجک مٹانے کے لئیے۔۔۔ تیزی

سے سیل کان پر لگا کر بات کرنے لگی۔۔۔۔

”آفری اچانک سے آرڈر آ گیا ہے۔۔۔ تم ایک کام کرو خود ہی ٹیکسی لے کر آ جاؤ“

”امی۔۔۔ آپ ہر بار میرے ساتھ ایسا ہی کرتی ہیں۔۔۔“ وہ منہ بسورتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

”تم میرے ساتھ چل سکتی ہو۔۔۔ میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا۔۔۔“ عزہ نے لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

”نہیں۔۔۔ میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔“

”ارے آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟؟؟“ کیم کے کہتے ہی آفرینش نے انکار میں اور عزہ نے اثبات میں سر

ہلایا تھا۔۔۔

”میری بہت پرانی دوست ہیں یہ۔۔۔ مس آفرینش۔۔۔“ عزہ نے دوست کا لفظ دل پر پتھر رکھ کر ادا کیا

تھا۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”او۔۔۔ اگر آپ عزہ کی دوست ہیں۔۔۔ تو میری بھی دوست ہوئی ہیں۔۔۔ چلیں ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔“ کیم نے مسکراتے ہوئے کہا تو آفرینش انکار نہ کر سکی۔۔۔ عزہ آفرینش کے راضی ہونے پر مسکرا نے لگا تھا۔۔۔ وہ دونوں آفرینش کو چھوڑنے گھر پہنچے۔۔۔ تو مبشرہ بیگم نے اپنے ہونے والے دما ت کو کھانے کے لئی روک لیا۔۔۔

”یہ کس کا کمرہ ہے؟؟“ زونائی شہ عزہ کو پورا گھر دیکھانے لگی۔۔۔ عزہ نے ہر چیز pink رنگ میں دیکھ کر تجسس سے پوچھا۔۔۔

”آفری کا۔۔۔ رکیں۔۔۔ میں آپ کو ایک جادوئی دراز دیکھاتی ہوں۔۔۔“ زونائی شہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آفرینش کی الماری تک لے گئی۔۔۔ اس نے الماری کی دراز کھول کر عزہ کے سامنے کر دی۔۔۔ ”یہ سب کیا ہے؟؟“ وہ دراز میں موجود سامان دیکھ حیرت میں رہ گیا تھا۔۔۔ وہ صرف سامان نہیں تھا آفرینش کی محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔

عزہ سے منسلک چیزیں۔۔۔ اس دراز میں سلیقے سے سجی ہوئی تھیں۔۔۔

عزہ کی دی ہوئی چھتری
ایک پیپر۔۔۔ جس پر عزہ نے سب سے پہلی بار اسے میتھ کا سوال سمجھایا تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

کچھ Chalks جنہیں عزمہ پڑھاتے ہوئے استعمال کر کے۔۔۔ چھوٹی ہو جانے پر پھینک دیتا تھا۔۔۔ وہ دیوانی انہیں بھی اٹھلاتی تھی۔۔۔۔

ایک ڈرائنگ بک۔۔۔ جس میں عزمہ نے اس کی پینٹنگ کلاس میں غلطیاں نکالی تھیں۔۔۔۔
گڈ لک میسج کا کارڈ۔۔۔ جو عزمہ اس کے لئے چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ اور چیزیں دیکھ ہی رہا تھا کہ آفرینش کمرے میں آگئی۔۔۔۔
عزمہ کا بلا اجازت اس کا سامان دیکھنا۔۔۔ اسے غصہ دلا گیا تھا۔۔۔۔
”آپ نے کس کی اجازت سے میری الماری کھولی؟“ آفرینش غصے سے پھر کر بولی۔۔۔۔
”ہاں۔۔۔ میں منع بھی کر رہی تھی۔۔۔ پر خود ہی کھول لی انہوں نے۔۔۔“ زونائی شہ آفرینش کا غصہ دیکھ۔۔۔۔ سارا الزام عزمہ پر ڈال کر خود معصوم بن کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔
”کیا؟؟؟“ عزمہ اس پر زونائی شہ کو دیکھ۔۔۔ احتجاجاً بول پڑا۔۔۔۔

”ہاں۔۔۔ میں نے منع کیا تھا۔۔۔ پر جی جاجی مانے ہی نہیں۔۔۔“ زونائی شہ کی بات سن۔۔۔ عزمہ سر پیٹ رہا تھا۔۔۔۔
”ہماری منگنی ٹوٹ چکی ہے کیا بھول گئی ہیں آپ؟؟۔۔۔ بلا اجازت میری دراز میں گھسنے کا حق آپ کو کس نے دیا؟؟۔۔۔۔“

”وہ۔۔۔ میں۔۔۔۔“ عزمہ نے پہلی بار اسے اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ ڈر گیا تھا۔۔۔۔ زبان بھی ڈر کے مارے ساتھ چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میرے گھر والے آپ کو ابھی تک میرا منگیترا سمجھ رہے ہیں۔۔۔ اس کا ناجائز زفائی دہنہ اٹھائی یں۔۔۔ میں بہت جلد انھیں منگنی ٹوٹنے کا بتا دوں گی۔۔۔ بلکہ اب تک آپ نے سب کو کیوں نہیں بتایا؟؟“ وہ ابرو اچکا کر۔۔۔ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

”کیونکہ میں تم سے ایک بار بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔“

”مگر مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ اور آپ پلیز میرے کمرے سے باہر نکلیں۔۔۔ اور تم بھی

زونا شہ۔۔۔“ اس نے غصے سے دونوں کو کمرے سے باہر کر دیا تھا۔۔۔۔

”تمھاری بہن تو غصے میں بہت خطرناک ہے۔۔۔“ عزہ اپنی پیشانی پر آتا ہوا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

”ہمم۔۔۔ یہ تو ہے۔۔۔“ زونا شہ اس کی بات سے بالکل متفق تھی۔۔۔۔

”ویسے۔۔۔ آپ کی منگنی ٹوٹ چکی ہے آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔ آپ کی وجہ سے دونوں کو ذلیل ہونا

پڑا“ زونا شہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”سوری۔۔۔“ عزہ نے معافی طلب کی۔۔۔۔

”ہمم۔۔۔ کیا آپ نے میری بہن کا دل دکھایا ہے؟؟“

”میں چاہتا نہیں تھا۔۔۔ انجانے میں دکھا بیٹھا۔۔۔“ عزہ افسردگی سے گویا ہوا۔۔۔ اس کا چہرہ اسکے کرب کا پتا

دے رہا تھا۔۔۔۔

”چلیں۔۔۔ تو پھر آگے کا کیا پلین ہے؟؟“ وہ بے تابی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تمھاری بہن کو منانے کا۔۔۔ اور منگنی واپس کرنے کا۔۔۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

*****~*****

زرش کمرے میں اداس چہرہ بنائے داخل ہوئی۔۔۔ اسے آج طلحہ اور آفرینش کی شدت سے یاد آرہی تھی۔۔۔
”ارے۔۔۔ اتنا اداس چہرہ بنا کر کیوں پھر رہی ہو؟؟“ جیسے ہی زرش کے کانوں سے آفرینش کی آواز ٹکرائی۔۔۔ وہ خوشی سے بیڈ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

”لگتا ہے اسے ہمارا سرپرائز پسند نہیں آیا۔۔۔“ طلحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔
”تم دونوں۔۔۔ ایک ساتھ۔۔۔ واوووو“ زرش خوشی کے مارے پھولے نہیں سہا رہی تھی۔۔۔ وہ تیزی سے آکر طلحہ کے گلے لگی۔۔۔

”کیسا لگا ہمارا سرپرائز؟؟“ طلحہ کے گلے لگتے ہی اس نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ آفرینش بھی ان دونوں سے آکر چپک گئی تھی۔۔۔ زرش کو چپ کرانے کے بجائے وہ دونوں بھی رونا شروع ہو گئیں
تھیں۔۔۔۔۔ آفرینش نے زرش کے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

”بہت اچھا۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔ میں بتا نہیں سکتی۔۔۔ میں کتنا اکیلی ہو گئی تھی تم دونوں کے

بغیر۔۔۔۔۔“ زرش کے آنسوؤں نے کانام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔۔
”پتا ہے ہمیں۔۔۔۔۔ تبھی تو یہ سرپرائز پلین کیا ہم دونوں نے مل کر۔۔۔۔۔“ طلحہ اسے زور سے باہوں کے حصار میں جکڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”بلال تجھے پتا ہے طلیحہ آئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ صبح میں نے اسے یونی کے مین گیٹ سے داخل ہوتے دیکھا

تھا۔۔۔۔۔“ عتیق کے بتاتے ہی اس کا دل ملنے کے لئی بے چین ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

”میں ابھی اس سے مل کر آتا ہوں۔۔۔“ بلال اپنا اسائنمنٹ چھوڑ کر تیزی سے باہر کی جانب لپکا۔۔۔۔۔

”تم نے اپنے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی؟؟۔۔۔۔۔“ بلال لڑکیوں کے ہاسٹل پہنچ گیا تھا۔۔۔ اس نے طلیحہ کو

نیچے بلایا۔۔۔۔۔ طلیحہ کو دیکھتے ہی بلال نے شکوہ کر ڈالا تھا۔۔۔۔۔

”کیونکہ میں نے تمہیں اطلاع دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔“ وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔ بے نیازی سے

بولی۔۔۔۔۔

”میں تمہیں اتنے کالز اور میسجز کرتا ہوں تم ایک کا بھی ریپلائی نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ آخر اتنی ناراضگی کیوں

؟؟۔۔۔۔۔“ بلال خفگی بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

”میں ضروری نہیں سمجھتی تمہاری کسی بھی سوال کا جواب دینا۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔ اگر کوئی خاص کام ہے تو بولو ورنہ

میں جارہی ہوں“ طلیحہ نے بے زاری سے کہا۔۔۔ اور موڑ کر جانے لگی۔۔۔۔۔

”میرے سوال کا جواب دیے بغیر تم نہیں جاسکتیں۔۔۔۔۔“ بلال اسے جاتا دیکھ۔۔۔ فوراً ہی اس کی نازک کلائی کو

اپنی گرفت میں لے کر کہنے لگا۔۔۔۔۔

”بلال ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔“ طلیحہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”نہیں۔۔۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔۔۔ کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے؟؟۔۔۔“ بلال نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال روپ دار آواز میں کہا۔۔۔

”تم کوئی نہ سمجھ بچے ہو جسے سمجھ نہیں آرہا میں اسے اگنور کیوں کر رہی ہوں۔۔۔ پلیز بلال۔۔۔ پیچھا چھوڑ دو میرا۔۔۔ تم نے کہہ دیا۔۔۔ تم محبت نہیں کرتے مجھ سے اور میں نے مان لیا۔۔۔ اب اور کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟۔۔۔ کیوں میسجز اور کالز کر کے تنگ کرتے ہو؟؟۔۔۔“ طلحہ اس بار غصے سے چنگھاڑتے ہوئے بولی

”تنگ نہیں کرتا۔۔۔ خیرت معلوم کرنا چاہتا ہوں تمہاری۔۔۔ فکر لگی رہتی ہے مجھے۔۔۔ اگر تمہیں یاد ہو۔۔۔ تو جب ہم دوست تھے۔۔۔ میں تب بھی تمہاری فکر کرتا تھا۔۔۔“ بلال نے اس کی کلائی کی اپنی جانب کھینچی تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں وہ بے جان گڑیا کی مانند اس کے سینے سے آگئی۔۔۔ بلال اسے خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

”بلال یہ گھر نہیں ہے۔۔۔ اس وقت ہم روڈ پر کھڑے ہیں۔۔۔ کوئی دیکھ لے گا چھوڑ دو میرا تھا۔۔۔“ اس کی نزدیکی مانو جادوئی سحر میں جکڑ رہی تھی۔۔۔ دل کو تو وہ پہلے ہی بہت پیارا لگتا تھا۔۔۔ اس کا قرب کیونکر عزیز نہ ہوتا۔۔۔ اپنے بکھرتے جذبات کو سمجھا کر۔۔۔ وہ جھٹکے سے ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوئی۔۔۔ اس کی بات سننے کے باوجود بھی بلال اس کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تمہیں نظر نہیں آتا میں بدل گیا ہوں۔۔۔ لوگ ہنستے ہیں میری حالت دیکھ۔۔۔ عتیق تو مزاق اڑاتے ہوئے مجھے مجنوں کی اولاد کہتا ہے۔۔۔ ہر وقت۔۔۔ ہر گھڑی دل میں بس تمہارا خیال رہتا ہے۔۔۔ جب تم عذہ کی کالز کا ریپلائے کرتی ہو تو میرا خون جل جاتا ہے۔۔۔“

”عذہ بھائی ہے میرا۔۔۔ اس کی کالز کے ریپلائے کا غلط مطلب اخذ مت کرو۔۔۔“ طلیحہ فوراً ہی صفائی دینے لگی۔۔۔۔

”میں اچھی طرح واقف ہوں تمہارے اور عذہ کے رشتے سے۔۔۔ مگر ریپلائے تو کرتی ہوں۔۔۔ میری کالز اور میسجز کا کیوں نہیں؟؟“

”کیونکہ میں تمہاری دوست بن کر نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔ بہن بھائی والا رشتہ ہمارے بیچ ہے نہیں۔۔۔ تو پھر کس تعلق کے تحت ریپلائے کروں تمہارے کالز اور میسجز کا؟؟؟“ طلیحہ ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ جھنجھلا کر بولی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں موتی جھلک آئے تھے۔۔۔۔

”کس نے کہا میں تم سے محبت نہیں کرتا؟؟؟۔۔۔“ بلال اسکی نمی بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

”میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ بس احساس تمہاری جدائی نے دلوایا۔۔۔ لوگ مجھے خود غرض کہتے ہیں۔۔۔ کہتے ہیں مجھے صرف اپنی پرواہ رہتی ہے۔۔۔ مگر۔۔۔ لوگ نہیں جانتے۔۔۔ میں نے ہمیشہ تمہاری خود

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

سے بڑھ کر پرواہ کی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں ہلکی سی چوٹ بھی آتی تھی میرا دل ہل جاتا تھا۔۔۔۔۔ تم جب نائٹ کر رہی تھیں ناں پاؤں پر چوٹ لگنے کا۔۔۔ تب تم نہیں جانتیں میرے دل پر کیا گزرتی تھی۔۔۔۔۔ مجھے یہ guilt مارتا تھا کے تمہیں میری جلد بازی کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔ میں شروع سے اتنا ہی بے وقوف رہا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے تمہاری قدر رکھونے کے بعد ہوئی ہے۔۔۔۔۔ مگر اب میں دوبارہ ہی بے وقوفی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔“ بلال نے آج اقرار کر ہی لیا تھا کہ طلیحہ اس کے دل میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ بس احساسِ بہت دیر سے ہوا اسے۔۔۔۔۔ اس کے الفاظ اس کی دل کی تڑپ کی عکاسی کر رہے تھے۔۔۔۔۔ لہجہ رومانیت بھرا تھا۔۔۔۔۔ اور آنکھیں طلیحہ کے خوبصورت وجود پر ٹکیں۔۔۔۔۔ اس کی باتوں کے سحر میں وہ ایسی الجھی تھی کہ ہاتھ تک چھڑانا بھول بیٹھی۔۔۔۔۔ پیاسہ اچانک سیراب ہو جائے تو جو خوشی اس لمحے وہ محسوس کرتا ہے وہی طلیحہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی بچپن کی سچی اونس آج اسے مل گئی ہے۔۔۔۔۔

”پلیز۔۔۔۔۔ واپس چھوڑ کر مت جانا مجھے۔۔۔۔۔ امی کے بعد دنیا میں سب سے عزیز ہو تم مجھے۔۔۔۔۔“ بلال کا اظہارِ محبت سن کر وہ نظریں جھکا کر رونے لگی۔۔۔۔۔

”گدھے۔۔۔۔۔ ٹھیک رکھا ہے میں نے تمہارا نام۔۔۔۔۔ تم واقعی گدھے ہو۔۔۔۔۔ ایک سال لگا دیا تم نے۔۔۔۔۔ اس احساسِ محبت کو سمجھنے میں۔۔۔۔۔“ وہ شکوتا بولی۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں اب محبت جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”تم مجھے گدھا بلاتی ہو؟؟“ بلال گدھے کا لقب سن۔۔۔ رومانس بھول کر غرانے لگا تھا۔۔۔۔

”۔۔۔ وہ۔۔۔ بس کبھی کبھی۔۔۔ 😊۔۔۔“ طلیحہ گھبرا کر۔۔۔ ہاتھ چھڑانے کی دوبارہ کوشش کرنے لگی۔۔۔

”طلیحہ“ پیچھے سے کسی کے طلیحہ کو آواز دینے پر بلال نے فوراً ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

”جی میم۔۔۔“ وہ ہاسٹل کی ذمہ دار سے بات کرنے لگی۔۔۔ اور پھر موقع غنیمت جانتے ہوئے وہیں سے فرار ہو گئی۔۔۔

”گدھا۔۔۔ اسے تو میں چھوڑنے والا نہیں۔۔۔ اتنی خوبصورت پر سنیلٹی پر یہ مجھے گدھا بلاتی ہے۔۔۔ اففففف۔۔۔۔۔ طلیحہ۔۔۔ تم ملو ذرا مجھے۔۔۔“ بلال دانت پیستے ہوئے چلا گیا تھا۔۔۔

جب کے طلیحہ کمرے میں پہنچ کر خوب پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگی۔۔۔۔۔

*****-----***** 🍷 🍷 🍷 🍷

وہ مس زلیخہ سے مل کر واپس آرہی تھی کہ راستے میں عزمہ نے اس کا راستہ روک لیا۔۔۔

”آپ کو کوئی کام ہے مجھ سے سین ئی ر؟؟“ آفرینش نرمی سے ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

”مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔“

”پر مجھے نہیں کرنی۔۔۔“ آفرینش کہہ کر۔۔۔ دوسری طرف سے جانے لگی۔۔۔

”میری موم کا پروجیکٹ دوبارہ شروع ہو رہا تھا۔۔۔ اور میں اسے پورا کرنا چاہتا تھا۔۔۔ صرف اس لئے میں تمہارے ساتھ نہیں گیا۔۔۔“ عزمہ نے اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔ ناجانے کی وجہ بیان کر دی۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”میں آپ کی موم کی دل سے عزت کرتی ہوں۔۔۔ اور یہ بھی سمجھ سکتی ہوں کہ آپ نے یہ فیصلہ کیوں کیا

ہوگا۔۔۔ لیکن یہ بات آپ مجھے پہلے بھی بتا سکتے تھے۔۔۔“ آفرینش کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد
۔۔۔ گبھیر لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

”نہیں۔۔۔ اگر میں تمہیں پہلے بتا دیتا تو تم کبھی اکیلے امریکہ نہیں جاتیں۔۔۔ تم اپنے خوابوں کو میری وجہ سے
چھوڑ دیتیں۔۔۔ جو مجھے کسی صورت قبول نہ تھا۔۔۔“

”ہم۔۔۔ شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ شاید میرا ری۔ ایکشن وہی ہوتا جو آپ کی سوچ تھی۔۔۔۔۔ مگر
آپ کو نہیں لگتا۔۔۔ آپ کو مجھ سے ایک بار پہلے اپنی پروہلم شئی رکر کے دیکھنا چاہیے تھا۔۔۔ اور پھر فیصلہ
مجھے کرنے دینا چاہیے تھا۔۔۔ مگر آپ بھی میری امی کی طرح بن گئی۔۔۔۔۔ خودی فیصلہ کر لیا میرے
فیوچر کو لے کر۔۔۔ پتا نہیں آپ لوگ کیوں مجھے کمتری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔ آپ لوگوں کو کیوں نہیں لگتا
کہ یہ معمولی سی لڑکی اپنا اچھا برا خود سوچ سکتی ہے۔۔۔۔۔“ آفرینش کے چہرے پر کرب جھلکنے لگا
تھا۔۔۔ وہ افسردگی سے بولی۔۔۔

”میں نے تمہیں کبھی بھی کمتری کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔۔۔ مجھے صرف یہ ڈر لاحق تھا کہ کہیں تم میری خاطر
اپنے خوابوں سے دستبردار نہ ہو جاؤ۔۔۔“ عزہ نے اسے ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔
”شکریہ۔۔۔ میری اتنی فکر کرنے کے لئی۔۔۔ مگر میں اب بھی یہی کہوں گی۔۔۔ آپ کو مجھے بتانا چاہیے
تھا۔۔۔“ آفرینش نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساسِ محبت کہلاتا ہے از حسنِ کنول

”میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔۔۔ اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں منگنی نہیں توڑنا چاہتا۔۔۔“ عرزہ

کے اظہار کے بعد بھی آفرینش کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔۔۔۔۔

”مسئیٰ لہ یہی تو ہے۔۔۔ آپ صرف مجھے پسند کرتے ہیں۔۔۔ جبکہ میں آپ سے پاگلوں کی طرح عشق کرتی

ہوں۔۔۔ میں اب آگے بڑھ چکی ہوں۔۔۔ بغیر کسی کی مدد کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھ لیا ہے میں

نے۔۔۔۔۔ تو اب آپ کو مجھ پر ترس کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ نے آج تک میری جتنی

مدد کی۔۔۔ میں اسکی بہت شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔“ آفرینش نے دل پر پتھر رکھ کر۔۔۔ چہرے پر مصنوعی

مسکراہٹ سجالی۔۔۔۔۔

عزہ نے اس کا ہاتھ خودی چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

آفرینش اپنے روم میں آکر بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔ اتنا کے زرش اور طلیحہ سے چپ کرانا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

****_****❤️❤️❤️❤️

کب سے سیل رنگ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ”ہیلو۔“

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ عزہ کی آواز سن۔۔۔ وہ افسردہ ہو گئی تھی۔۔۔

”وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔۔۔۔۔ جی؟؟؟“

”کیا ابھی تم لائیٹ ہاؤس آسکتی ہو؟؟ پلیز۔۔۔ میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔“ عذہ نے کہہ کر کال کاٹ

دیـــــــــــــــ

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

بہت دیر تک سوچنے کے بعد فیصلہ کیا کہ عزہ سے ملنے جائے گی۔۔۔۔۔

جب وہ لائیٹ ہاؤس پہنچی تو عزہ نے ایک چٹ اس کے آگے بڑھادی۔۔۔۔۔

جسے پہلے تو وہ الجھی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ لیکن پھر اسے رائی ٹنگ دیکھ کر یاد آیا۔۔۔ یہ تو اسی نے عزہ کے لئیے

بنایا تھا۔۔۔۔۔ جب وہ پیپر دینے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اور جوس کے ڈبے پر اس چٹ کو لگا دیا تھا۔۔۔۔۔

اتنی پرانی چٹ کا اس کے پاس ہونا آفرینش کو حیران کر گیا تھا۔۔۔۔۔

”تمہیں پتا ہے۔۔۔۔۔ یہ چٹ میں نے اپنی موم کی ڈائی ری میں سجا کر رکھی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ میرے دل کے

بہت قریب تھی۔۔۔۔۔ یاد ہے۔۔۔۔۔ میں اسکول آیا تھا اسپینچ دینے۔۔۔۔۔ ان دنوں میرے پاس بالکل بھی ٹائی م

نہیں تھا۔۔۔۔۔ لیکن میں اپنی ساری مصروفیات کو ترک کر کے صرف وہاں تمہیں دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔۔ یاد ہے

آفری۔۔۔۔۔ میں پیپر کے بعد ڈائی رک پینٹنگ کرنے چلا آیا تھا۔۔۔۔۔ تم نے پوچھا بھی تھا مجھ سے۔۔۔۔۔ کے آپ پیپر

دیتے ہی یہاں کیسے آگئی۔۔۔۔۔ تو جواب ہے۔۔۔۔۔ تمہارا دیدار کرنے۔۔۔۔۔ کیونکہ میں جانتا تھا وہ

واحد جگہ ہے جہاں میں تم سے مل سکتا ہوں۔۔۔۔۔ یاد ہے عید کی صبح ہم دونوں نے اکیلے ناشتہ کیا تھا۔۔۔۔۔ اس

وقت مجھے احساس نہیں تھا لیکن میں تمہارے ساتھ اکیلے ناشتہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اس لئیے میں نے آپجان

کر کسی کو نہیں جگایا تھا۔۔۔۔۔ عتیق نے تمہیں نوٹس نہیں دیے تھے۔۔۔۔۔ وہ میں تھا۔۔۔۔۔ صرف

تمہاری خاطر میں پلے میں ہیر و بننے کے لئیے تیار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ میں تمہارا ماڈل بننے کے چکر میں اپنی کلاسز تک

مس کر دیتا تھا۔۔۔۔۔ اور تم کہتی ہو میں نے تم پر ترس کھا کر محبت کی ہے۔۔۔۔۔ نہیں آفری۔۔۔۔۔ میں نے

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

تم سے پہلی نظر کی محبت کی ہے۔۔۔۔۔ جب تم مجھ پر ہنس رہی تھیں مارٹ میں۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیوں۔۔۔۔۔ اسی لمحے سے تم مجھے بہت پیاری سی لگنے لگی تھیں۔۔۔۔۔ میں صرف تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے بہانے تلاش کرتا تھا۔۔۔۔۔ میری نگاہ میں تم ہمیشہ سے قابل احترام و قابل رش رہی ہو۔۔۔۔۔ جنون کی حد تک محبت کرتا ہوں میں تم سے۔۔۔۔۔ کیا اب بھی تم منگنی توڑ دینا چاہتی ہو؟؟۔۔۔۔۔“ عزہ کا اظہارِ عشق آفرینش کو حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے پاس الفاظ ختم ہو گئی تھیں اپنی اس لمحے کی کیفیت بیان کرنے کے لئے۔۔۔۔۔ وہ نفی میں گردن کو جمبش دینے لگی۔۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو جھر جھر رہے تھے۔۔۔۔۔ عزہ نے بڑی محبت سے دوبار منگنی کی انگوٹھی پہنا دی تھی۔۔۔۔۔

*****-----*****

”کہاں لے جا رہے ہیں مجھے؟؟“ آفرینش کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر۔۔۔۔۔ عزہ اسے کہیں لے جا رہا تھا۔۔۔۔۔ ”یہ ہم کہاں ہیں؟؟“ آفرینش الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ جب اسکی آنکھوں سے عزہ نے پٹی ہٹائی۔۔۔۔۔ ”ہم اس عمارت کی چھت پر کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ جسے بنانے کا خواب میری موم دیکھا کرتی تھیں۔۔۔۔۔ میں نے یہ پروجیکٹ کمپلیٹ کر لیا ہے۔۔۔۔۔ اور میں سب سے پہلے تمہیں دیکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔“ عزہ کی کامیابی پر وہ اس سے زیادہ خوش نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

توصیف صاحب جب عزہ کا مکمل پروجیکٹ دیکھنے آئی۔۔۔۔۔ تو انہیں ان کی پہلی زوجہ اس لمحے شدت سے یاد آئی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آج انھیں عزہ میں اس کی ماں کی جھلک نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔ وہ آبدیدہ ہو کر عزہ کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔ انھیں عزہ پر فخر تھا۔۔۔ کے اسنے اپنی ماں کے خوابوں کو اپنے خواب بنالئیے تھے۔۔۔۔۔ اور آج انھیں سچ بھی کر دیکھا۔۔۔۔۔

*****_****

آفرینش عزہ اور طلیحہ بلال کی منگنی دھوم دھام سے ایک ساتھ ہوئی۔۔۔۔۔
زرش اکیلے بیٹھ کر انھیں تصویریں بنواتا دیکھ حسرت سے بولی۔۔۔۔۔ ”حسن کنول میرا والا کیا ٹارگٹ کیلینگ میں مار دیا آپ نے؟؟۔۔۔۔۔ سب کے Couple ہیں۔۔۔۔۔ بس میرا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔“ وہ منہ بسورا بھی رائی ٹر سے اوپر دیکھ کر شکوہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔
”ہیلو۔۔۔۔۔“ کسی نے پیچھے سے اسے متوجہ کیا۔۔۔۔۔
”جی۔۔۔۔۔“ ایک نہایت ہی خوب رو نو جوان اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔
”آپ زرش ہیں؟؟۔۔۔۔۔“ اس کے کہتے ہی زرش نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔
”ہائے۔۔۔۔۔ میں اروحان۔۔۔۔۔“ اس نے ہاتھ زرش کے آگے مصافحہ کی نیت سے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
”سوری۔۔۔۔۔ میں لڑکوں سے ہاتھ نہیں ملاتی۔۔۔۔۔ اور اجنبیوں سے تو بالکل نہیں۔۔۔۔۔“ زرش نے سپاٹ سہ جواب دیا۔۔۔۔۔ اس کا ہاتھ اپنی جانب بڑھا ہوا دیکھ۔۔۔۔۔
اروحان کو اپنی تذلیل محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ اس نے ہاتھ فوراً نیچے کر لیا تھا۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

”سوری۔۔۔ میں اروحان ہوں۔۔۔ آپ کی نور خالہ کا بیٹا۔۔۔“ اس نے اپنا پورا تعارف پیش کیا تو زرش کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔

”تم نور خالہ کے بیٹے ہو؟؟۔۔۔ تم تو بچپن میں بہت موٹے اور سانولے سے ہوا کرتے تھے۔۔۔“ زرش کے منہ سے حیرت کے مارے بے ساختہ نکلا۔۔۔۔۔ جس پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

”اووو۔۔۔ تو یہ وجہ ہے جو آپ مجھ سے ایک بار ملنے تک کے لئیے تیار نہیں ہوئی ہیں۔۔۔۔۔“ اس نے اسمارٹ سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔۔۔

”وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔“ زرش کی تو بولتی بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

”ویسے یہ بہت غلط بات ہے۔۔۔ میں مانتا ہوں حُسن والوں کے نخرے ہوتے ہیں۔۔۔ مگر ناچیز کو اک موقع تو ملنا چاہیے تھا۔۔۔“ اروحان اسے شرمندہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

”میں ابھی شادی میں انٹرسٹ نہیں ہوں۔۔۔ اس لئیے آپ سے نہیں ملی۔۔۔ میں ابھی اپنے۔۔۔۔۔“ اس کی بات اروحان نے مکمل تک نہ ہونے دی اور تیزی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

”کوئی بات نہیں۔۔۔ میں انتظار کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔“ اس کا جواب سن زرش جھپک گئی تھی۔۔۔ اس کے گال مارے جھپک کے گلابی ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

*****_****

ایک چھوٹا سا احساس محبت کہلاتا ہے از حسن کنول

آج کا نوو یکشن ڈے تھا۔۔۔۔۔ سب خوب تصویریں بنا رہے تھے۔۔۔۔۔ عزہ نے اپنی ڈگری ایک ہاتھ میں پکڑ کر
.... دوسرے ہاتھ سے آفرینش کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔۔۔

دوسری جانب طلحہ بلال کے ساتھ توصیف صاحب اور اقصی بیگم مسکراتے ہوئے تصویر بنوا رہے تھے۔۔۔۔۔
آخر میں آفرینش عزہ۔۔۔۔۔ بلال طلحہ۔۔۔۔۔ اور انوشہ عتیق نے گروپ تصویر بنوائی۔۔۔۔۔ جس میں ان سب کے
چہروں پر پیاری سی مسکان رقصاء تھی۔۔۔۔۔

ختم شد

READERS CHOICE